روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 169, Thursday- 18 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۶۹ ۞ جمعرات، ۱۸ر جون، ۲۰۲۶، ۲ر محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپیے، صفحات:۸

اکیلے پڑتے جا رہے ہیں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو

۴۸ر گھنٹے میں اسرائیل کو امریکہ نے دیے ۴ر بڑے جھٹکے، ایران جنگ کی شروعات میں اسرائیل اور امریکہ ساتھ تھے

ایسا لگتا ہے جیسے ایران معاہدہ میں الگ تھلگ پڑے اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے برے دن شروع ہو گئے ہیں۔ گزشتہ 48 گھنٹوں میں نیتن یاہو کی ٹیم کو 4 بڑے جھٹکے لگے ہیں۔ یہ تمام جھٹکے اسے امریکہ نے دیے ہیں۔ منگل (16 جون) کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کھلے عام کہہ دیا کہ اگر میں نہیں ہوتا تو اسرائیل برباد ہو جاتا۔ ٹرمپ نے اسرائیل کو شام سے بھی کمزور ملک قرار دیا ہے۔ ٹرمپ کے مطابق حزب اللہ کے خلاف اسرائیل سے بہتر شام لڑ سکتا ہے۔ نیتن یاہو کے لیے ٹرمپ کا یہ بیان اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ اکتوبر 2026 میں اسرائیل میں وزیر اعظم کا انتخاب ہونا طے ہے۔ اب تک نیتن یاہو امریکہ کے بھروسے اس انتخاب میں جیت کی امید کر رہے تھے، لیکن اب وہ مکمل طور پر سائیڈ لائن ہو چکے ہیں۔ اسرائیل کو امریکہ کی جانب سے لگنے والے مسلسل 4 بڑے جھٹکے درج ذیل ہیں: ایران معاہدے میں امریکہ نے اسرائیل کی شرائط کو شامل نہیں کیا ہے۔ اسرائیل چاہتا تھا کہ ایران معاہدے میں طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی تیاری کا معاملہ بھی شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ اسرائیل کی کوشش خلیجی ممالک کو 'ابراہم معاہدے' میں شامل کرانے کی بھی تھی، لیکن ایسا کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ امریکہ سے معاہدہ کو لے کر جس ایم او یو پر دستخط ہونے ہیں اسرائیل نے اس کی ایک کاپی مانگی تھی، لیکن امریکہ نے اس سے انکار کر دیا ہے۔ اتنا ہی نہیں پیرس میں ٹرمپ نے یہاں تک کہہ دیا کہ اسرائیل حزب اللہ کے خلاف نہیں لڑ سکتا ہے۔ امریکی میڈیا 'سی این این' نے منگل (16 جون) کو ایک رپورٹ کی۔ اس کے مطابق اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ملنا چاہتے ہیں لیکن وائٹ ہاؤس نے ابھی انہیں ملنے کا وقت نہیں دیا ہے۔ معاہدے کے بعد انہیں ملنے کا وقت دیا جا سکتا ہے۔ 'ہاریتز' کے مطابق اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر بین گویر کو امریکہ نے ویزا دینے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ امریکہ کے میامی جانا چاہتے تھی، لیکن انہیں آسانی سے خصوصی ویزا نہیں دیا گیا۔ اسے اسرائیل کے لیے بڑا جھٹکا مانا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ ایران جنگ کی شروعات میں اسرائیل اور امریکہ ساتھ تھے، لیکن معاہدے کے دوران امریکہ نے اسے اکیلا چھوڑ دیا۔ دراصل اسرائیل ایران سے کوئی معاہدہ نہیں چاہتا تھا۔ دوسری جانب خلیج کے کئی ممالک ایران سے معاہدے کے حق میں تھے، جن میں سعودی عرب، یو اے ای، قطر اور کویت نمایاں طور پر شامل ہیں۔ ناٹو کے رکن ملک ترکیہ نے بھی معاہدے کا راستہ اپنانے کی بات کہی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے ٹرمپ کو یہ یقین دلایا تھا کہ جنگ شروع ہوتے ہی ایران میں تختہ پلٹ ہو جائے گا، لیکن ہوا اس کے برعکس۔ اس وجہ سے ٹرمپ نے نیتن یاہو پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا۔ امریکہ کے اعلیٰ مذاکرات کار اور نائب صدر جے ڈی وینس بھی اسرائیل کے خلاف ہیں۔ نیتن یاہو کے الگ تھلگ پڑنے کی یہ بھی ایک اہم وجہ ہے۔

یوگا ڈے پر پی ایم مودی کے ایک گھنٹے کے پروگرام کیلئے

۷ر دن کیوں بند رہے گی کولکاتہ کی 'ریڈ روڈ'؟

وکیل نے عدالت میں کہا کہ "ہم 'ریڈ روڈ' اور اس سے منسلک سڑکوں پر پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کے لیے مناسب اور بغیر کسی رکاوٹ کے آمد و رفت کو یقینی بنانے کی مانگ کرتے ہیں۔" بین الاقوامی یوگا ڈے (21 جون) کے موقع پر کولکاتہ کے تاریخی 'ریڈ روڈ' پر ہونے والے پروگرام کی تیاریاں تیزی سے جاری ہیں۔ اس پروگرام میں وزیر اعظم نریندر مودی بھی شریک ہونے والے ہیں۔ حالانکہ اس ایونٹ کے لیے جاری کیے گئے ٹریفک پلان کو لے کر تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ محض سوا گھنٹے کے پروگرام کے لیے ریڈ روڈ اور اس سے منسلک سڑکوں کو 7 دنوں تک بند رکھنے کے فیصلے کے خلاف کلکتہ ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی گئی ہے۔ بدھ کو ہائی کورٹ میں اس عرضی پر سماعت کا ذکر کیا گیا۔ آیئے جانتے ہیں کہ پورا معاملہ کیا ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے سامنے ایک 'ایڈووکیٹس ایسوسی ایشن' نے یہ عرضی داخل کر کے ٹریفک پولیس کے نوٹیفکیشن پر سوال اٹھایا ہے۔ عدالت میں پیش ہونے والے وکیل نے بتایا کہ اتوار کو صرف ایک گھنٹے 15 منٹ کے یوگا پروگرام کا انعقاد ہونا ہے، لیکن اس کے لیے انتظامیہ نے ریڈ روڈ کو 7 دنوں کے لیے پوری طرح سے بند کر دیا ہے۔ ٹریفک نوٹیفکیشن کا حوالہ دیتے ہوئے وکیل نے دلیل دی کہ اس فیصلے سے عام لوگوں پر بڑے پیمانے پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ وکیل نے عدالت سے اس معاملے پر فوری توجہ دینے کی گزارش کی ہے۔ عرضی میں کلکتہ ہائی کورٹ سے متعلقہ افسران کو ضروری احکامات جاری کرنے کی گزارش کی گئی ہے۔ وکیل نے عدالت میں کہا کہ "ہم ریڈ روڈ اور اس سے منسلک سڑکوں پر پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کے لیے مناسب اور بغیر کسی رکاوٹ کے آمد و رفت کو یقینی بنانے کی مانگ کرتے ہیں۔ ان راستوں کو 7 دنوں کے لیے پوری طرح سے روک دیا گیا ہے۔" واضح رہے کہ کولکاتہ میں بین الاقوامی یوگا ڈے کو لے کر تیاریاں عروج پر ہیں۔ کولکاتہ کے 'ریڈ روڈ' پر وزیر اعظم نریندر مودی یوگا ڈے کے پروگرام میں شرکت کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی گنگا ندی میں بھی ایک ساتھ 500 کشتیوں پر یوگا کیا جائے گا۔ یوگا ڈے پر منعقد پروگرام اور وزیر اعظم مودی کے بنگال دورے کو لے کر وزیر اعلیٰ سووینندو ادھیکاری کا بھی بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک دن کا پروگرام نہیں ہے، بلکہ آگے بھی جاری رہے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "وزیر اعظم آئیں گے اور یوگا ڈے کا پروگرام منعقد ہوگا۔ ہم صفائی مہم کے ذریعے ان کا استقبال کریں گے۔"

رام مندر کے چندے سے ۲۰۰ر کروڑ روپیے کا غبن؟

کئی ملازمین سے پوچھ تاچھ، ۲ر کروڑ روپیے ضبط، تحقیقات کیلئے ایس آئی ٹی تشکیل

لکھنؤ: ایودھیا کے رام مندر میں عطیہ خانوں یعنی چندے کی رقم میں غبن کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق اس میں ملوث رقم 200 کروڑ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ چندے کی رقم کی گنتی میں مصروف 50 کے قریب ملازمین سے پوچھ تاچھ کی گئی ہے۔ اب تک، پولیس اور تفتیشی ایجنسیوں نے اس کیس سے جڑے ہوئے پانچ ملازمین سے تقریباً 2 کروڑ روپے نقد، ایک کار اور تین آئی فون برآمد کیے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ ایک سینئر آئی پی ایس افسر رام جنم بھومی ٹرسٹ کے عہدیداروں سے بات چیت کی ہے اور ایک تفصیلی رپورٹ تیار کی جا رہی ہے۔ دریں اثنا، حکومت نے مبینہ غبن کی تحقیقات کیلئے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) تشکیل دی ہے۔ ایس آئی ٹی کو 15 دنوں کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔ رام مندر کے احاطے میں 14 مقامات پر چندہ بکس رکھے گئے ہیں۔ ٹرسٹ کے ذریعہ مصروف ایک نجی ایجنسی کے ذریعے ملازم کرنسی نوٹوں کی گنتی اور بنڈل تیار کرنے کے ذمہ دار تھے۔ ہر روز 1 سے 1.5 لاکھ عقیدت مند رام مندر میں درشن کے لیے آتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق شکوک اس وقت بڑھنے لگے جب عطیات کی گنتی کے نظام سے وابستہ کئی ملازمین نے مبینہ طور پر گزشتہ پانچ سالوں میں بڑی دولت جمع کی۔ تحقیقات کے دوران ان کے نام سامنے آئے ہیں۔ رام شنکر یادو، جسے تینو یادو کے نام سے جانا جاتا ہے، ان لوگوں میں شامل ہیں جن سے چندہ باکس کے مبینہ غبن کے معاملے میں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ تحقیقات سے وابستہ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ تینو، جو شری رام جنم بھومی ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے کے قریبی سمجھے جاتے ہیں ایودھیا اور لکھنؤ میں منقولہ اور غیر منقولہ اثاثوں کے مالک ہیں جن کا مجموعی طور پر تقریباً 50 کروڑ روپے کا تخمینہ ہے۔

ایران معاہدہ ابھی حتمی نہیں، خلاف ورزی کی صورت میں دوبارہ بمباری کریں گے: ٹرمپ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے ساتھ طے پانے والا معاہدہ ابھی حتمی شکل اختیار نہیں کر سکا۔

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ طے پانے والا معاہدہ ابھی حتمی نہیں ہے اور اس کی تکمیل کے لیے مزید مذاکرات درکار ہیں۔ کینیڈا میں منعقدہ جی-7 سربراہی اجلاس کے موقع پر مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے واضح کیا کہ اگر ایران معاہدے کی شرائط کی پابندی نہیں کرتا تو امریکہ دوبارہ سخت فوجی کارروائی سے گریز نہیں کرے گا۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے ساتھ طے شدہ مفاہمت ابھی آخری مرحلے میں نہیں پہنچی اور کئی اہم معاملات پر مزید اتفاق رائے ضروری ہے۔ انہوں نے اس تاثر کی بھی تردید کی کہ امریکہ ایران کے لیے کسی سرمایہ کاری فنڈ کی اجازت دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ ایران میں سرمایہ کاری نہیں کر رہا اور نہ ہی ایسی کسی تجویز کی منظوری دی گئی ہے۔ امریکی صدر نے ایک بار پھر زور دے کر کہا کہ مجوزہ معاہدے کے تحت ایران کو کبھی بھی جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ان کے مطابق امریکہ کی بنیادی ترجیح مشرق وسطیٰ میں استحکام اور ایران کے جوہری پروگرام پر مؤثر نگرانی کو یقینی بنانا ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان رواں جمعہ کو سوئٹزرلینڈ کے علاقے بورگن اسٹاک میں معاہدے پر دستخط متوقع ہیں۔ تاہم معاہدے کی مکمل تفصیلات ابھی تک عوام کے سامنے نہیں لائی گئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان اتوار کو پاکستان کی ثالثی میں ایک مفاہمتی یادداشت پر اتفاق ہوا تھا، جس کے بعد حتمی معاہدے کی راہ ہموار ہوئی۔ قبل ازیں پیر کے روز ٹرمپ نے دعویٰ کیا تھا کہ معاہدے پر مکمل دستخط ہو چکے ہیں اور اس کا متن جلد جاری کر دیا جائے گا، تاہم اب ان کے تازہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض نکات پر مزید بات چیت باقی ہے۔ امریکی حکام کے مطابق ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق تکنیکی سطح کے مذاکرات بھی اسی ہفتے شروع ہونے کی توقع ہے۔ دریں اثنا جی-7 ممالک نے ایک مشترکہ بیان میں ایران کے ساتھ ہونے والی پیش رفت کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک مضبوط اور جامع سفارتی معاہدے کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ پیش رفت مشرق وسطیٰ میں امن اور سلامتی کے قیام کے لیے اہم ثابت ہو سکتی ہے، تاہم پائیدار استحکام کے لیے مزید سفارتی کوششوں کی ضرورت ہوگی۔

مختصر مگر اہم خبریں

مودی کو سلوواکیہ کا اعلیٰ ترین سرکاری اعزاز

نئی دہلی: سلوواکیہ نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ملک کے اعلیٰ ترین سرکاری اعزاز "دی آرڈر آف دی وائٹ ڈبل کراس، فرسٹ کلاس" سے نوازا ہے۔ سلوواکیہ کے تین روزہ دورے پر گئے مودی کو صدر پیٹر پیلیگرینی نے پیر کی رات ایک خصوصی تقریب میں سلوواکیہ کے اعلیٰ ترین سرکاری اعزاز سے نوازا۔ وزیر اعظم نے اس خصوصی اعزاز کیلئے صدر، سلوواکیہ کی حکومت اور عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اعزاز قبول کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز ہندوستان کے 1.4 ارب لوگوں اور ہندوستان اور سلوواکیہ کے درمیان دیرپا دوستانہ تعلقات کے نام ہے۔ وزیر اعظم نے اس اعزاز کو ہندوستان اور سلوواکیہ کے لوگوں کو جوڑنے والی اپنائیت، اعتماد اور محبت کا ثبوت قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ اعزاز دونوں ممالک کی آنے والی نسلوں کو ان کی خصوصی دوستی کو مزید مضبوط بنانے کیلئے ترغیب دے گا۔ یہ وزیر اعظم مودی کو ملنے والا 33 واں بین الاقوامی یا عالمی اعزاز ہے۔ مسٹر مودی جی 7 ممالک کے 52 ویں سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے آج فرانس کے ایویان شہر روانہ ہوں گے۔ ہندوستان اس کانفرنس میں پارٹنر ملک کے طور پر حصہ لے رہا ہے۔

وائٹ ہاؤس میں تقریب پر ڈرون سے مبینہ حملے کی سازش ناکام

واشنگٹن: وائٹ ہاؤس میں ڈھائی سو سالہ جشن آزادی کی تقریب پر دھماکا خیز ڈرون سے مبینہ حملہ کی سازش ناکام بنا دی گئی۔ امریکی ٹیلی ویژن کی رپورٹ کے مطابق حملے کی سازش ایف بی آئی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ناکام بنائی۔ رپورٹ کے مطابق سیکیورٹی اداروں نے مبینہ سازش کے الزام میں 5 مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا۔ امریکی ٹیلی ویژن نے رپورٹ کیا کہ مبینہ سازش میں ممکنہ طور پر ملوث 23 افراد کے خلاف تفتیش جاری ہے، سازش کا انکشاف 10 جون کو ہوا جس کے بعد منصوبہ سازوں کی گرفتاری شروع کی گئی۔

جدہ جانے والی ایئر انڈیا ایکسپریس کی کنور میں ہنگامی لینڈنگ
پرواز میں تکنیکی خرابی، پائلٹ کی چوکسی سے بڑا حادثہ ٹل گیا

کنور (کیرالہ): کیرالہ کے کنور بین الاقوامی ہوائی اڈے سے جدہ جانے والی ایئر انڈیا ایکسپریس کی پرواز میں تکنیکی خرابی کے بعد ہنگامی لینڈنگ کرنا پڑی۔ ٹیک آف کے فوراً بعد اس مسئلے کا پتہ چلا، جس کی وجہ سے طیارہ بحفاظت لینڈنگ سے پہلے ایک گھنٹہ تک چکر لگاتا رہا۔ پائلٹ کی بروقت چوکسی سے بڑا حادثہ ٹل گیا۔ یہ پرواز 150 مسافروں کے ساتھ صبح 7.30 بجے کنور سے روانہ ہوئی۔ راستے میں جیسے ہی طیارہ منگلورو کی فضائی حدود کے قریب پہنچا، پائلٹ نے تکنیکی خرابی محسوس کی اور مسافروں کی حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے پرواز کو واپس کنور کی طرف موڑنے کا فوری فیصلہ کیا۔ پائلٹ نے ایئرپورٹ پر ایئر ٹریفک کنٹرول سے رابطہ کیا اور ہنگامی لینڈنگ کی اجازت طلب کی۔ ایک گھنٹے سے زائد چکر لگانے کے تجربے سے مسافروں میں خوف اور شدید بے چینی پھیل گئی۔ حکام نے تصدیق کی کہ طیارے میں سوار تمام 150 مسافر اور عملہ بحفاظت اتر گیا جہاں حکام اور مسافروں نے راحت کی سانس لی۔ معائنے کے بعد ہی یہ واضح ہو سکے گا کہ مسئلہ طیارے کے لینڈنگ گیئر میں تھا یا کسی اور تکنیکی جزو میں۔ ایئر انڈیا ایکسپریس خلیجی ممالک اور کیرالہ کے درمیان چلنے والی بڑی ایئر لائنز میں سے ایک ہے۔ کیرالہ کے کنور انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے جدہ جانے والی ایئر انڈیا ایکسپریس کی پرواز میں تکنیکی خرابی کے بعد ہنگامی لینڈنگ کرائی گئی، جس میں پائلٹ کی سمجھداری سے تمام مسافر محفوظ رہے۔ پرواز کے تقریباً دو گھنٹے بعد، جب طیارہ منگلورو کی فضائی حدود (بحیرہ عرب) کے اوپر تھا، کاک پٹ میں انجن کی وارننگ لائٹ آن ہو گئی۔

یکساں سول کوڈ بل' مدھیہ پردیش اسمبلی کے اجلاس میں لانے کی تیاری

وزیر اعلیٰ موہن یادو آج اسمبلی پہنچے اور سب سے پہلے انھوں نے سابق وزیر اعلیٰ کیلاش ناتھ کاٹجو کے یوم پیدائش پر انھیں یاد کیا

وزیر اعلیٰ موہن یادو آج اسمبلی پہنچے اور سب سے پہلے انھوں نے سابق وزیر اعلیٰ کیلاش ناتھ کاٹجو کے یوم پیدائش پر انھیں یاد کیا۔ کیلاش ناتھ کی تصویر پر انھوں نے عقیدت کا پھول بھی پیش کیا۔ بی جے پی حکمراں ریاستوں میں ایک ایک کر یکساں سول کوڈ نافذ کیے جانے کی کوششیں تیز ہوتی جا رہی ہیں۔ کچھ ریاستوں کی اسمبلیوں میں یو سی سی بل پیش کیا جا چکا ہے، اور کچھ میں پیش کیے جانے کی تیاری ہے۔ اتراکھنڈ میں تو یو سی سی نافذ بھی ہو چکا ہے، اور اب مدھیہ پردیش کی بی جے پی حکومت اس کے نفاذ کو یقینی بنانا چاہتی ہے۔ مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ موہن یادو نے یکساں سول کوڈ سے متعلق ایک اہم تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "بھگوان مہاکال نے چاہا تو اسمبلی کے اسی اجلاس میں یکساں سول کوڈ پاس ہوگا۔" اسی کے ساتھ انھوں نے نیٹ امتحان سے متعلق سبھی انتظامات پر خصوصی طور سے توجہ دینے کی بات بھی کہی ہے۔ حالانکہ یکساں سول کوڈ سے متعلق دیے گئے ان کے بیان کو لوگ بہت اہم تصور کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ موہن یادو آج اسمبلی پہنچے اور سب سے پہلے انھوں نے سابق وزیر اعلیٰ کیلاش ناتھ کاٹجو کے یوم پیدائش پر انھیں یاد کیا۔ کیلاش ناتھ کی تصویر پر انھوں نے عقیدت کا پھول بھی پیش کیا۔ اسی دوران انھوں نے یکساں سول کوڈ کے بارے میں اپنا نظریہ میڈیا کے سامنے رکھا۔ انھوں نے بتایا کہ اسمبلی کے اسی اجلاس میں یکساں سول کوڈ بل پیش ہوگا۔ اس کے علاوہ اسمبلی اجلاس میں حکومت کئی اہم اور موجودہ حالات پر مبنی ایشوز بھی لے کر آ رہی ہے۔ انھوں نے اپنے بیان میں واضح لفظوں میں کہا کہ "بابا مہاکال کے کرم سے یو سی سی بل اسی اجلاس میں ضرور پاس ہوگا۔"

اب ڈاکٹر کی پرچی کے بغیر کوئی سیرپ نہیں ملے گا

مرکزی حکومت نے جاری کیا نوٹیفکیشن

نئی دہلی: گزشتہ سال اکتوبر میں مدھیہ پردیش کے چھندواڑہ اور راجستھان میں کف سیرپ پینے سے بچوں کی ہوئی اموات نے لوگوں کو بہت خوف زدہ کر دیا تھا۔ دوا کے استعمال کے سبب کئی بچوں کی گردے فیل ہونے سے موت ہو گئی تھی۔ اس کے بعد ڈائریکٹوریٹ جنرل آف ہیلتھ سروسز نے بچوں کے علاج کیلئے استعمال ہونے والے کف سیرپ کے استعمال کے بارے میں ہدایت جاری کی تھی۔ جانچ میں پایا گیا تھا کہ سیرپ میں ڈائیتھلین گلائیکول (ڈی ای جی) کی مقدار 48 فیصد سے زیادہ تھی جبکہ قابل قبول حد صرف 0.1 فیصد ہے۔ منگل 16 جون کو مرکزی وزارت صحت و خاندانی بہبود نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کے تحت کف سیرپ سمیت دیگر سیرپ والی دوائیں اب ڈاکٹر کی پرچی کے بغیر نہیں ملیں گی۔ اب ایسی دوائیں خریدنے کے لیے ڈاکٹری نسخہ ضروری ہوگا۔ یہ تبدیلی حکومت کی جانب سے 'ڈرگز رولز، 1945' میں 'ڈرگز (پانچواں ترمیمی) رولز، 2026' کے ذریعہ کی گئی ترمیم کے بعد سامنے آئی ہے۔ اس ترمیم کو 9 جون کو سرکاری گزٹ میں نوٹیفائی کیا گیا تھا۔ حکومت نے 'ڈرگز رولز، 1945' میں جو تبدیلی کی ہے، اس کے تحت 'شیڈول-کے' میں مستثنیٰ ادویات کی فہرست سے سیرپ کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کے بعد سیرپ پر مبنی دواؤں کی 'اوور دی کاؤنٹر' (ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر) فروخت پر پابندی لگ گئی ہے۔ اعتراضات اور تجاویز کا جائزہ لینے کے بعد مرکزی حکومت نے ڈرگز ٹیکنیکل ایڈوائزری بورڈ (ڈی ٹی اے بی) سے مشورہ کر کے اس تبدیلی کی منظوری دی ہے۔ جی ہاں، آپ کی بات بالکل درست ہے۔ بھارت کی مرکزی وزارتِ صحت نے جون 2026 میں ایک نیا قانون نافذ کیا ہے، جس کے تحت اب کھانسی کے سیرپ سمیت تمام سیرپ والی دوائیں ڈاکٹر کی پرچی کے بغیر نہیں ملیں گی۔ حکومت نے سیرپ کی اوور دی کاؤنٹر (بغیر نسخے کے) فروخت پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے۔

رام مندر عطیات تنازعہ: اکھلیش یادو کا بی جے پی پر حملہ، اراضی بے ضابطگیوں اور چندے میں شفافیت پر سوال

اکھلیش یادو نے رام مندر عطیات معاملے پر بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے چندے کے استعمال میں شفافیت کی کمی اور ایودھیا میں اراضی سے متعلق بے ضابطگیوں کا الزام لگایا

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے رام مندر عطیات تنازعہ کو لے کر بھارتیہ جنتا پارٹی پر اپنے حملے تیز کرتے ہوئے چندے کے انتظام اور مالی شفافیت پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے ایودھیا میں اراضی سے متعلق بے ضابطگیوں کا بھی الزام عائد کیا ہے۔ اکھلیش یادو کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب اتر پردیش حکومت نے رام مندر کو ملنے والے عطیات میں بے قاعدگیوں اور شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کے مالی معاملات کی جانچ کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی ہے۔ یہ ٹیم عطیات اور مالی انتظام سے متعلق سامنے آنے والے الزامات کی چھان بین کر رہی ہے۔ لکھنؤ میں سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ بے ضابطگیوں سے متعلق اہم نگرانی کیمروں کی ریکارڈنگ دستیاب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام یہ سوال کر رہے ہیں کہ عطیات، نذرانوں اور دیگر مالی وسائل کا مکمل اور واضح حساب کیوں پیش نہیں کیا جا رہا۔ ان کے مطابق چندے کے انتظام میں شفافیت نہ ہونے کے باعث شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ نے ایودھیا میں اراضی پر قبضوں اور زمین سے متعلق بے ضابطگیوں کے الزامات بھی دہرائے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی باشندوں اور پارٹی کارکنان کی جانب سے مسلسل ایسی شکایات سامنے آتی رہی ہیں جن میں لوگوں کی زمینوں اور جائیدادوں سے متعلق مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ انہوں نے متاثرین سے اپیل کی کہ وہ زمین کے حصول، مکانات کے انہدام اور دیگر متعلقہ معاملات کی تفصیلات فراہم کریں تاکہ ان مسائل کو دستاویزی شکل دے کر حکومت کے سامنے اٹھایا جا سکے۔ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے لیے مذہب سے زیادہ اہمیت دولت کی ہے، جبکہ عوام ترقی، خوشحالی، مہنگائی سے نجات اور تقسیم کی سیاست کے خاتمے کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے حکومت پر عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کا الزام بھی عائد کیا اور کہا کہ کسان کھاد کی قلت اور ضروری اشیا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ سماجوادی پارٹی جلد گورکھپور میں کارکنان کا ایک بڑا اجلاس منعقد کرے گی تاکہ آئندہ انتخابی مقابلوں سے قبل تنظیمی ڈھانچے کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی ماضی میں دوسری جماعتوں کے ارکان کو شامل کر کے اپوزیشن کو کمزور کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے، تاہم سماجوادی پارٹی ایک مضبوط سیاسی قوت کے طور پر قائم ہے۔ دوسری جانب شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ نے تمام الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اندرونی جانچ میں کسی مالی بے ضابطگی کا ثبوت نہیں ملا۔ ٹرسٹ کے مطابق حقائق واضح کرنے اور گمراہ کن اطلاعات کا جواب دینے کے لیے غیر جانب دارانہ جانچ ضروری ہے۔ خصوصی تحقیقاتی ٹیم اپنی تحقیقات جاری رکھے ہوئے ہے اور متعلقہ افراد سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

داخلے کیلئے کیوآرکوڈ والے پیدائشی سرٹیفکیٹ ضروری

یہ شرط پیدائشی سرٹیفکیٹ کی تصدیق اور طالب علم کے نام کے املے میں غلطی نہ ہونے کو یقینی بنانے کیلئے عائد کی گئی ہے، والدین سرٹیفکیٹ بنوانے کیلئے پریشان

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) نئے تعلیمی سال ۲۰۲۶ـ۲۷ء سے اسکول میں داخلے کیلئے کیوآرکوڈ والے پیدائشی سرٹیفکیٹ کے لازمی کئے جانے سے وہ والدین پریشان ہیں جن کے بچوں کی سرٹیفکیٹ پر کیوآرکوڈ درج نہیں ہے۔اس شرط سے کیوآرکوڈ والے برتھ سرٹیفکیٹ کی مانگ میں اچانک اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے متعلقہ ویب سائٹ پر بوجھ پڑنے سے سرٹیفکیٹ ملنے میں تاخیر ہورہی ہے۔ داخلہ لینے میں پریشانی سے بچانے کیلئے اسکول انتظامیہ سرپرستوں سے حلف نامہ کی بنیاد پر طلبہ کو داخلہ دینا شروع کردیا ہے۔ کیوآرکوڈ والے برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی یہ شرط پیدائشی سرٹیفکیٹ کی تصدیق اور طالب علم کے نام کے املے میں غلطی نہ ہونے کو یقینی بنانے کیلئے عائد کی گئی ہے۔اس شرط کی وجہ سے متعدد والدین کیوآرکوڈ والے پیدائشی سرٹیفکیٹ بنانے کیلئے میونسپل وارڈ آفسوں کا چکر کاٹ رہے ہیں۔اس تعلق سے والدین کو معلومات نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسئلہ پیدا ہورہا ہے۔ چونکہ اسکول شروع ہوچکے ہیں، ایسے میں کیوآرکوڈ والے پیدائشی سرٹیفکیٹ کے نہ ہونے سے والدین فکرمند ہیں کہ کہیں متذکرہ سرٹیفکیٹ نہ ہونے کی وجہ سے ان کے بچے کے داخلے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے۔ حالانکہ اسکول انتظامیہ ایک حلف نامہ کے توسط سے بچوں کا داخلہ لے رہا ہے۔اس کے باوجود والدین میں تشویش پائی جا رہی ہے۔ جنوبی ممبئی کی ایک اُردو میڈیم اسکول کے سینئر ٹیچر نے انقلاب کو بتایا کہ "امسال سے کیوآرکوڈ والے پیدائشی سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر داخلہ دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ شرط ۲ر وجوہات کی بنا پر نافذ کی گئی ہے۔ایک تو پیدائشی سرٹیفکیٹ کے اصل ہونے کی تصدیق کی جاسکے دوسرے سرٹیفکیٹ میں طالب علم کے نام کا جو املا ہے، وہی املا اسکول ریکارڈ میں درج کیا جاسکے ۔ اس سے مستقبل میں طلبہ کو آسانی ہوگی اور ان کے نام کا املا ہمیشہ ایک ہی رہے گا۔ویسے تو پہلی جماعت میں جن طلبہ کا داخلہ کرایا جا رہا ہے ، ان میں سے بیشتر کی پیدائشی سرٹیفکیٹ میں کیوآرکوڈ درج ہے۔اس لئے ان کے داخلے میں دقت نہیں آرہی ہے۔ جن طلبہ کی پیدائشی سرٹیفکیٹ پر کیوآرکوڈ نہیں ہے، ان سے کیوآرکوڈ والا سرٹیفکیٹ بنانے کیلئے کہا جارہا ہے۔" ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ "کیوآرکوڈ والے پیدائشی سرٹیفکیٹ کی مانگ میں اچانک اضافہ ہونے سے متعلقہ ویب سائٹ پر کافی بوجھ پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے ویب سائٹ کی رفتار سست ہوگئی ہے اور برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرنے میں تاخیر ہورہی ہے۔ والدین کو سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کیلئے ۸ر سے ۱۰ر دنوں تک انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ایسے میں ہم اس طرح کے بچوں کا داخلہ حلف نامہ کے ذریعے کررہے ہیں۔ حلف نامہ میں بچے کی پیدائش کی تفصیلات کے علاوہ اس کے نام کے املے پر خاص توجہ دی جارہی ہے ۔ والدین سے کہاجارہا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے نام کا املا صحیح طریقے سے لکھیں کیونکہ مستقبل میں یہ املا تبدیل نہیں کیا جاسکے گا ۔اس طرح کی شرائط پر مبنی حلف نامہ پر والدین کے دستخط لے کر داخلہ دیا جارہا ہے۔" انہوں نے مزید بتایا کہ "مذکورہ پیدائشی سرٹیفکیٹ کے علاوہ متعدد والدین یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے بچے کی پیدائشی سرٹیفکیٹ وطن میں ہے۔ وطن سے ہمارے عزیز لے کر آنے والے ہیں لیکن ریلوے کی ٹکٹ نہ ملنے سے وہ نہیں آپا رہے ہیں۔ انہیں ممبئی آنے میں ایک آدھ مہینے کا وقت لگ سکتا ہے۔ ایسے بچوں کا داخلہ بھی حلف نامہ کی بنیاد پر کیا جارہا ہے۔" اسی سلسلے میں تھانے میونسپل کارپوریشن کے محکمہ تعلیم کے ایک افسر نے بتایا کہ "فی الحال آرٹی ای کے تحت جو داخلہ دیئے جارہے ہیں ان سے کیوآرکوڈ والا برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ اس کی تصدیق کی جاسکے کہ جو برتھ سرٹیفکیٹ دیا جارہا ہے وہ فرضی تو نہیں۔ عام اسکولوں میں داخلہ کیلئے فی الحال اسے لازمی قرار نہیں دیا گیا ہے البتہ امکان ہے کہ آئندہ دنوں میں یہ نافذ کردیا جائے۔"

شیوسینا یوبی ٹی میں بغاوت ۱۶ اراکین پارلیمان کا خودمختار گروپ تشکیل

ایکناتھ شندے کا آپریشن ٹائیگر کامیاب ادھوٹھا کرے سے بغاوت پر سنجے راؤت برہم

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) ممبئی آپریشن ٹائیگر کامیاب ہوگیا ہے شندے سینا نے شیوسینا یو بی ٹی کے ۱۶ اراکین پارلیمنٹ کو دوسرا گروپ تیار کرنے پر مجبور کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے جس کے بعد اب یوبی ٹی میں دوبارہ بغاوت شروع ہوگئی ہے خودمختار گروپ کو بھی لوک سبھا اسپیکر نے منظوری دیدی ہے اب یہ ۱۶ اراکین پارلیمان جلد ہی شیوسینا شندے پارٹی میں انضمام کرسکتے ہیں۔ آپریشن گائیگر کے بعد ادھوٹھا کرے گروپ کے ایم پی سنجے راؤت نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ادھوٹھاکرے نے ان اراکین پارلیمنٹ کے لئے کیا نہیں کیا اس کے باوجود ان لوگوں نے بے ایمانی کی ہے یہ بے ایمان ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ باغی اراکین پارلیمان دلی میں ہی خیمہ زن ہے اور آئندہ دو دنوں میں یہ شندے گروپ میں انضمام کریں گے ریاست میں آپریشن گزشتہ کئی دنوں سے جاری تھا اور جون میں دلی میں انڈیا الائنس کی ایک میٹنگ بھی ہوئی تھی اس میٹنگ میں وزیر داخلہ امیت شاہ نے آپریشن ٹائیگر کو ہری جھنڈی دی تھی دلی کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ٹھاکرے گروپ کے باغی اراکین پارلیمان کو رکھا گیا ہے اتوار کو ادھو ٹھاکرے نے اپنے اراکین پارلیمان کی ایک میٹنگ بھی لی تھی جس میں پانچ اراکین پارلیمان نے آن لائن میٹنگ میں شرکت کی تھی جس کے سبب کسی کو ان پر شبہ نہیں ہوا تھا شیوسینا میں دوسری مرتبہ یہ سب سے بڑی پھوٹ ہے ایسے میں شیوسینا کے اراکین پارلیمان کی بغاوت کے بعد شیوسینا پوری طرح سے کمزور ہوگئی ہے ان باغی اراکین پارلیمان میں سنجے دیشمکھ ایوت محل سنجے جادھو پربھنی سنجے دینا پاٹل ممبئی ناگیش پاٹل ہنگولی امراجے نمبالکر دھارا شیو شامل ہے۔ان اراکین پارلیمان کی بغاوت کے بعد شیوسینا میں ناراضگی پائی جارہی ہے سنجے راؤت ان پر برہم ہیں ان کا کہنا ہے کہ اتنا سب کچھ ادھوٹھاکرے نے ان کیلئے کیا لیکن یہ لوگ بے ایمان ہوگئے درحقیقت گزشتہ چند دنوں سے شیوسینا کے ادھوٹھاکرے گروپ میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ یہ قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں کہ عام آدمی پارٹی اور ترنمول کانگریس کے بعد اب اگلا نمبر ادھو گروپ کا ہے، جہاں ٹوٹ پھوٹ کے آثار نظر آرہے تھے۔ تاہم بدھ کے روز ادھوٹھاکرے کی پارٹی کے باغی اراکین پارلیمنٹ نئی دہلی پہنچ گئے اور بغاوت کی خبریں غلط ثابت ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔اس سے قبل یہ خبر سامنے آئی تھی کہ یوبی ٹی کے 2 اراکین پارلیمنٹ راجا بھاؤ واجے اور سنجے پاٹل نے شندے گروپ میں شامل ہونے کی قیاس آرائیوں کی تردید کردی ہے۔ان کے بیان کے بعد مہاراشٹر میں یوبی ٹی نے باغیوں کا پورا کھیل پلٹ دیا۔ تاہم ذرائع نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ یو بی ٹی کے باغی اراکین پارلیمنٹ کچھ ہی دیر میں لوک سبھا اسپیکر کی رہائش گاہ پر ملاقات کرسکتے ہیں۔

میرا بھائندر: پانی کی قلت کے خلاف ایم این ایس کا

کارپوریشن ہیڈ کوارٹر پر علامتی بھگوان کے ساتھ احتجاج

شہر میں جاری پانی کے شدید بحران اور ٹینکر مافیا کی مبینہ غنڈہ گردی کے خلاف مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) نے میرا بھائندر میونسپل کارپوریشن کے صدر دفتر پر ایک انتہائی انوکھا اور جارحانہ احتجاج درج کرایا۔ شہر میں جاری پانی کے شدید بحران اور ٹینکر مافیا کی مبینہ غنڈہ گردی کے خلاف مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) نے میرا بھائندر میونسپل کارپوریشن کے صدر دفتر پر ایک انتہائی انوکھا اور جارحانہ احتجاج درج کرایا۔ ایم این ایس کارکن کارپوریشن کے بدعنوان افسران کو جگانے کے لئے اپنے

ساتھ علامتی طور پر 'بھگوان' کو لے کر میونسپل کمشنر کے چیمبر پہنچ گئے اور شہر کو پانی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مہاراشٹر نونرمان سینا، میرا بھائندر کے صدر سندیپ رانے نے انتظامیہ، ایم ایل اے نریندر مہتا اور ریاستی وزیر پرتاپ سرنائک کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ سندیپ رانے نے کارپوریشن کے اعلیٰ افسران پر بدعنوانی کا سنگین الزام لگاتے ہوئے کہا: "میرا بھائندر کے بدعنوان افسران اور عوامی نمائندوں کے پاپ کا خمیازہ آج بھولے بھالے عوام بھگت رہے ہیں۔ شہر میں پینے کے پانی کی زبردست قلت ہے، لوگوں کے نلوں میں پانی نہیں آ رہا ہے لیکن کارپوریشن کی ناک کے نیچے ٹینکر مافیا کی ٹینکیوں میں برابر پانی پہنچ رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ شہر میں بڑے پیمانے پر نئی بلڈنگیں اور ٹاورز بن رہے ہیں جنہیں بغیر او سی اور سی سی کے دھڑلے سے پانی کے کنکشن دیئے جارہے ہیں، جبکہ ٹیکس بھرنے والے عوام ایک ایک کنکشن کے لئے ترس رہے ہیں۔ ایم این ایس کے شہر صدر نے وزیر پرتاپ سرنائیک پر سیدھا نشانہ سادھتے ہوئے سوال اٹھایا کہ میرا بھائندر کوئی 'زیارتی مقام' نہیں ہے پھر یہاں اتنے بڑے پیمانے پر لاج اور ہوٹل کیوں چل رہے ہیں؟ انہوں نے الزام لگایا کہ عام شہریوں کو پینے کا پانی میسر نہیں ہے جبکہ ان لاجنگ بورڈنگز کو ۱۰-۱۰ ر کنکشن دیئے گئے ہیں جہاں گاڑیوں کو پائپ لگا کر دھویا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میونسپل کمشنر شرمانے اس معاملے کی گہرائی سے انکوائری کرنے اور رپورٹ پیش کرنے کا یقین دلایا ہے۔ سندیپ رانے نے ممبر اسمبلی نریندر مہتا اور وزیر پرتاپ سرنائک کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ الیکشن کے وقت ان لیڈروں نے عوام سے بڑے بڑے وعدے کئے تھے اور اپنے انتخابی منشور میں دعویٰ کیا تھا کہ دسمبر ۲۰۲۴ء تک 'سوریا ڈیم' کا پانی شہر میں آجائے گا لیکن یہ سب صرف ووٹ لینے کا ناٹک تھا اور عوام کو گمراہ کیا گیا۔

مسلم طلبا گورنمنٹ کی امرت انسٹی ٹیوٹ اسکیموں سے محروم

ڈرون پائلٹ، ٹریننگ اسکیم کیلئے صرف ہندو امیدواروں سے درخواستیں قبول کی جاتی ہیں: ایم ایل اے رئیس شیخ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) حکومت کے امرت انسٹی ٹیوٹ اسکیموں سے مسلم نوجوانوں و طلبا کو محروم ہونے کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے، بھیونڈی ایسٹ سے سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت کے دیگر پسماندہ بہوجن بہبود کے محکمے کے تحت چلائے جانے والے انسٹی ٹیوٹ کے ڈرون پائلٹ ٹریننگ پروگرام کے لیے درخواستیں قبول کی جارہی ہیں، جب کہ مسلمان امیدواروں کی آن لائن درخواستیں قبول نہیں کی جا رہی ہیں۔ وزیر اتل سیو اور مہاراشٹر ریسرچ، ایڈوانسمنٹ اینڈ ٹریننگ (AMRUT) انسٹی ٹیوٹ کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر کو لکھے اپنے خط میں، ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ امرت انسٹی ٹیوٹ نے 30 جون تک درخواستیں طلب کی ہیں ڈرون پائلٹ ٹریننگ کے لیے جس کا مقصد اوپن کیٹیگری کے معاشی طور پر کمزور طبقوں (EWS) کے امیدواروں کے لیے ہے۔ تاہم، جب درخواست دہندگان آن لائن فارم کو بھرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو انہیں اپنے مذہب اور ذات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پورٹل صرف ہندو برادریوں کے لیے ذات کے اختیارات پیش کرتا ہے، جس سے مسلمان درخواست دہندگان کو کامیابی سے اپنی درخواستیں جمع کرانے سے روکتا ہے۔ شیخ نے بتایا کہ انہیں اس مسئلے کے حوالے سے متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں۔ اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ امرت انسٹی ٹیوٹ کا مقصد اوپن کیٹیگری میں معاشی طور پر کمزور طبقات کی خدمت کرنا ہے، انہوں نے کہا کہ ایک خودمختار سرکاری ادارے کے طور پر، امرت کی بانی حکومتی قرارداد (22 اگست 2019) میں کسی مخصوص مذہب کا ذکر نہیں ہے۔ اس کا مقصد اوپن کیٹیگری میں مختلف کمیونٹیز کے لیے کام کرنا ہے۔ لہٰذا، اس طرح سے درخواستوں پر پابندی لگانا قواعد کے منافی ہے، انہوں نے دعویٰ کیا۔ مہاراشٹر حکومت نے مختلف سماجی گروہوں کے لیے کئی ادارے قائم کیے ہیں، جن میں بارتی، آرتی، سارتھی، مہاجیوتی، مارتی، اور امرت شامل ہیں۔ اگرچہ ہر ادارہ کسی خاص ہدف والے گروپ پر توجہ مرکوز کر سکتا ہے، لیکن وہ کسی حد تک تربیت کے مواقع اور دیگر کمیونٹیز کو فوائد بھی فراہم کرتے ہیں۔ شیخ نے مزید کہا کہ بے روزگاری اس وقت ریاست بھر میں تمام ذاتوں اور مذاہب کے نوجوانوں کے لیے ایک بڑی تشویش ہے۔ انہوں نے کہا، امرت کو اصولوں کی اس طرح تشریح نہیں کرنی چاہئے جس سے مسلم نوجوانوں کو ہنرمندی کے مواقع سے محروم کردیا جائے۔ وزیر اتل سیو جی، جو دیگر پسماندہ بہوجن بہبود کے محکمے کے سربراہ ہیں، اس بات کو یقینی بنائیں کہ مسلم نوجوانوں کو ان تربیتی پروگراموں سے خارج نہ کیا جائے۔

سڑک کی تعمیر میں سنگین غفلت، انفلوئنسر پریم بھاٹی کی موت

تعمیراتی کام کیلئے بکھرے پتھر جان لیوا ثابت ہوئے، پولیس نے ٹھیکیداروں کے خلاف کیس درج کرلیا۔

امبیولی کے موہنے علاقے میں سڑک کی تعمیر میں سنگین غفلت ایک نوجوان ریل اسٹار کی موت کا باعث بن گئی۔

معروف سوشل میڈیا انفلوئنسر پریم بھاٹی کی موٹر سائیکل سڑک پر بلا وجہ بکھری ہوئی بجری (کھڑی رچھوٹے پتھر) سے پھسل گئی جس کے نتیجے میں وہ المناک حادثے کا شکار ہوکر لقمہ اجل بن گئے۔ پولیس نے جائے وقوع پر حفاظتی اقدامات نہ کرنے اور لاپروائی برتنے کے الزام میں ذمہ دار ٹھیکیداروں کے خلاف قانونی کارروائی شروع کردی ہے۔ تفصیلات کے مطابق پریم بھاٹی جو اپنے ویڈیوز کی وجہ سے سوشل میڈیا پر کافی مقبول تھے، حادثے کے دن گھر جارہے تھے۔ موہنے کے قریب ان کی بائیک سڑک پر پڑی بجری سے پھسل کر دور جا گری اس حادثہ میں ان کی جائے وقوع پر ہی موت واقع ہوگئی۔ مقامی لوگوں کے مطابق متعلقہ ٹھیکیدار کی جانب سے سڑک پر تعمیراتی کام کے دوران نہ تو انتباہی بورڈ لگائے گئے تھے اور نہ ہی سڑک کو محفوظ بنایا گیا تھا۔ تعمیراتی مواد خاص طور پر بجری کو سڑک پر بکھرا چھوڑ دیا گیا تھا جس کی وجہ سے پریم کی موٹر سائیکل کا توازن بگڑ گیا۔ اس واقعہ کے بعد علاقے میں شدید غم و غصہ پایا گیا اور شہریوں نے سڑکوں کی خستہ حالی اور ٹھیکیداروں کی من مانی کے خلاف آواز اٹھائی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے کھڑک پاڑہ پولیس نے فوری کارروائی کی۔ پولیس نے تحقیقات مکمل کرنے کے بعد سڑک کی تعمیر کے ٹھیکیدار مہیش بھوئیر اور گنیش پاٹل کے خلاف غفلت برتنے اور انسانی جان کو خطرے میں ڈالنے کی دفعات کے تحت کیس درج کرلیا ہے۔ کھڑک پاڑہ پولیس کا کہنا ہے کہ سڑک کی تعمیر کے دوران کسی بھی قسم کے حفاظتی اقدامات نہ کرنا، مجرمانہ لاپروائی کے زمرے میں آتا ہے۔

مالیگاؤں میں اب صحافی بھی غیر محفوظ! دن دھاڑے معروف

صحافی خیال اثر کا موبائل فون چوری، عوام میں تشویش کی لہر

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مورخہ 16 جون 2026 بروز منگل دوپہر تقریباً سوا دو بجے مالیگاؤں کے معروف صحافی، مصنف اور سماجی مسائل پر گہری نظر رکھنے والے قلمکار خیال اثر ایک افسوسناک واردات کا شکار ہوگئے۔ نیشنل ہائی وے نمبر 3 پر سوندگاؤں پھاٹے سے تقریباً ایک کلومیٹر پہلے دو موٹر سائیکل سوار شاطر چوروں نے نہایت منصوبہ بندی اور مہارت کے ساتھ ان کی شرٹ کی جیب میں رکھا ہوا ویوو کمپنی کا موبائل فون اچک لیا اور پلک جھپکتے ہی موقع سے فرار ہوگئے۔ چھینا گیا موبائل فون تقریباً ساڑھے چودہ ہزار روپے مالیت کا بتایا جاتا ہے۔ یہ پورا واقعہ ممبئی بھیونڈی کے سینئر صحافی فہیم انصاری کی موجودگی میں پیش آیا۔ واردات اتنی تیزی سے انجام دی گئی کہ ابتدائی چند لمحوں تک کچھ سمجھ ہی نہ آیا کہ آخر ہوا کیا ہے۔ جب صورتحال کا احساس ہوا تو فوری طور پر ان چوروں کا تعاقب کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ تیز رفتاری کے ساتھ فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ بعد ازاں اس واقعہ کی باقاعدہ شکایت رات تقریباً نو بجے پوار واڑی پولس اسٹیشن میں درج کرائی گئی تاکہ قانون نافذ کرنے والے ادارے ملزمین کو گرفتار کرکے عوام میں بڑھتی ہوئی بے چینی کا ازالہ کرسکیں۔ یہ واقعہ صرف ایک موبائل فون کی چوری نہیں بلکہ شہر میں بگڑتی ہوئی امن و امان کی صورتحال کا ایک تشویشناک اشارہ ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک صحافی، جو معاشرے کی آواز بن کر عوامی مسائل کو حکام تک پہنچاتا ہے، دن دہاڑے محفوظ نہیں تو عام شہریوں کی حالت کیا ہوگی؟ آج ایک صحافی کا موبائل فون چوری ہوا ہے، کل کسی مزدور کی محنت کی کمائی، کسی طالب علم کی تعلیمی دستاویزات یا کسی بزرگ کی زندگی بھر کی جمع پونجی بھی ایسے جرائم پیشہ عناصر کی نذر ہوسکتی ہے۔ عوامی حلقوں میں اس واقعہ کے بعد شدید تشویش پائی جارہی ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ شہر اور اطراف میں جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ جرائم پیشہ افراد کے دلوں سے قانون کا خوف اور پولس کا دبدبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ اگر حالات یہی رہے تو عوام کا اعتماد متاثر ہوسکتا ہے اور سماج میں خوف و ہراس کی فضا مزید گہری ہوسکتی ہے۔ خیال اثر جیسے صحافی اپنی قلمی خدمات کے ذریعے برسوں سے عوامی مسائل کو اجاگر کرتے رہے ہیں۔ ایسے افراد کے ساتھ پیش آنے والے واقعات نہ صرف انفرادی نقصان ہیں بلکہ یہ معاشرے کے اجتماعی تحفظ پر بھی سوالیہ نشان ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پولس انتظامیہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لے، سی سی ٹی وی فوٹیج، تکنیکی شواہد اور دیگر ذرائع کی مدد سے ملزمین کو جلد از جلد گرفتار کرے تاکہ عوام کو یہ یقین دلایا جاسکے کہ قانون اب بھی زندہ ہے اور جرائم پیشہ عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ شہر کے باشعور شہریوں نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ ہائی وے اور اہم شاہراہوں پر پولس گشت میں اضافہ کیا جائے، جرائم پیشہ عناصر کے خلاف خصوصی مہم چلائی جائے اور ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

سلووینیا کے سیاح نے بھارتی ڈیجیٹل ادائیگی نظام کی تعریف کی

انہوں نے کہا کہ کئی ترقی یافتہ ممالک میں بھی اتنی وسیع اور آسان ڈیجیٹل ادائیگی کی سہولت موجود نہیں جتنی بھارت میں دیکھی جاسکتی ہے

ممبئی: بھارت کا دورہ کرنے والے سلووینیا کے ایک سیاح نے بھارتی ڈیجیٹل ادائیگی نظام کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کا نظام دنیا کے بیشتر ممالک کے مقابلے میں کئی سال آگے ہے۔ سیاح نے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ بھارت میں روزمرہ خریداری، ٹیکسی، ریستوران، چھوٹے دکانداروں اور سڑک کنارے فروخت کنندگان تک کے لیے ڈیجیٹل ادائیگی انتہائی آسان اور تیز رفتار ہے۔ ان کے مطابق موبائل فون کے ذریعے فوری ادائیگی کی سہولت نے لین دین کو غیر معمولی حد تک سہل بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کئی ترقی یافتہ ممالک میں بھی اتنی وسیع اور آسان ڈیجیٹل ادائیگی کی سہولت موجود نہیں جتنی بھارت میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ان کے بقول بھارت نے ڈیجیٹل مالیاتی شمولیت کے میدان میں قابلِ ذکر پیش رفت کی ہے۔ بھارت کا یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) حالیہ برسوں میں تیزی سے مقبول ہوا ہے اور اس کے ذریعے ہر ماہ اربوں مالی لین دین انجام دیے جاتے ہیں۔ یہ نظام صارفین کو بینک اکاؤنٹس کے درمیان فوری اور محفوظ ادائیگی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یوپی آئی نے نہ صرف شہری علاقوں بلکہ دیہی علاقوں میں بھی ڈیجیٹل ادائیگیوں کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے، جس سے نقد رقم پر انحصار کم ہوا اور مالی خدمات تک رسائی میں اضافہ ہوا ہے۔ سلووینیا کے سیاح کے خیالات سوشل میڈیا پر بھی توجہ کا مرکز بنے، جہاں متعدد صارفین نے بھارت کے ڈیجیٹل ادائیگی نظام کو ملک کی نمایاں تکنیکی کامیابیوں میں سے ایک قرار دیا۔

دنیا کے خوبصورت ترین ہوائی اڈوں کی فہرست میں بھارت کے دو نئے ٹرمینلز شامل

ممبئی: بھارت کے ہوابازی شعبے کے لیے ایک اہم کامیابی کے طور پر نوی ممبئی بین الاقوامی ہوائی اڈے اور گوہاٹی کے لوک پریہ گوپیناتھ بردولوئی بین الاقوامی ہوائی اڈے کے نئے ٹرمینلز کو 2026 کی پرکس ورسائی کی جانب سے دنیا کے خوبصورت ترین ہوائی اڈوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ عالمی فہرست ایسے ہوائی اڈوں اور عوامی عمارتوں کو تسلیم کرتی ہے جو فنِ تعمیر، ڈیزائن، پائیداری اور مسافروں کے تجربے کے حوالے سے نمایاں معیار کی حامل ہوں۔ بھارتی منصوبوں کی شمولیت کو ملک کے جدید انفراسٹرکچر اور عالمی معیار کی سہولیات کی جانب پیش رفت کا اعتراف قرار دیا جارہا ہے۔ نوی ممبئی بین الاقوامی ہوائی اڈے کا ڈیزائن جدید ٹیکنالوجی، مسافروں کی سہولت اور پائیدار تعمیراتی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے، جبکہ گوہاٹی کے نئے ٹرمینل میں شمال مشرقی بھارت کی ثقافت، روایات اور مقامی طرزِ تعمیر کی جھلک نمایاں طور پر شامل کی گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت میں ہوائی سفر کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر جدید اور عالمی معیار کے ہوائی اڈوں کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ حالیہ برسوں میں متعدد نئے ہوائی اڈوں اور ٹرمینلز کی تعمیر نے ملک کی فضائی رابطہ کاری کو مزید مضبوط کیا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر اس طرح کی پذیرائی نہ صرف بھارتی انفراسٹرکچر کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے بلکہ سیاحت، سرمایہ کاری اور ہوابازی کے شعبے میں ملک کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو بھی نمایاں کرتی ہے۔ مبصرین کے مطابق عالمی سطح پر تسلیم کیے جانے والے یہ منصوبے بھارت کے ہوائی اڈوں کو مستقبل کی ضروریات کے مطابق ڈھالنے اور عالمی معیار کی سفری سہولیات فراہم کرنے کی کوششوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

آئینی حقوق اور اقلیتی خدشات پر (میئر ہال، اندھیری) ممبئی میں اہم سیمینار

مبہم قوانین تحفظ کے بجائے تشویش کا سبب بنتے ہیں، جسٹس ابھے تھپسے اور ماہرینِ قانون کا اظہارِ خیال

ممبئی: آئینِ ہند ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کا مکمل حق دیتا ہے، لیکن حکومت کی یہ روایت بن چکی ہے کہ وہ بتاتی کچھ ہے اور کرتی کچھ اور ہے۔ مہاراشٹر افریڈم آف ریلیجن بل 2026 کا نام بظاہر مذہبی آزادی رکھا گیا ہے، لیکن اس کا اصل مقصد مذہب پر سخت پابندیاں عائد کرنا اور اقلیتوں کو دبانا ہے۔ جب قانون کی زبان مبہم ہوجائے تو وہ تحفظ کے بجائے تشویش کا سبب بن جاتی ہے، اور یہی ابہام سماجی تانے بانے اور باہمی رواداری کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار بمبئی ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس ابھے تھپسے نے اندھیری ویسٹ کے میئر ہال میں یونائیٹڈ اگینسٹ انجسٹس اینڈ ڈسکریمینیشن (UAID) اور ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) کے زیرِ اہتمام منعقدہ ایک اہم سیمینار میں بطور صدرِ مجلس خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر سماج کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے 250 سے زائد دانشوروں، قانون دانوں اور سماجی کارکنان نے شرکت کی۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے معروف قانون دان ایڈووکیٹ لارا جیسانی نے بل کی دفعات پر تفصیلی روشنی ڈالی اور کہا کہ ملک میں ہیٹ کرائم کو منظم طریقے سے فروغ دیا جارہا ہے۔ اس قانون کی شقیں اتنی مبہم ہیں کہ ترغیب (Allurement) کی آڑ لے کر تعلیم، شادی، چیریٹی، روزگار اور بالخصوص اقلیتی اسکولوں کی امدادی سرگرمیوں کو بھی جرم کے زمرے میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قانون کے تحت شادی کے نام پر یا لالچ دے کر تبدیلیِ مذہب پر 10 سال تک کی سزا اور 5 لاکھ روپے جرمانہ تجویز کیا گیا ہے۔ مزید برآں، کوئی بھی تیسرا شخص یا پولیس خود اپنی مرضی سے ایف آئی آر درج کرسکتی ہے، اور سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ بے گناہی کا ثبوت دینے کی ذمہ داری ملزم پر ڈال دی گئی ہے، جو شہریوں کو سالوں تک بغیر جرم ثابت ہوئے جیلوں میں رکھنے کی ایک سنگین آئینی سازش ہے۔ پولیس ریفارمز واچ کے ڈولفی ڈی سوزا نے انکشاف کیا کہ اس حساس بل کا مسودہ محض 72 گھنٹوں کے اندر، بنا کسی عوامی مشاورت کے خفیہ طور پر تیار کیا گیا، اس لیے اکثریت اور اقلیت سب کو مل کر اس ڈیوائڈ اینڈ رول (تقسیم کرو اور حکومت کرو) کی سیاست کے خلاف آواز بلند کرنی ہوگی۔ جماعت اسلامی ہند کے مرکزی مشاورتی کونسل کے رکن ڈاکٹر سلیم خان نے کہا کہ ایمان اور اعتقاد کا معاملہ ہے جسے قوانین کے ذریعے بدلا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے مولانا عمر گوتم اور مولانا کلیم صدیقی کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت کی عوام دشمن اور غیر جمہوری پالیسیوں پر سخت تنقید کی اور اسے سیاسی ناکامی کا مظہر قرار دیا۔ اس سے قبل، اے پی سی آر مہاراشٹر کے جنرل سیکریٹری شاکر شیخ نے پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے ملکی صورتحال، بلڈوزر کارروائیوں، ماب لنچنگ اور یو سی سی جیسے تلخ تجربات کا حوالہ دیا اور کہا کہ یہ مسودہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ معروف دانشور عرفان انجینئر نے واضح کیا کہ یہ قانون صرف مسلم یا کرسچن مخالف نہیں، بلکہ پسماندہ طبقات کو دبانے والا ایک اینٹی ہندو قانون بھی ہے جو سیکولرزم کے خاتمے کے لیے لایا گیا ہے۔ سیمینار کے اختتام پر جماعت اسلامی ہند ممبئی کے پی آر سیکریٹری سید شریف یونس نے تمام مہمانان اور شرکاء کا رسمِ شکریہ ادا کیا۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

مرحوم آیت اللہ خامنہ ای کا جنازہ دفنانے سے قبل عراق سے گزرے گا

ایران کا کہنا ہے کہ مرحوم آیت اللہ خامنہ ای کے جنازے کا جلوس دفن سے قبل عراق سے گزرے گا، اور ۹؍جولائی کو ایران کے شہر مشہد میں ان کی تدفین کی جائے گی

ایران کا کہنا ہے کہ مرحوم آیت اللہ خامنہ ای کے جنازے کا جلوس دفن سے قبل عراق سے گزرے گا، اور ۹؍جولائی کو ایران کے شہر مشہد میں ان کی تدفین کی جائے گی۔ تہران کو تقریباً ۲؍کروڑ سوگواروں کی شرکت کی توقع ہے، تاہم عراق میں جنازے کے مقامات کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا۔ ایک ایرانی اہلکار نے بدھ کو بتایا کہ مرحوم سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کا جنازہ عراق سے گزرنے کے بعد ایران میں دفن کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ خامنہ ای اس سال فروری میں امریکہ-اسرائیل کے مشترکہ میزائل حملے میں شہید ہوئے تھے۔ سرکاری میڈیا کی ایک ویڈیو میں تہران کے میئر علی رضا ذاکانی نے کہا کہ خامنہ ای کی الوداعی تقریبات اور جنازے کا جلوس ۴؍ سے ۹؍ جولائی تک منعقد ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ، "۸؍ جولائی ۲۰۲۶ء کو یہ تقریبات عراق میں ہوں گی، اور ۹؍ جولائی ۲۰۲۶ء کو انشاء اللہ مشہد میں خامنہ ای کو دفن کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ پڑوسی ملک ایران کی طرح عراق بھی اکثریتی شیعہ مسلم آبادی پر مشتمل ہے اور شیعہ اسلام کے انتہائی مقدس تاریخی مقامات کا نگہبان ہے، جن میں کربلا میں امام حسین اور نجف میں امام علی کے مقدس روضے شامل ہیں۔ جنازے کے جلوس کو ان سرزمینوں سے گزار کر تہران کا مقصد جاری علاقائی تنازع میں مذہبی یکجہتی کو فروغ دینا ہے۔ تاہم، ذاکانی نے یہ واضح نہیں کیا کہ عراق میں کون سے مقامات پر علی خامنہ ای کے جنازے کی تقریبات منعقد ہوں گی۔ تاہم عراقی حکام نے بھی

اس اعلان پر فوری ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ ذاکانی نے مزید کہا کہ تہران میں جنازے کی تقریبات کی تیاریاں جاری ہیں، جہاں حکام کو تقریباً ۲؍کروڑ افراد کے جمع ہونے کی توقع ہے۔ ان کے مطابق ایرانی دارالحکومت نے اس سے قبل کبھی اتنی بڑی تعداد کا اجتماع نہیں دیکھا۔ جب ۱۹۸۹ء میں ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ روح اللہ خمینی کا انتقال ہوا تو سرکاری میڈیا نے بتایا تھا کہ ان کے جنازے میں تقریباً ایک کروڑ سوگوار شریک ہوئے تھے۔ بعدازاں اس عدد کو دگنا کرنا ایک دارالحکومت کے لیے زبردست لاجسٹک اور سیکیورٹی چیلنج پیش کرسکتا ہے جو پہلے ہی ۲۰۲۶ء کے اوائل میں فوجی کشیدگی کے بعد ہائی الرٹ پر ہے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بدھ کو مصری صدر عبدالفتاح السیسی کے ساتھ ملاقات کے دوران صحافیوں کو بتایا کہ اس ہفتے ایران کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے وہ ایک "افہام وتفہیم کی یادداشت" ہے اور اس میں تبدیلی ممکن ہے۔ "اگر مجھے یہ پسند نہ آیا تو ہم واپس جا کر ان پر بمباری کریں گے،" ٹرمپ نے خبردار کیا کہ اگر ایران کے لیڈر درست رویہ نہیں اپناتے تو امریکہ ان کی سرزمین پر دوبارہ "بم گرانے" کا سلسلہ شروع کردے گا۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران نے پاکستانی ثالثی کے ذریعے اس اپریل میں عارضی جنگ بندی کی تھی، اس سے قبل اس پیر کو تنازع ختم کرنے کے لیے ایک فریم ورک معاہدے کا اعلان کیا گیا۔ توقع ہے کہ اس معاہدہ پر جمعہ کو سوئٹزرلینڈ میں باضابطہ طور پر دستخط کیے جائیں گے۔ بعدازاں ٹرمپ نے کہا کہ اس معاہدے کا بنیادی مقصد تہران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا ہے۔ یہ کئی وجوہات کی بنا پر بہت اچھا معاہدہ ہے، لیکن پہلی اور سب سے اہم بات ۹۹؍اعشاریہ ۹۹؍فیصد، یہ ہے کہ ان کے پاس کبھی جوہری ہتھیار نہیں ہوں گے۔" ساتھ ہی انہوں نے اس معاہدے کو انتہائی مضبوط قرار دیا۔ دریں اثناء امریکی صدر نے ایران کو امریکی ٹیکس دہندگان کے پیسوں سے ۳۰۰؍بلین ڈالر کے ترقیاتی فنڈ کی دستیابی کی اطلاعات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے اسے "جھوٹی کہانی" قرار دیا۔ اس بابت ٹرمپ نے کہا "ہم سرمایہ کاری نہیں کر رہے۔ ہم ایک پیسہ بھی نہیں لگا رہے، دوسرے لوگ سرمایہ کاری کرنے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ میں کہوں گا کہ وہ کچھ عرصے تک ایسا نہیں کریں گے، جب تک کہ انہیں (ایران کے رویے کے بارے میں) پتہ نہ چل جائے۔"

فضل الرحمان نے پاکستان کی
افغانستان پالیسی پر نظرثانی کا مطالبہ کیا

اسلام آباد: پاکستان کی جمعیت علمائے اسلام (جے یو آئی-ف) کے رہنما نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ افغانستان کے حوالے سے اپنی پالیسی پر نظرثانی کرے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ افغانستان کو استحکام کی ضرورت ہے اور پاکستان کو بھی ایک مستحکم پڑوسی کی ضرورت ہے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات میں سہولت فراہم کرنے میں پاکستان کے کردار کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے سوال کیا کہ اگر اسلام آباد حقیقی طور پر خطے میں امن کو فروغ دینا چاہتا ہے تو وہ افغانستان کے بارے میں ایسا رویہ کیوں نہیں اپناتا؟ فضل الرحمان نے کہا اگر ہم جنگ کو روکنے اور خطے میں امن قائم کرنے کے لیے امریکہ اور ایران کے درمیان مفاہمت کی حمایت کرتے ہیں تو افغانستان کے حوالے سے بھی یہی طریقہ اختیار کیوں نہیں کیا جاتا؟ اکثر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ دہشت گردوں کے مراکز افغانستان میں ہیں اور وہاں سے حملے کیے جاتے ہیں۔ لیکن کیا ان بم دھماکوں سے پاکستان کے اندر مسلح گروہوں کی سرگرمیاں کم ہوئی ہیں یا ان میں اضافہ ہوا ہے؟ ہمیں اپنی حکمت عملی کو روکنے اور دوبارہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ان کا یہ تبصرہ پاکستان کے وزیر خارجہ اسحاق ڈار اور افغانستان کے لیے ملک کے خصوصی نمائندے محمد صادق خان کی برطانیہ کے وزیر مملکت ہمیش فالکنر اور ان کے وفد کے ساتھ افغانستان کے بارے میں بات چیت کے فوراً بعد سامنے آیا۔ صادق خان کے مطابق، بات چیت میں دہشت گرد گروپوں سے لاحق خطرات، انسانی صورتحال اور افغانستان میں انسانی حقوق سے متعلق پیش رفت پر توجہ مرکوز کی گئی۔ پاکستانی میڈیا نے رپورٹ کیا کہ فالکنر نے ملاقاتوں کے دوران بات چیت اور علاقائی استحکام کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ صادق خان نے کہا "ملاقات میں سیکیورٹی کی تازہ ترین پیشرفت اور باہمی دلچسپی کے امور کا جائزہ لیا گیا۔ بات چیت میں دہشت گرد گروپوں سے لاحق خطرات، انسانی صورتحال اور افغانستان میں انسانی حقوق سے متعلق پیش رفت کا بھی احاطہ کیا گیا۔" سیاسی تجزیہ کار واحد فقیری نے کہا کہ پاکستان کی افغانستان کے حوالے سے پالیسی غیر منصفانہ اور خطے اور خود پاکستان دونوں کے لیے نقصان دہ ہے، انہوں نے مزید کہا کہ اس پالیسی پر تنقید بڑھ رہی ہے۔ امارت اسلامیہ نے ابھی تک اس معاملے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ تاہم یہ ماضی میں بارہا کہہ چکا ہے کہ افغان سرزمین علاقائی ممالک بالخصوص پاکستان کے لیے خطرہ نہیں ہے۔

پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں
انٹرنیٹ بلیک آؤٹ ۱۲؍ویں دن میں داخل: ایمنسٹی

اسلام آباد: ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ پاکستان کے زیر انتظام جموں وکشمیر میں انٹرنیٹ کی بندش مسلسل 12ویں دن میں داخل ہوگئی ہے، جبکہ پورے خطے میں موبائل فون سروس میں رکاوٹیں جاری ہیں۔ منگل کو جاری کردہ ایک بیان میں ایمنسٹی کے جنوبی ایشیا کے دفتر نے کہا کہ یہ پابندیاں 5 جون کو جموں وکشمیر کی جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کی احتجاجی کال کے بعد لگائی گئی تھیں۔ حقوق گروپ نے کہا کہ بلیک آؤٹ نے معلومات کا خلا پیدا کیا ہے، جس سے رہائشیوں کی معلومات، مواصلاتی خدمات اور ضروری عوامی وسائل تک رسائی محدود ہوگئی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ پابندیوں نے انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں کو دستاویز کرنے اور ان کی نگرانی کرنے کی کوششوں میں بھی رکاوٹ ڈالی ہے۔ تازہ ترین شٹ ڈاؤن جنوبی ایشیا کے متنازعہ علاقوں میں انٹرنیٹ کی پابندیوں پر بار بار اٹھنے والے خدشات کے درمیان آیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے بارہا دلیل دی ہے کہ طویل مواصلاتی بلیک آؤٹ تعلیم صحت کی دیکھ بھال، کاروباری سرگرمیوں اور ہنگامی خدمات تک رسائی کو متاثر کرتے ہیں، خاص طور پر دور دراز کی کمیونٹیز میں۔ ڈیجیٹل حقوق کے حامیوں کا کہنا ہے کہ معاشی سرگرمیوں، عوامی خدمات اور اظہار رائے کی آزادی کے لیے انٹرنیٹ تک رسائی تیزی سے اہم ہوگئی ہے۔ وہ متنبہ کرتے ہیں کہ توسیعی رکاوٹیں مقامی آبادی کے لیے اہم سماجی اور اقتصادی نتائج کا باعث بن سکتی ہیں۔ ایمنسٹی نے پاکستانی حکام سے تمام انٹرنیٹ اور ٹیلی کمیونیکیشن سروسز کو فوری طور پر بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ تنظیم نے کہا کہ کمبل یا وسیع پیمانے پر انٹرنیٹ بند کرنا انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیارات کے تحت غیر متناسب ہے اور اسے عوامی احتجاج کو منظم کرنے کے لیے ایک آلے کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ گروپ نے خبردار کیا کہ مسلسل پابندیاں صحت کی دیکھ بھال، نقل و حرکت کی آزادی اور معلومات تک رسائی سمیت بنیادی حقوق کو سنجیدگی سے نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ اس نے حکام پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ حفاظتی اقدامات بین الاقوامی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کے مطابق رہیں۔

شیاؤمی کے بحران نے چینی ٹیکنالوجی ماڈل پر نئے سوالات کھڑے کر دیئے

چین کا کردار بدل رہا ہے؟ بھارت اور جنوبی ایشیا میں نئی سفارتی حقیقتیں ابھرنے لگیں

بیجنگ: ایک حالیہ تجزیاتی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ چینی ٹیکنالوجی کمپنی شیاؤمی کو درپیش مشکلات نے چین کے جدت طرازی کے ماڈل اور اس کی ٹیکنالوجی صنعت کے بارے میں پائے جانے والے کئی تصورات کو چیلنج کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، برسوں سے چین کو عالمی ٹیکنالوجی کی ابھرتی ہوئی طاقت کے طور پر پیش کیا جاتا رہا، تاہم حالیہ کاروباری اور مالیاتی مشکلات نے اس بیانیے پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ چینی حکام اور سرکاری ذرائع ابلاغ نے طویل عرصے تک چین کی ٹیکنالوجی کمپنیوں کو عالمی جدت طرازی کی علامت کے طور پر پیش کیا، لیکن ناقدین کا موقف ہے کہ متعدد کمپنیوں کی کامیابی بڑے پیمانے پر حکومتی معاونت، سرمائے تک آسان رسائی اور وسیع داخلی منڈی پر مبنی رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، شیاؤمی کو درپیش چیلنجز نے اس بحث کو جنم دیا ہے کہ آیا چینی ٹیکنالوجی کمپنیاں واقعی بنیادی تحقیق اور اختراع میں عالمی قیادت کر رہی ہیں یا ان کی ترقی زیادہ تر موجودہ ٹیکنالوجیز کی تیز رفتار تجارتی توسیع پر مبنی ہے۔ تاہم آزاد تجزیہ کار اس معاملے کو زیادہ پیچیدہ قرار دیتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں چین نے مصنوعی ذہانت، برقی گاڑیوں، خلائی تحقیق، 5G نیٹ ورکس اور جدید مینوفیکچرنگ سمیت متعدد شعبوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے، جبکہ متعدد چینی کمپنیوں نے عالمی منڈیوں میں بھی اپنی موجودگی مضبوط بنائی ہے۔ مبصرین کے مطابق شیاؤمی کی صورتحال کو پورے چینی ٹیکنالوجی شعبے کی کامیابی یا ناکامی کا پیمانہ قرار دینا قبل از وقت ہوگا، تاہم اس نے چین کے ٹیکنالوجی ماڈل، جدت طرازی کی پائیداری اور عالمی مسابقت کے بارے میں جاری مباحث کو ضرور نئی شدت دی ہے۔ واضح رہے کہ اطالوی جیوپولیٹیکل پلیٹ فارم سٹرائنگر ایشیا میں شائع ہونے والے ایک تجزیے میں کہا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا میں طاقت کے توازن، علاقائی روابط اور سفارتی ترجیحات میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، جہاں بھارت بتدریج ایک زیادہ بااثر اور مرکزی

کردار کے طور پر ابھر رہا ہے جبکہ چین کو کئی محاذوں پر نئی سفارتی اور اقتصادی چیلنجز کا سامنا ہے۔ تجزیے کے مطابق، گزشتہ چند برسوں کے دوران بھارت نے اپنی اقتصادی ترقی، بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری، علاقائی رابطہ کاری کے منصوبوں اور فعال سفارت کاری کے ذریعے جنوبی ایشیا اور بحر ہند کے خطے میں اپنی موجودگی کو مضبوط بنایا ہے۔ اس دوران متعدد علاقائی ممالک نے بھی نئی دہلی کے ساتھ اقتصادی اور تزویراتی تعاون میں دلچسپی بڑھائی ہے۔ مضمون میں نشاندہی کی گئی ہے کہ خطے کے ممالک اب بڑی طاقتوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی پالیسی اختیار کر رہے ہیں۔ ان ممالک کی ترجیح اقتصادی ترقی، سرمایہ کاری، رابطہ کاری اور استحکام ہے، جس کے باعث وہ کسی ایک طاقت پر مکمل انحصار کے بجائے متنوع شراکت داریوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ جنوبی ایشیا میں جاری یہ تبدیلیاں صرف جغرافیائی سیاست تک محدود نہیں بلکہ تجارت، توانائی، ڈیجیٹل رابطہ کاری اور سلامتی کے شعبوں میں بھی نئی صف بندیاں تشکیل دے رہی ہیں۔

تائیوان کا بیجنگ پر زرعی تجارت کو سیاسی دباؤ کے آلے کے طور پر استعمال کرنے کا الزام

تائی پے: تائیوان نے چین پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ زرعی تجارت کو سیاسی دباؤ اور اثر و رسوخ کے ایک آلے کے طور پر استعمال کر رہا ہے، جس سے دونوں جانب کے کسانوں اور تجارتی تعلقات متاثر ہو رہے ہیں۔ تائیوانی حکام کے مطابق بیجنگ نے مختلف اوقات میں تائیوانی زرعی مصنوعات کی درآمدات پر پابندیاں یا دیگر تجارتی رکاوٹیں عائد کیں، جنہیں اقتصادی فیصلوں کے بجائے سیاسی مقاصد سے جوڑا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کے اقدامات آزاد تجارت اور منصفانہ تجارتی اصولوں کے منافی ہیں۔ تائیوان کے حکام نے کہا کہ زرعی شعبہ ہزاروں خاندانوں کے روزگار سے وابستہ ہے اور تجارتی فیصلوں کو سیاسی تنازعات سے الگ رکھا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق کسانوں اور برآمد کنندگان کو سیاسی اختلافات کی قیمت نہیں چکانی چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تائیوان اپنی برآمدی منڈیوں کو متنوع بنانے اور دیگر ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ کسی ایک منڈی پر انحصار کم کیا جاسکے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ چین اور تائیوان کے درمیان کشیدگی کے دوران زرعی تجارت متعدد مرتبہ تنازع کا موضوع رہی ہے۔

جی ۷؍اجلاس میں جاپانی وزیراعظم تا
کائیچی نے چین سے درپیش چیلنجز پر قریبی تعاون پر زور دیا

نیس: جاپان کی وزیراعظم سانائے تاکائچی نے جی 7 اجلاس کے موقع پر رکن ممالک سے چین سے متعلق ابھرتے ہوئے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے قریبی تعاون اور ہم آہنگی پر زور دیا ہے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ عالمی برادری کو اقتصادی سلامتی، سپلائی چینز کے تحفظ، جدید ٹیکنالوجی، اہم معدنیات اور ہند و بحرالکاہل خطے میں استحکام جیسے معاملات پر مشترکہ حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ چین سے متعلق چیلنجز کا مؤثر جواب صرف قریبی بین الاقوامی تعاون کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ تاکائچی نے کہا کہ جاپان جی 7 اجلاس میں ہند و بحرالکاہل کے نقطہ نظر کو بھرپور انداز میں پیش کرے گا اور خطے میں آزاد، کھلے اور قواعد پر مبنی بین الاقوامی نظام کے فروغ کے لیے اپنے شراکت داروں کے ساتھ کام جاری رکھے گا۔ انہوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ سپلائی چینز کو زیادہ محفوظ اور مضبوط بنانا، اہم معدنیات کے متبادل ذرائع تلاش کرنا اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون بڑھانا جی 7 ممالک کی مشترکہ ترجیحات میں شامل ہے۔ جی 7 اجلاس میں چین کی تجارتی پالیسیوں، عالمی اقتصادی توازن، ہند و بحرالکاہل کی سلامتی اور دیگر بین الاقوامی امور پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال متوقع ہے۔ تاکائچی کا یہ بھی کہنا تھا کہ یورپی اور ہند و بحرالکاہل خطوں کی سلامتی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے، اس لیے مشترکہ چیلنجز سے نمٹنے کے لیے قریبی شراکت داری اور مسلسل رابطہ ناگزیر ہے۔

پاکستان میں بچوں پر موسمیاتی خطرہ منڈلا رہا ہے: یونیسیف

اقوام متحدہ: یونیسیف نے پیر کو خبردار کیا کہ دنیا کے کچھ خطوں میں غیر متناسب اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے، ایک ارب سے زائد بچوں کو کم از کم تین اوورلیپنگ آب وہوا کے خطرات کا سامنا ہے، جن میں سے 34 ملین پاکستان میں ہیں۔ رپورٹ کے لیے، اقوام متحدہ کی ایجنسی نے اعداد و شمار کا حوالہ دیا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ کرہ ارض پر تقریباً 4.2 بلین بچے کہاں رہتے ہیں جو آٹھ عام آب وہوا کے اثرات کی جغرافیائی تقسیم کے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ ساحلی سیلاب، دریا کا سیلاب، خشک سالی، اشنکٹبندیی طوفان، گرمی کی لہریں ہیں۔ درجہ حرارت کی حد سے کم از کم تین دن اوپر، جو ملک کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ رپورٹ میں بنیادی طور پر 1.1 بلین بچوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جو کم از کم تین خطرات سے دوچار ہیں، جن میں سب سے عام مجموعہ خشک سالی، شدید گرمی (35 ڈگری سیلسیس سے اوپر (اور گرمی کی لہریں ہیں۔ اس امتزاج سے تقریباً 296 ملین بچے متاثر ہوتے ہیں، جن میں نائیجیریا میں 74 ملین، پاکستان میں 34 ملین اور بھارت میں 32 ملین شامل ہیں۔ پچھلے 20 سالوں میں اس تین یا اس سے زیادہ زمرے میں بچوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان میں بچوں پر موسمیاتی خطرہ منڈلا رہا ہے

یونیسیف نے پیر کو خبر دار کیا کہ دنیا کے کچھ خطوں میں غیر متناسب اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے

اقوام متحدہ: یونیسیف نے پیر کو خبردار کیا کہ دنیا کے کچھ خطوں میں غیر متناسب اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے، ایک ارب سے زائد بچوں کو کم از کم تین اوورلیپنگ آب وہوا کے خطرات کا سامنا ہے، جن میں سے 34 ملین پاکستان میں ہیں۔ رپورٹ کے لیے، اقوام متحدہ کی ایجنسی نے اعداد و شمار کا حوالہ دیا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ کرہ ارض پر تقریباً 4.2 بلین بچے کہاں رہتے ہیں جو آٹھ عام آب وہوا کے اثرات کی جغرافیائی تقسیم کے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ ساحلی سیلاب، دریا کا سیلاب، خشک سالی، اشنکٹبندیی طوفان، گرمی کی لہریں ہیں۔ درجہ حرارت کی حد سے کم از کم تین دن اوپر، جو ملک کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ رپورٹ میں بنیادی طور پر 1.1 بلین بچوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جو کم از کم تین خطرات سے دوچار ہیں، جن میں سب سے عام مجموعہ خشک سالی، شدید گرمی (35 ڈگری سیلسیس سے اوپر (اور گرمی کی لہریں ہیں۔ اس امتزاج سے تقریباً 296 ملین بچے متاثر ہوتے ہیں، جن میں نائیجیریا میں 74 ملین، پاکستان میں 34 ملین اور بھارت میں 32 ملین شامل ہیں۔ پچھلے 20 سالوں میں اس تین یا اس سے زیادہ زمرے میں بچوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ تقریباً تمام بچے -تقریباً 3.2 بلین- کم از کم ایک خطرے سے دوچار ہیں۔ دو ارب کم از کم دو کے سامنے آتے ہیں، جبکہ 364 ملین کم از کم چار کا سامنا کرتے ہیں۔ سات یا اس سے زیادہ آب وہوا کے خطرات سے دوچار 123,000 بچوں میں سے تقریباً 46,000 میانمار میں ہیں۔ یونیسیف کی سربراہ کیتھرین رسل نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات میں بچے سب سے آگے ہیں۔ رپورٹ کے ایک مصنف ٹام سلی میکر نے اے ایف پی کو بتایا کہ جہاں تک بچے کے لیے بدترین جگہ کا تعلق ہے، اس کا کوئی مختصر جواب نہیں ہے۔ ہم کچھ گرم مقامات دیکھتے ہیں، یہ واقعی سب صحارا افریقہ اور جنوبی ایشیا کے کچھ حصوں میں مرکوز ہے۔ بچوں کی بڑی آبادی والے ممالک -بشمول بنگلہ دیش، ہندوستان، نائیجیریا اور پاکستان- کم از کم تین خطرات سے دوچار بچوں کی تعداد کے لیے فہرست میں سرفہرست ہیں۔ لیکن سراسر فیصد کے لحاظ سے، سب صحارا افریقہ کے ممالک۔ خاص طور پر ساحل۔ میں خطرات سے متاثرہ بچوں کا سب سے بڑا تناسب ہے۔ موسمیاتی خطرات سے نمٹنے میں حکومتوں کی نااہلی کی وجہ سے اثرات اکثر بڑھ جاتے ہیں۔

تبت میں چین کی جبری الحاق کی پالیسیوں کا مقابلہ کریں

آئی سی ٹی کے صدر کا کینیڈا کی انسانی حقوق کی ذیلی کمیٹی سے مطالبہ

اوٹاوا: بین الاقوامی مہم برائے تبت کے صدر ٹینچو گیاتسو نے 8 جون کو کینیڈین ہاؤس آف کامنز کی بین الاقوامی انسانی حقوق کی ذیلی کمیٹی برائے خارجہ امور اور بین الاقوامی ترقی کی قائمہ کمیٹی کے سامنے گواہی دی۔ اس دوران کینیڈین اراکین پارلیمنٹ پر زور دیا کہ وہ تبت میں چین کی زبردستی الحاق کی مہم کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ یہ بریفنگ 23 ستمبر 2025 کو قائمہ کمیٹی برائے خارجہ امور اور بین الاقوامی ترقی کی طرف سے منظور کی گئی تحریک اور 25 مئی 2026 کو بین الاقوامی انسانی حقوق کی ذیلی کمیٹی کی طرف سے عوامی جمہوریہ چین کے زیر انتظام اسکولوں میں رکھے جانے والے تبتی بچوں کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے منظور کی گئی تحریک کے مطابق منعقد کی گئی۔ اپنی گواہی میں، گیاتسو نے خبردار کیا کہ بیجنگ کا نیا "نسلی اتحاد اور ترقی کا قانون" یکم جولائی کو نافذ ہونے والا ہے، اور چین کے سرکاری بورڈنگ اسکول سسٹم سے تبتی زبان، مذہب، ثقافت اور شناخت کو براہ راست خطرہ لاحق ہے۔ گیاتسو نے ذیلی کمیٹی کو بتایا کہ "نیا قانون ریاست کے عزائم کو واضح طور پر واضح کرتا ہے، جو تبتی زبان، ثقافت اور شناخت کو مٹانے کے لیے ایک مکمل خاکہ پیش کرتا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ چین کے نسلی اتحاد کے قانون کے چین کی سرحدوں سے باہر بھی نتائج برآمد ہو سکتے ہیں، ایک ایسا فریم ورک تشکیل دے گا جس کے ذریعے جمہوری دارالحکومتوں میں ہونے والی تنقید کو "نسلی اتحاد" کو نقصان پہنچانے کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ گیاتسو نے کہا، تبت میں ہماری آنکھوں کے سامنے آنے والا المیہ اس لیے نہ صرف تبت کا المیہ ہے بلکہ یہ ایک انسانی المیہ ہے۔

گیاتسو نے کینیڈا کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ تین ٹھوس اقدامات کریں: عوامی طور پر نسلی اتحاد کے قانون کی مذمت کریں اور وزیراعظم مارک کارنی اور وزیر خارجہ انیتا آنند پر ایسا کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ سنٹرل تبتی انتظامیہ اور سکیونگ پینپا تسیرنگ کے ساتھ اعلیٰ سطحی مصروفیات کے ذریعے تبتیوں کے لیے حمایت کا مظاہرہ کریں؛ اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے جمہوری شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام کریں کہ دلائی لامہ کی جانشینی کا احترام چین کی حکومت کی مداخلت سے پاک تبتی بدھ برادری کے لیے ہی کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 15ویں دلائی لامہ کا مسئلہ چینی کمیونسٹ پارٹی کا نہیں بلکہ صرف تبتیوں کا ہے۔

تفتان میں پھنسے ۴؍سو بوزر گاڑیاں پاکستان فوج کی سیکورٹی میں نکالے جائیں گے: حکام

بلوچستان کے سرحدی شہر تفتان میں سینکڑوں ایل پی جی بوزر گاڑیاں شاہراہوں پر عدم تحفظ کے باعث پھنسی ہوئی ہیں

بلوچستان: بلوچستان کے سرحدی شہر تفتان میں سینکڑوں ایل پی جی بوزر گاڑیاں شاہراہوں پر عدم تحفظ کے باعث پھنسی ہوئی ہیں جس کے باعث پنجاب سمیت پاکستان کے دیگر شہروں میں ایل پی جی کی قلت پیدا ہوچکی ہے۔ ایل پی جی کی عدم فراہمی کے باعث فیکٹریوں میں پیداوار متاثر ہونے سمیت علاقوں میں قیمتوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ضلعی حکام کے مطابق تفتان بارڈر پر پھنسے سینکڑوں گاڑیوں کو پاکستان فوج کی قافلوں کی سیکیورٹی میں کوئٹہ و بعدازاں دیگر علاقوں تک پہنچایا جائے گا۔ ابتدائی طور پر چار سو بوزر گاڑیوں کو کل سے تفتان سے نکالنے کا آغاز کیا جائے۔ اس حوالے سے سیکورٹی کلئرنس جاری کرکے گاڑیوں کو دستاویزات کیساتھ تیار رہنے کا کہا گیا ہے۔ خیال رہے کوئٹہ تفتان روٹ پر بلوچ لبریشن آرمی کا کنٹرول برقرار ہے جہاں دو مہینوں کے دوران پاکستانی فو اور معدنیات لیجانے والی گاڑیوں پر متعدد حملے کیے گئے ہیں جن میں 90 سے زائد گاڑیاں تباہ ہوئی ہے۔ مسلسل حملے باعث معدنیات لیجانے والی گاڑیوں سمیت گڈز ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن نے بھی احتجاجاً لوڈنگ بند کردی ہے اور احتجاج کو سیکورٹی فراہمی سے مشروط کردیا ہے۔ بی ایل اے ترجمان جیئند بلوچ نے گذشتہ دنوں تفصیلی بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں جاری قومی آزادی کی

جنگ کے تزویراتی تقاضے اس امر پر زور دیتے ہیں کہ قابض ریاست کی معاشی شہہ رگ پر فیصلہ کن ضرب لگائی جائے۔ نوآبادیاتی تسلط کے خلاف مسلح قومی مزاحمت کا یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ غاصب قوت کے معاشی مفادات کو اس حد تک غیر محفوظ، غیر مستحکم اور خسارے کا سودا بنا دیا جائے کہ اس کے لیئے مقبوضہ سرزمین پر جبری قبضہ برقرار رکھنے کی قیمت، یہاں کے وسائل کی لوٹ مار سے حاصل ہونے والے منافع سے کہیں زیادہ بڑھ جائے۔ جب تک بلوچستان کو غاصب ریاست کے لیئے ایک ناگزیر معاشی بوجھ میں تبدیل نہیں کردیا جاتا، تب تک اس کی اندھی عسکری مہم جوئی اور بلوچ نسل کشی کے ہولناک سلسلے کو روکنا ممکن نہیں، کیونکہ سیندک، ریکوڈک، گوادر، سوئی اور کوئلے جیسے ہمارے گرانقدر قومی وسائل کی بے دریغ چوری ہی قابض پاکستانی فوج کے اس جابرانہ تسلط کو مالیاتی ایندھن فراہم کررہی ہے۔

ایم کیو ایم کے بانی الطاف حسین کی پاکستان پر تنقید

لندن: متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) کے بانی الطاف حسین نے پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں وکشمیر میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور حالیہ صورتحال پر شدید تنقید کرتے ہوئے "کشمیر پاکستان بنے گا" کے بیانیے پر سوال اٹھائے ہیں۔ ایک بیان میں الطاف حسین نے کہا کہ اگر پاکستان واقعی کشمیریوں کے حقوق اور آزادی کا حامی ہے تو پھر پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں وکشمیر میں عوام کے ساتھ ہونے والے سلوک کی وضاحت کی جانی چاہیے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ خطے میں عوامی احتجاج، سیاسی کارکنوں کے خلاف کارروائیاں اور بنیادی حقوق سے متعلق شکایات تشویش کا باعث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں وکشمیر کے عوام خود اپنے حقوق، بہتر طرزِ حکمرانی اور انصاف کا مطالبہ کررہے ہوں تو "کشمیر پاکستان بنے گا" جیسے نعروں کی حقیقت پر سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ الطاف حسین نے الزام عائد کیا کہ خطے میں اختلافِ رائے رکھنے والی آوازوں کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے اور عوامی مطالبات کو سنجیدگی سے لینے کے بجائے طاقت کے استعمال کو ترجیح دی جارہی ہے۔

پی او کے میں مکالمے اور جمہوری عمل کا مطالبہ زور پکڑنے لگا

پاکستانی حکومت طاقت کے استعمال کے بجائے مذاکرات اور سیاسی مشاورت کے ذریعے مسائل کا حل تلاش کریں: کشمیر ڈائسپورا کولیشن

سرینگر: پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں وکشمیر (پی او کے) میں جاری سیاسی کشیدگی اور عوامی بے چینی کے درمیان مکالمے، شفافیت اور جمہوری عمل کے مطالبات میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ کشمیر ڈائسپورا کولیشن نے ایک تفصیلی بیان جاری کرتے ہوئے پاکستانی حکومت، پی او کے انتظامیہ، سیاسی جماعتوں اور جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (JAAC) پر زور دیا ہے کہ وہ طاقت کے استعمال کے بجائے مذاکرات اور سیاسی مشاورت کے ذریعے مسائل کا حل تلاش کریں۔ تنظیم نے اپنی اپیل میں حالیہ واقعات، مبینہ ہلاکتوں، زخمیوں، گرفتاریوں اور بڑھتی ہوئی عوامی بے چینی پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ بیان میں کہا گیا کہ سیاسی، آئینی، انتظامی اور معاشی نوعیت کے مطالبات کو جمہوری طریقہ کار اور بامعنی مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے، نہ کہ تصادم یا جبر کے ذریعے۔ کشمیر ڈائسپورا کولیشن نے طاقت کے استعمال کے خاتمے، ہلاکتوں اور گرفتاریوں سے متعلق مکمل شفافیت، تمام واقعات کی آزادانہ تحقیقات اور عوامی شکایات کے ازالے کے لیے جامع مذاکراتی عمل کا مطالبہ کیا۔ تنظیم نے انتخابی نمائندگی، مہاجر نشستوں، آئینی اصلاحات اور جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے سے متعلق متعدد تجاویز بھی پیش کیں۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ یہ مطالبات ایسے حلقوں کی جانب سے سامنے آئے ہیں جو ماضی میں کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے مؤقف کے حامی سمجھے جاتے رہے ہیں۔ تاہم حالیہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پوک میں جاری صورتحال، عوامی احتجاج اور طاقت کے استعمال کے الزامات نے ان حلقوں میں بھی تشویش پیدا کردی ہے، اور اب وہ بھی انتظامی اور سکیورٹی پالیسیوں پر سوالات اٹھاتے ہوئے سیاسی حل اور عوامی آواز کو اہمیت دینے کی بات کررہے ہیں۔ بیان میں زور دیا گیا کہ انسانی جانوں کا تحفظ ہر صورت یقینی بنایا جائے اور تمام فریق تحمل، بردباری اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ تنظیم کے مطابق پائیدار استحکام صرف اسی صورت ممکن ہے جب عوامی شکایات کو سنا جائے، جمہوری اداروں کو مضبوط کیا جائے اور اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے۔ کشمیر ڈائسپورا کولیشن نے اپنے بیان کے اختتام پر کہا کہ موجودہ حالات میں شفافیت، انصاف، مکالمہ اور جمہوری شمولیت ہی آگے بڑھنے کا واحد قابلِ عمل راستہ ہیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

اپوزیشن کا وجود: جمہوریت کی بقا پر موقوف

کسی ملک کی جمہوریت کا اصل امتحان وہاں موجود اقلیتوں کے تحفظ اور حقوق کی ادائیگی سے ہوتا ہے۔ کمزور، محروم اور اقلیتی طبقات کے ساتھ کیا سلوک روا ہے۔ اگر ریاست یا سیاسی نظام کسی مخصوص طبقے کو مستقل طور پر شک وشبہ، عدم تحفظ یا سیاسی بے دخلی کا شکار بنا دے تو جمہوریت اپنی اخلاقی بنیادیں کھونے لگتی ہے۔ آئین ہند مذہبی، لسانی اور ثقافتی تنوع کو قومی طاقت قرار دیتا ہے۔ یہی تنوع یہاں جمہوریت کی سب سے بڑی خصوصیت رہا ہے۔ لیکن گزشتہ چند برسوں میں یہ تشویش مسلسل بڑھ رہی ہے کہ مسلمانوں سمیت بعض اقلیتی طبقات کو سیاسی اور سماجی طور پر حاشیے پر دھکیلا جا رہا ہے۔ حالانکہ ملک میں مسلم آبادی تقریباً 14 فیصد ہے، لیکن پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں ان کی نمائندگی مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے۔ مسلمان وزراء اور اعلیٰ انتظامی عہدوں پر فائز افراد کی تعداد بھی ان کی آبادی کے تناسب سے بہت کم ہے۔

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

جمہوریت کی اصل روح صرف انتخابات کے انعقاد میں نہیں بلکہ اقتدار اور احتساب کے درمیان قائم توازن میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہ توازن حکومت اور اپوزیشن کے باہمی وجود سے برقرار رہتا ہے۔ اگر حکومت ریاستی امور چلاتی ہے تو اپوزیشن اس کے اقدامات کی نگرانی کرتی، عوامی مسائل کو اجاگر کرتی اور اقتدار کو جواب دہ بناتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مستحکم جمہوری نظاموں میں اپوزیشن کو "متبادل حکومت" (Alternative Government) کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ جب اپوزیشن کمزور، منتشر یا بے اثر ہو جائے تو جمہوریت رفتہ رفتہ انتخابی آمریت (Electoral Authoritarianism) کی شکل اختیار کرنے لگتی ہے۔ انڈیا دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلاتا ہے، لیکن گزشتہ ایک دہائی میں ایسے متعدد واقعات رونما ہوئے ہیں جنھوں نے جمہوری اداروں کی خودمختاری، انتخابی عمل کی شفافیت اور اپوزیشن کے مستقبل کے بارے میں سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ 2014 کے بعد انتخابی مقابلے کی جگہ سیاسی غلبے کی سیاست نے لے لی ہے، جس میں اپوزیشن کو شکست دینے کے بجائے اسے توڑنے، کمزور کرنے اور غیر مؤثر بنانے کی حکمت عملی اختیار کی جا رہی ہے۔

پارلیمانی جمہوریت کی بنیاد عوامی مینڈیٹ پر قائم ہوتی ہے۔ عوام کسی جماعت کے منشور اور قیادت پر اعتماد کر کے ووٹ دیتے ہیں، لیکن اگر منتخب نمائندے بعد میں اپنی جماعت چھوڑ کر اقتدار کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو ووٹروں کا اعتماد مجروح ہوتا ہے۔ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (ADR) کی مختلف رپورٹس کے مطابق 2014 کے بعد بڑی تعداد میں جماعتیں تبدیل کرنے والے ارکان اسمبلی اور پارلیمنٹ میں سے 80 فیصد سے زائد بالآخر بھارتیہ جنتا پارٹی یا اس کے اتحادیوں میں شامل ہوئے۔ کرناٹک، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اروناچل پردیش، گوا، منی پور اور دیگر ریاستوں میں منتخب حکومتوں کا گرنا یا کمزور ہونا اسی رجحان کی نمایاں مثالیں ہیں۔ مہاراشٹر میں پہلے شیو سینا اور بعد ازاں این سی پی کی تقسیم نے انتہائی سنگین صورتحال پیدا کی۔ لیکن مغربی بنگال میں حکومت کی شے پر ترنمول کانگریس کی بغاوت نے اپوزیشن جماعتوں کے وجود پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو انتخابات محض رسمی کارروائی بن کر رہ جائیں گے۔ جمہوریت کی بنیاد آزاد اور منصفانہ انتخابات ہیں۔ عوام ووٹ کے ذریعہ حکومت کا انتخاب کرتے ہیں لیکن حکومت ووٹروں کا خود انتخاب (ووٹر لسٹوں کے خصوصی گہری نظرثانی پروگرام کے تحت) کر رہی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں اور بعض شہری تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ لاکھوں ووٹروں کے نام فہرستوں سے حذف کیے گئے، جن میں غریب، دلت، قبائلی اور اقلیتی طبقوں کے افراد نمایاں ہیں۔ اس کی وجہ سے انتخابی نظام اعتماد کے بحران کا شکار ہو رہا ہے۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ مغربی بنگال، تمل ناڈو، اتر پردیش اور دیگر ریاستوں میں ووٹر لسٹوں سے بڑی تعداد میں نام خارج کیے گئے، جس سے انتخابی نتائج متاثر ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ الیکشن کمیشن ان الزامات کو مسترد کرتا ہے، لیکن پولنگ کے بعد ووٹوں میں اضافہ، ڈالے اور گنے گئے ووٹوں میں فرق انتخابی عمل پر شکوک پیدا کرتا ہے جو جمہوریت کے لیے نیک شگون نہیں ہیں۔

جمہوریت صرف انتخابات کے ذریعے نہیں بلکہ آزاد اداروں کے ذریعے زندہ رہتی ہے۔ الیکشن کمیشن، عدلیہ، پارلیمنٹ، تحقیقاتی ایجنسیاں اور میڈیا ایسے ستون ہیں جن پر جمہوری نظام قائم ہوتا ہے۔ لیکن گزشتہ برسوں میں اپوزیشن جماعتوں نے بار بار یہ الزام عائد کیا ہے کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED)، سی بی آئی (CBI) اور انکم ٹیکس محکمہ کا استعمال سیاسی مخالفین کے خلاف دباؤ ڈالنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اور الیکشن کمیشن حکومت کی منشاء کے مطابق کام کر رہا ہے۔ مختلف مطالعات کے مطابق ای ڈی کی کارروائی، سیاسی نوعیت کے مقدمات میں اکثریت اپوزیشن رہنماؤں سے متعلق رہی ہے۔ جن سیاست دانوں کے خلاف کارروائی ہوئی، ان میں سے بعض کے برسراقتدار جماعت میں شامل ہونے کے بعد تحقیقات کی رفتار نمایاں طور پر سست پڑ گئی۔ اگرچہ حکومت اسے بدعنوانی کے خلاف مہم قرار دیتی ہے، لیکن اس تاثر نے اداروں کی غیر جانبداری پر سوالات کھڑے کیے ہیں۔ عدلیہ کے بعض فیصلوں پر بھی انگلی اٹھی ہے، خاص طور پر انتخابی عمل اور ووٹر لسٹوں سے متعلق معاملات میں۔ اگر آئینی ادارے عوامی خدشات کا مؤثر جواب نہ دیں تو جمہوریت کا حفاظتی حصار کمزور پڑ جاتا ہے۔ آزاد میڈیا جمہوریت کی آنکھ اور کان ہوتا ہے۔ اس کا بنیادی کام حکومت سے سوال کرنا، عوامی مسائل اجاگر کرنا اور طاقتور حلقوں کا احتساب کرنا ہے۔ لیکن متعدد قومی اور بین الاقوامی اداروں نے میڈیا کی آزادی کے حوالے سے تشویش ظاہر کی ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کا بڑا حصہ حکومت کے بیانیے کو فروغ دیتا ہے جبکہ بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں کے مسائل، تعلیم اور صحت جیسے موضوعات کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔ ٹیلی ویژن مباحثوں میں اکثر ہندو مسلم تنازعات، مذہبی شناخت اور قوم پرستی کے موضوعات غالب رہتے ہیں۔ نتیجتاً عوامی توجہ حقیقی معاشی اور سماجی مسائل سے ہٹ جاتی ہے، جس سے جمہوری احتساب کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ بھارت ایک کثیر مذہبی اور کثیر الثقافتی معاشرہ ہے۔ اس کی جمہوری کامیابی کا راز اسی تنوع میں پوشیدہ ہے۔ لیکن گزشتہ چند انتخابات میں مذہبی شناخت پر مبنی سیاست نے غیر معمولی اہمیت حاصل کی ہے۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ ہندو مسلم بیانیے نے انتخابی سیاست میں ایسا مقام حاصل کر لیا ہے کہ حقیقی عوامی مسائل اکثر پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔ ملک میں نوجوانوں کی بے روزگاری، معاشی عدم مساوات اور مہنگائی جیسے مسائل مسلسل موجود ہیں، لیکن انتخابی مباحث میں ان کے مقابلے میں مذہبی جذبات کو زیادہ جگہ ملتی ہے۔

کسی ملک کی جمہوریت کا اصل امتحان وہاں موجود اقلیتوں کے تحفظ اور حقوق کی ادائیگی سے ہوتا ہے۔ کمزور، محروم اور اقلیتی طبقات کے ساتھ کیا سلوک روا ہے۔ اگر ریاست یا سیاسی نظام کسی مخصوص طبقے کو مستقل طور پر شک وشبہ، عدم تحفظ یا سیاسی بے دخلی کا شکار بنا دے تو جمہوریت اپنی اخلاقی بنیادیں کھونے لگتی ہے۔ آئین ہند مذہبی، لسانی اور ثقافتی تنوع کو قومی طاقت قرار دیتا ہے۔ یہی تنوع یہاں جمہوریت کی سب سے بڑی خصوصیت رہا ہے۔ لیکن گزشتہ چند برسوں میں یہ تشویش مسلسل بڑھ رہی ہے کہ مسلمانوں سمیت بعض اقلیتی طبقات کو سیاسی اور سماجی طور پر حاشیے پر دھکیلا جا رہا ہے۔ حالانکہ ملک میں مسلم آبادی تقریباً 14 فیصد ہے، لیکن پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں ان کی نمائندگی مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے۔ مسلمان وزراء اور اعلیٰ انتظامی عہدوں پر فائز افراد کی تعداد بھی ان کی آبادی کے تناسب سے بہت کم ہے۔ انتخابی مہمات، میڈیا مباحثوں اور سوشل میڈیا کی سیاسی مہمات میں اکثر مسلمانوں کو ایک "دوسرے" (Other) یا مسئلے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرزِ سیاست کا مقصد وقتی انتخابی فائدہ حاصل کرنا ہو سکتا ہے، لیکن اس کے طویل مدتی نتائج جمہوریت کے لیے نہایت خطرناک ہیں۔ جمہوریت اختلافِ رائے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ لیکن جب صحافی، دانشور، طلبہ، سماجی کارکن اور اپوزیشن رہنما اپنی رائے کے اظہار میں خوف محسوس کرنے لگیں تو جمہوری ماحول متاثر ہوتا ہے۔ گزشتہ برسوں میں حکومت سے سوال پوچھنے والے لوگوں کے خلاف قانونی کارروائیوں، گرفتاریوں اور تحقیقات کے واقعات نے یہ سوال پیدا کیا ہے کہ کیا اختلافِ رائے کے لیے دستیاب جمہوری جگہ سکڑ رہی ہے؟ خوف کا ماحول صرف اپوزیشن کو کمزور نہیں کرتا بلکہ عام شہری کو بھی خاموشی اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ جمہوریت میں خاموش شہری اور کمزور اپوزیشن دونوں اقتدار کے غیر معمولی ارتکاز کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔

ان تمام چیلنجوں کے باوجود اپوزیشن کی ذمہ داری کم نہیں بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اسے صرف عدالتوں اور پارلیمنٹ میں ہی نہیں بلکہ عوام کے درمیان بھی سرگرم ہونا ہوگا۔ اپوزیشن جماعتوں کو اپنے باہمی اختلافات کم کر کے آئین، وفاقیت، انتخابی شفافیت، تعلیم، روزگار اور شہری حقوق جیسے مشترکہ نکات پر متحد ہونا ہوگا۔ ملک کی سیاسی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اپوزیشن متحد ہوئی، جمہوریت مضبوط ہوئی۔ اپوزیشن کی مختلف عوامی تحریکوں نے جمہوری اقدار کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج بھی اگر اپوزیشن عوامی حقوق، ایس آئی آر، اداروں کی خودمختاری اور سماجی ہم آہنگی کے سوالات پر متحد ہو جائے تو جمہوریت کے سامنے کھڑے بہت سے خطرات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اپوزیشن کو توڑنے، میڈیا کو قابو کرنے، آئینی اداروں کو کمزور کرنے، مذہبی تقسیم کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرنے اور خوف کے ماحول کو فروغ دینے جیسے رجحانات کے بڑھنے سے جمہوریت کی بنیادیں متزلزل ہو رہی ہیں۔ ایسے میں اپوزیشن کو آگے آ کر جمہوریت کے تحفظ، عوام کے حقِ رائے دہی، آئینی اداروں کی آزادی اور سیاسی مساوات کے لئے متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ موجودہ حالات میں جمہوریت کی بقا کا سوال براہ راست اپوزیشن کے وجود، اس کی آزادی، یکجہتی اور اس کی مؤثر جدوجہد سے وابستہ ہو چکا ہے۔ آج شیو سینا، این سی پی، عام آدمی پارٹی اور ترنمول کانگریس مشکل دور سے گزر رہی ہے کل دوسری جماعتیں بھی اس بحران سے نہیں بچ سکیں گی۔ اگر اس وقت اپوزیشن کمزور پڑ گئی تو صرف کوئی ایک سیاسی جماعت نہیں بلکہ پورا جمہوری نظام کمزور ہو جائے گا۔ لیکن اگر اپوزیشن مضبوط، بیدار اور منظم رہی تو ملک کی جمہوریت اپنے تمام چیلنجوں کے باوجود زندہ، متحرک اور مستحکم رہ سکتی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۸ر جون۔۲۰۲۶

امریکہ۔ایران امن معاہدہ

امریکہ اور ایران کے مابین امن معاہدہ کو تقریباً قطعیت دی جا چکی ہے اور یہ بھی اعلان ہو چکا ہے کہ آئندہ جمعہ کو سوئیٹزرلینڈ میں اس معاہدہ پر دستخط کئے جائیں گے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے یہ اعلان کیا ہے کہ معاہدہ کو انہوں نے منظوری دیدی ہے اور اس پر جمعہ کو دستخط کئے جائیں گے۔ پہلے کہا جا رہا تھا کہ گذشتہ اتوار کو پاکستان میں اس معاہدہ پر دستخط ہونگے تاہم اسرائیل نے اس کو سبوتاج کیا۔ اسرائیل نے لبنان کے دارالحکومت بیروت پر حملہ کرتے ہوئے امن معاہدہ کو سبوتاج کیا ہے اور اب جو معاہدہ قطعیت پا رہا ہے اس کو بھی اسرائیل تسلیم کرنے تیار نہیں ہے اور یہ اندیشے اب بھی موجود ہیں کہ اسرائیل کی جانب سے کوئی نہ کوئی کارروائی کرتے ہوئے اس معاہدہ کو بھی سبوتاج کرنے کی سازش اور کوشش ضرور کی جا سکتی ہے۔ جس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا کہ امن معاہدہ پر اتوار کو دستخط ہونگے اسی وقت ایران نے یہ واضح کر دیا تھا کہ اتوار کو معاہدہ پر دستخط کا امکان نہیں ہے تاہم ایران یہ ضرور کہا تھا کہ آئندہ دنوں میں معاہدہ پر دستخط کے امکانات کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ اب صدر ٹرمپ کی جانب سے جمعہ کو معاہدہ پر دستخط کا اعلان کیا گیا ہے تو ایران کی جانب سے کوئی تردید نہیں کی گئی ہے۔ اس طرح یہ اشارے ملے ہیں کہ معاہدہ تقریباً طئے پا گیا ہے۔ معاہدہ میں جو امور شامل کئے گئے ہیں ان پر اتفاق رائے ہو گیا ہے اور خود مشرق وسطی کے کئی ممالک نے بھی اس معاہدہ کو منظوری دیدی ہے اور اب اس پر دستخط باقی ہے۔ کہا گیا ہے معاہدہ پر دستخط سے قبل دوحہ میں امریکہ اور ایران کے وفود تکنیکی امور کا جائزہ لیں گے اور ان کی بات چیت ہوگی۔ یہ امن معاہدہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں توانائی سپلائی کے تعلق سے جو مسائل پیدا ہوئے تھے انہیں دور کرنے میں مدد ملے گی۔ امریکہ اور ایران کے مابین دیرپا امن قائم ہونے کے امکانات کو بھی مسترد نہیں کیا جا سکتا اور اس کے نتیجہ میں سارے مشرق وسطی میں حالات کو استحکام حاصل ہو سکتا ہے۔ معاہدہ صرف امریکہ اور ایران کیلئے ہی نہیں بلکہ سارے مشرق وسطی کے ممالک کیلئے بھی اہمیت کا حامل ہے۔ ایران کے خلاف جس وقت جنگ شروع کی گئی تھی اس وقت یہ قیاس کیا جا رہا تھا کہ امریکہ اور اسرائیل بڑی طاقتیں ہیں اور چند دن میں ایران کو ختم کر دیا جائے گا۔ خود ٹرمپ نے بھی ایک سے زائد مرتبہ یہ اعلان کیا تھا کہ وہ ایران کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے تاہم وقت نے ثابت کر دیا کہ یہ محض زبانی جمع خرچ تھا اور ایران نے اپنے موقف پر ڈٹ کر ان بڑی طاقتوں کا نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ اب انہیں معاہدہ کیلئے مجبور بھی کر دیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ جو جنگ شروع ہوئی تھی وہ امریکہ اور اسرائیل نے مل کر کی تھی تاہم اب امریکہ خود اپنے طور پر معاہدہ کیلئے مجبور ہوا ہے اور اس معاملے میں اسرائیل کو تنہا چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسرائیل اس معاہدہ پر اپنی بھڑاس نکال رہا ہے۔ یہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ اسرائیل کی سکیوریٹی کو خطرہ لاحق ہوا تو وہ اپنے دفاع میں کارروائی کا حق رکھتا ہے۔ دراصل اسرائیل نہیں چاہتا کہ امریکہ اور ایران کے مابین کوئی معاہدہ ہو اسی لئے وہ اس کو سبوتاج کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بیروت پر حملہ بھی اسی کوشش کا حصہ تھا تاہم لبنان اور ایران نے انتہائی تحمل سے اور حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اسرائیل کو امریکہ سے دور کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے اور اب خود ٹرمپ بھی وزیر اعظم اسرائیل بنجامن نتن یاہو پر برہمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ امریکہ کے نائب صدر جے ڈی وینس پہلے ہی سے نتن یاہو پر برہم دکھائی دیتے ہیں اور ان کا کہنا تھا کہ نتن یاہو نے جنگ کے تعلق سے امریکہ اور صدر ٹرمپ کو گمراہ کیا ہے۔ امریکی صدر کی جانب سے معاہدہ کو قطعیت دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے اور اب دنیا چین کی سانس لے سکتی ہے۔ ایران نے اپنی کامیاب حکمت عملی کے ذریعہ اس معاہدہ کو یقینی بنایا ہے۔ ایران نے دنیا کی بڑی طاقت کے آگے سرنگوں ہونے سے انکار کر دیا تھا اور اپنے موقف پر ڈٹا رہا تھا۔ اس معاہدہ کی وجہ سے آبنائے ہرمز کو کھول دیا جائے گا۔ امریکہ کی جانب سے ایران کا آبی محاصرہ بھی ختم کر دیا جائے گا اور ایران کے فنڈز بھی شائد مرحلہ وار انداز میں بحال کر دئے جائیں گے۔ ایران کیلئے یہ ایک بڑی کامیابی ہے اور اب ایران میں امن وسکون اور ترقی کی سمت نئی شروعات اور بہتر مستقبل کی امید کی جا سکتی ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

دارالہدیٰ کے زیرِ اہتمام 188 واں عرسِ قطب الزمان سید علوی ممبرمی تنگل ؒ کا آغاز

کیرالا کی معروف دینی، فکری اور اصلاحی درسگاہ دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام برصغیر کی عظیم روحانی شخصیت، مجاہدِ آزادی، مصلحِ ملت اور خاندانِ اہلِ بیت کے ممتاز فرد حضور قطب الزمان سید علوی مولیٰ الدویلہ ممبرمی رحمۃ اللہ علیہ کا 188 واں سالانہ عرسِ مبارک آج باقاعدہ طور پر شروع ہو گیا ہے۔ یہ روحانی و علمی تقریبات 24 جون 2026ء تک جاری رہیں گی، جن میں ملک و بیرونِ ملک سے تعلق رکھنے والے علماء، دانشور، طلبہ اور عقیدت مند شرکت کریں گے۔ اس مبارک موقع پر دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی کے مختلف کیمپسز اور تعلیمی مراکز میں خصوصی مجالس، دروس، محافلِ ذکر، علمی نشستیں اور دعائیہ اجتماعات منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ان تمام پروگراموں کا مقصد حضور ممبرمی تنگل ؒ کی علمی، دینی، اصلاحی اور قومی خدمات کو نئی نسل تک پہنچانا اور ان کے افکار و تعلیمات کو عام کرنا ہے۔ نئے ہجری سال کا آغاز اور عرسِ مبارک کی روحانی مناسبت: یہ امر نہایت خوش آئند اور بابرکت ہے کہ اس سال عرسِ مبارک کا آغاز نئے اسلامی سال 1448ھ کے پہلے دن یعنی یکم محرم الحرام سے ہو رہا ہے۔ اس مناسبت سے منعقدہ خصوصی مجالس میں مقررین نے نئے ہجری سال کی آمد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی سال کا آغاز ہمیں ہجرتِ نبوی ﷺ کی عظیم یاد دلاتا ہے، جو قربانی، استقامت، صبر اور دین کی سربلندی کا روشن پیغام ہے۔ علمائے کرام نے اپنے خطابات میں اس بات پر زور دیا کہ بزرگانِ دین کے عرس محض یادگاری تقریبات نہیں ہوتے بلکہ یہ ایمان کی تجدید، اصلاحِ نفس اور روحانی ترقی کے اہم مواقع ہوتے ہیں۔ حضور سید علوی ممبرمی تنگل ؒ کی یاد میں منعقد ہونے والا یہ عرس بھی ہمیں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے، اخلاص پیدا کرنے اور دین کی خدمت کے جذبے کو زندہ رکھنے کی دعوت دیتا ہے۔ یمن سے ملبار تک: علم و ہدایت کا درخشاں سفر: عرس کی تقریبات میں حضور ممبرمی تنگل ؒ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ مقررین نے بتایا کہ آپ 23 ذی الحجہ 1166ھ کو یمن کے تاریخی اور علمی مرکز تریم، حضرموت میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ساداتِ کرام کے اس عظیم خانوادے سے تھا جس نے صدیوں تک دینِ اسلام کی خدمت اور اشاعت کا فریضہ انجام دیا۔ بعد ازاں آپ دعوتِ دین کے عظیم مقصد کے تحت ہندوستان تشریف لائے اور کیرالا کے علاقے ملبار کو اپنا مرکز بنایا۔ اس وقت معاشرہ جہالت، توہم پرستی اور مختلف سماجی برائیوں کا شکار تھا۔ آپ نے اپنی حکمت، اخلاص اور حسنِ کردار کے ذریعے لوگوں کے دل جیتے اور انہیں قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ آپ کی دعوتی کوششوں کے نتیجے میں علاقے میں علم، دینداری، اخوت اور سماجی انصاف کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اصلاحِ معاشرہ اور سماجی مساوات کا پیغام: حضور ممبرمی تنگل ؒ نے صرف مذہبی تعلیمات کی اشاعت ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ معاشرتی اصلاح کو بھی اپنی جدوجہد کا اہم حصہ بنایا۔ آپ نے ذات پات، طبقاتی تفریق اور اونچ نیچ کے خلاف آواز بلند کی اور انسانیت، مساوات اور بھائی چارے کے اسلامی اصولوں کو فروغ دیا۔ آپ کی تعلیمات کا اثر یہ ہوا کہ معاشرے کے محروم اور کمزور طبقات کو عزت و وقار ملا اور لوگوں کے درمیان محبت و اخوت کے رشتے مضبوط ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی آپ کو ملبار کی تاریخ میں ایک عظیم مصلح اور عوامی رہنما کی حیثیت سے یاد کیا جاتا ہے۔ تحریکِ آزادی میں تاریخی کردار: حضور سید علوی ممبرمی تنگل ؒ کی شخصیت کا ایک اہم اور روشن پہلو ان کا جذبۂ حریت اور استعمار دشمن فکر ہے۔ آپ نے برطانوی سامراج کے ظلم و استبداد کے خلاف عوام میں شعور بیدار کیا اور انہیں آزادی کی قدر و قیمت سے آگاہ کیا۔ آپ کی مشہور عربی تصنیف "السیف البتار" نے اس دور میں غلامی کے خلاف بیداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کتاب نے عوام میں ظلم کے خلاف مزاحمت اور حق کے لیے کھڑے ہونے کا جذبہ پیدا کیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ آپ کی تحریک اور دعوت سے متاثر ہو کر ہندو اور مسلمان دونوں طبقات نے متحد ہو کر سامراجی قوتوں کا مقابلہ کیا۔ اسی بنا پر آپ کو ملبار کی آزادی کی جدوجہد کے ابتدائی معماروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

ممبئی میں محرم کی تاریخی جڑیں: ممبئی میں محرم کی تاریخ تقریباً دو صدیوں پر محیط ہے۔ انیسویں صدی کے اوائل میں جب ممبئی ایک ابھرتا ہوا تجارتی اور بندرگاہی شہر تھا، محرم یہاں کے سب سے بڑے عوامی اجتماعات میں شمار ہوتا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس دور میں محرم صرف مسلمانوں کا مذہبی تہوار نہیں تھا بلکہ مختلف مذاہب کے لوگ بھی اس میں شریک ہوتے تھے۔ تاریخی ریکارڈ بتاتے ہیں کہ ہندو، مسلمان اور پارسی برادری کے افراد تعزیوں کے جلوسوں میں حصہ لیتے تھے اور امام حسینؓ کی قربانی کو خراج عقیدت پیش کرتے تھے۔ اس زمانے میں تعزیے شہر کی گلیوں سے ہوتے ہوئے سمندر کے کنارے لے جائے جاتے تھے۔

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔۔

عبداللہ

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، لیکن اس کا آغاز جشن و مسرت کے بجائے غم، ایثار، قربانی اور حق و صداقت کی یاد کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان بالخصوص شیعہ حضرات اس مہینے کو واقعۂ کربلا کی یاد میں عقیدت و احترام کے ساتھ مناتے ہیں۔ ممبئی بھی ان چند شہروں میں شامل ہے جہاں محرم کی روایات نہ صرف صدیوں پر محیط ہیں بلکہ اس شہر کی تہذیبی، ثقافتی اور سماجی تاریخ کا اہم حصہ بھی بن چکی ہیں۔

ممبئی میں محرم کی تاریخی جڑیں: ممبئی میں محرم کی تاریخ تقریباً دو صدیوں پر محیط ہے۔ انیسویں صدی کے اوائل میں جب بمبئی ایک ابھرتا ہوا تجارتی اور بندرگاہی شہر تھا، محرم یہاں کے سب سے بڑے عوامی اجتماعات میں شمار ہوتا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس دور میں محرم صرف مسلمانوں کا مذہبی تہوار نہیں تھا بلکہ مختلف مذاہب کے لوگ بھی اس میں شریک ہوتے تھے۔ تاریخی ریکارڈ بتاتے ہیں کہ ہندو، مسلمان اور پارسی برادری کے افراد تعزیوں کے جلوسوں میں حصہ لیتے تھے اور امام حسینؓ کی قربانی کو خراج عقیدت پیش کرتے تھے۔ اس زمانے میں تعزیے شہر کی گلیوں سے ہوتے ہوئے سمندر کے کنارے لے جائے جاتے تھے۔

1893 کے فسادات اور بدلتا ہوا منظر نامہ: انیسویں صدی کے آخری برسوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے بڑھنے اور 1893 کے فسادات کے بعد محرم کی اجتماعی اور بین المذاہب نوعیت میں نمایاں تبدیلی آئی۔ برطانوی حکومت نے جلوسوں اور عوامی اجتماعات پر مختلف پابندیاں عائد کیں جس کے نتیجے میں محرم کی تقریبات نسبتاً محدود دائرے میں منتقل ہو گئیں۔ بیسویں صدی کے آغاز میں باندرہ، ماہم اور دیگر مضافاتی علاقوں میں محرم کی مجالس اور جلوسوں کا انعقاد بڑھنے لگا۔ بعد ازاں ایرانی اور لکھنوی اور اتر پردیش کے دوسرے شہروں کے شیعہ خاندانوں کی بڑی تعداد ممبئی منتقل ہوئی جس نے شہر میں محرم کی روایات کو نئی زندگی عطا کی۔

ڈونگری: ممبئی کے محرم کا تاریخی مرکز: اگر ممبئی میں محرم کا ذکر ہو اور جنوبی ممبئی کے ڈونگری کا نام نہ آئے تو بات ادھوری رہ جاتی ہے۔ جنوبی ممبئی کا یہ علاقہ طویل عرصے سے محرم کی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ یہاں قائم مغل مسجد، امام بارگاہیں، زینبیہ ہال اور تاریخی مجالس آج بھی ہزاروں عقیدت مندوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ اگرچہ وقت کے ساتھ باندرہ، میرا روڈ، ممبرا، بائیکلہ، ورسووا اور دیگر علاقوں میں بھی بڑے اجتماعات منعقد ہونے لگے ہیں، لیکن عاشورہ کی رات اور دسویں محرم کے جلوس کے لیے اب بھی بڑی تعداد میں لوگ بھنڈی بازار اور ڈونگری کا رخ کرتے ہیں۔ دس روزہ محرم کی روایت: ممبئی میں محرم کا آغاز نئے چاند کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔ یکم محرم سے لے کر دسویں محرم تک روزانہ مجالس منعقد کی جاتی ہیں جن میں علمائے کرام اور ذاکرین واقعۂ کربلا کے مختلف پہلوؤں

پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مجالس میں حضرت امام حسینؓ، حضرت عباسؓ، حضرت زینبؓ اور دیگر شہدائے کربلا کی قربانیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان اجتماعات میں نوحہ خوانی، مرثیہ خوانی اور ماتم کے ذریعے عقیدت مند اپنے غم کا اظہار کرتے ہیں۔ شہر کی متعدد امام بارگاہوں میں رات گئے تک مجالس جاری رہتی ہیں اور بعض مقامات پر یہ سلسلہ فجر کی نماز تک برقرار رہتا ہے۔ سبیل اور خدمتِ خلق کی روایت: ممبئی کے محرم کی ایک نمایاں خصوصیت سبیلوں کا اہتمام ہے۔ کربلا میں امام حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کو پانی سے محروم رکھے جانے کی یاد میں شہر بھر میں پانی، شربت، دودھ اور دیگر مشروبات مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ڈونگری، بھنڈی بازار، میرا روڈ، ممبرا، باندرہ اور بائیکلہ کی سڑکوں پر جگہ جگہ سبیلیں قائم کی جاتی ہیں جہاں مذہب اور برادری کی تفریق کے بغیر ہر آنے والے کی خدمت کی جاتی ہے۔ یہ روایت محرم کے پیغامِ انسانیت اور خدمتِ خلق کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ بوہرہ شیعہ اثنا عشری اور خوجہ شیعہ بھی بھنڈی بازار، مجگاؤں اور محمد علی روڈ پر مجالس میں شریک ہوتے ہیں، یہاں ان کے روحانی پیشوا سید اطاہر الدین اور سیدنا برہان الدین۔ کے روضہ واقع ہیں۔ ان دنوں یہاں بصری محلہ میں پیدل چلنے کی جگہ نہیں ہوتی ہے۔

عاشورہ: غم اور عقیدت کا عروج: دسویں محرم یعنی یومِ عاشورہ محرم کی تقریبات کا نقطۂ عروج ہوتا ہے۔ اسی دن 61 ہجری میں کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؓ اور ان کے رفقا نے ظلم و جبر کے خلاف عظیم قربانی پیش کی تھی۔ ممبئی میں عاشورہ کے دن بڑے ماتمی جلوس نکالے جاتے ہیں۔ زینبیہ ہال، ڈونگری اور دیگر امام بارگاہوں سے جلوس روانہ ہوتے ہیں جو مختلف تاریخی راستوں سے گزرتے ہوئے مزگاؤں کے رحمت آباد قبرستان اور دیگر مقامات تک پہنچتے ہیں۔ عزادار سینہ زنی کرتے ہوئے اور نوحے پڑھتے ہوئے شہدائے کربلا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ پولیس اور شہری انتظامیہ کی جانب سے خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں تاکہ جلوس پرامن طور پر اختتام پذیر ہوں۔

ایرانی اور لکھنوی روایت کا اثر: ممبئی کے محرم پر ایرانی اور لکھنوی تہذیب کے گہرے اثرات نمایاں ہیں۔ گزشتہ صدی میں ایران اور اودھ سے آنے والے شیعہ خاندانوں نے نہ صرف امام بارگاہوں کے قیام میں اہم کردار ادا کیا بلکہ مجالس، مرثیہ خوانی اور عزاداری کی کئی روایات کو بھی فروغ دیا۔ آج بھی ممبئی کی بعض مجالس میں لکھنوی انداز کی مرثیہ خوانی اور ایرانی طرز کی عزاداری کے نقوش واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ بلکہ لکھنؤ کے علمائے کرام اور ذاکرین تشریف لاتے ہیں۔

محرم اور ممبئی کی تہذیبی شناخت: ممبئی ہمیشہ سے مختلف زبانوں، مذاہب اور ثقافتوں کا سنگم رہا ہے۔ محرم کی تقریبات اس شہر کی اسی کثرت میں وحدت کی خوبصورت مثال پیش کرتی ہیں۔ اگرچہ یہ بنیادی طور پر ایک مذہبی سوگ کی تقریب ہے، لیکن اس کے دوران خدمتِ خلق، ایثار، رواداری اور انسان دوستی کا جو مظاہرہ ہوتا ہے وہ تمام طبقات کے لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محرم ممبئی کی صرف مذہبی روایت نہیں بلکہ اس کی تہذیبی شناخت کا بھی ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔

پیغامِ کربلا: محرم کا اصل پیغام ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا، حق و انصاف کی حمایت کرنا اور انسانی وقار کے لیے ہر قربانی دینے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ امام حسینؓ کی قربانی آج بھی دنیا بھر میں آزادی، انصاف اور حریت کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ ممبئی کی گلیوں میں نکلنے والے ماتمی جلوس، مجالس میں گونجتے ہوئے مرثیے اور سبیلوں پر جاری خدمتِ خلق دراصل اسی ابدی پیغام کی یاد دلاتے ہیں کہ حق کی خاطر دی گئی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ محرم الحرام کا یہ دس روزہ سلسلہ ہر سال ممبئی کو ایک مرتبہ پھر کربلا کے پیغام، انسانی ہمدردی اور روحانی وابستگی سے جوڑ دیتا ہے، اور یہی اس تاریخی شہر کی محرم روایت کا سب سے روشن پہلو ہے۔

حرمت والا مہینہ: قرآن مجید میں بیان کردہ چار محترم اور مقدس مہینوں میں سے یہ ایک ہے۔ لفظ محرم کا مطلب ہی حرام یا ممنوع کیا گیا ہے، کیونکہ اس مہینے میں جنگ و قتال کو حرام قرار دیا گیا تھا۔ احادیثِ مبارکہ میں اسے "شہرُ اللہ" یعنی اللہ کا مہینہ کہہ کر پکارا گیا ہے، جو اس کی عظمت کی دلیل ہے۔ رمضان المبارک کے فرض روزوں کے بعد، محرم الحرام کے روزوں کو تمام نفل روزوں میں سب سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس مہینے کی 10 تاریخ (عاشورہ) کو اسلام میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس دن کا روزہ رکھنا گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے، اور سنتِ نبوی کے مطابق 10 محرم کے ساتھ 9 یا 11 محرم کا روزہ بھی رکھا جاتا ہے۔ اسی مہینے کی 10 تاریخ کو تاریخِ اسلام کا عظیم اور دردناک واقعہ کربلا پیش آیا، جس میں نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے حق کی خاطر جامِ شہادت نوش فرمایا۔ کیا آپ محرم الحرام کے فضائل، روزوں کے احکام یا ہجری کیلنڈر کی تاریخ کے بارے میں مزید کچھ جاننا چاہتے ہیں؟

□□□

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی حیات مبارکہ کے روشن پہلو

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ اکثر مؤرخین کے نزدیک آپ کی ولادت اعلانِ نبوت سے چند سال قبل ہوئی، اگرچہ تاریخِ ولادت کے سلسلے میں اہلِ سیر کے درمیان اختلاف موجود ہے۔ آپ رسولِ اکرمؐ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی سب سے چھوٹی اور نہایت محبوب صاحبزادی تھیں۔ آپ کی ولادت ایسے گھرانے میں ہوئی جو صداقت، امانت، پاکیزگی، اخلاق اور اعلیٰ انسانی اقدار کا سرچشمہ تھا۔ جب رسول اللہؐ کو نبوت عطا ہوئی تو حضرت فاطمہؓ کم سن تھیں۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے اسلام کے ابتدائی دور کی آزمائشیں، کفارِ مکہ کی مخالفت، مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور دعوتِ حق کے راستے میں پیش آنے والی مشکلات کو دیکھا۔

سید اقبال ہاشمی

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ اکثر مؤرخین کے نزدیک آپ کی ولادت اعلانِ نبوت سے چند سال قبل ہوئی، اگرچہ تاریخِ ولادت کے سلسلے میں اہلِ سیر کے درمیان اختلاف موجود ہے۔ آپ رسولِ اکرمؐ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی سب سے چھوٹی اور نہایت محبوب صاحبزادی تھیں۔ آپ کی ولادت ایسے گھرانے میں ہوئی جو صداقت، امانت، پاکیزگی، اخلاق اور اعلیٰ انسانی اقدار کا سرچشمہ تھا۔ جب رسول اللہؐ کو نبوت عطا ہوئی تو حضرت فاطمہؓ کم سن تھیں۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے اسلام کے ابتدائی دور کی آزمائشیں، کفارِ مکہ کی مخالفت، مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور دعوتِ حق کے راستے میں پیش آنے والی مشکلات کو دیکھا۔ آپ کی تربیت براہِ راست رسولؐ اور حضرت خدیجہؓ کی نگرانی میں ہوئی، اسی لیے بچپن ہی سے آپ کے اندر عبادت، تقویٰ، صبر، حیا اور ایثار کی صفات پروان چڑھتی رہیں۔

نبوت کے ساتویں سال قریش مکہ نے بنو ہاشم اور مسلمانوں کا مکمل سماجی و معاشی بائیکاٹ کر دیا۔ اس دوران رسولؐ، حضرت خدیجہؓ اور تمام اہلِ بیت نے تقریباً تین سال شعبِ ابی طالب میں انتہائی سخت حالات میں زندگی گزاری۔ حضرت فاطمہؓ بھی اس محاصرے میں شریک تھیں۔ کئی کئی دن فاقوں کی نوبت آتی، بچوں کے رونے کی آوازیں سنائی دیتیں اور خوراک کی شدید قلت ہوتی، مگر اہلِ بیت نے صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ یہ دور حضرت فاطمہؓ کی شخصیت کی تعمیر اور روحانی استقامت کا اہم مرحلہ ثابت ہوا۔ رسولؐ کو کفارِ مکہ مختلف طریقوں سے اذیتیں پہنچاتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ یہ سب دیکھ کر اپنے والدِ گرامی کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور تسلی دیتیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ خانۂ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ بعض مشرکین نے آپ پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی۔ حضرت فاطمہؓ کو خبر ہوئی تو فوراً آئیں، اپنے ننھے ہاتھوں سے وہ گندگی ہٹائی اور روتی ہوئی اپنے والدِ محترم کے قریب کھڑی ہو گئیں۔ رسول اللہؐ نے انہیں تسلی دی اور صبر کی تلقین فرمائی۔ یہ واقعہ حضرت فاطمہؓ کی والدِ محترم سے بے مثال محبت اور وفاداری کا روشن ثبوت ہے۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ رسول اللہؐ کی خدمت، دل جوئی اور خبر گیری میں اس قدر مشغول رہیں کہ گویا ماں کا کردار ادا کر رہی ہوں۔ اسی وجہ سے آپ کو محبت کے اظہار کے طور پر "اُمِّ ابیہا" یعنی "اپنے والد کی ماں" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

نبوت کے دسویں سال حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا۔ یہ حضرت فاطمہؓ کیلئے انتہائی بڑا صدمہ تھا۔ کچھ ہی عرصے بعد ابو طالب کا بھی انتقال ہو گیا۔ اسی وجہ سے یہ سال اسلامی تاریخ میں "عام الحزن" کہلایا۔ اس مشکل دور میں حضرت فاطمہؓ نے اپنے والدِ محترم کے لیے قوت، محبت اور تسلی کا ذریعہ بننے کی کوشش کی۔ رسول اللہؐ دعوتِ اسلام کے لیے طائف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو سخت اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ واپسی پر حضرت فاطمہؓ اپنے والد کی تکالیف سے بے حد رنجیدہ ہوئیں۔ آپ ہمیشہ رسول اللہؐ کے غم میں شریک اور خوشی میں مسرور رہنے والی صاحبزادی تھیں۔ ہجرت سے قبل مکہ میں مسلمانوں پر ظلم و ستم میں مزید اضافہ ہوا۔ حضرت فاطمہؓ ان تمام حالات کو صبر اور ایمان کے ساتھ برداشت کرتی رہیں۔ بعد میں رسول اللہؐ کے حکم سے اہلِ بیت کے ساتھ مدینہ منورہ تشریف لائیں۔

مدنی زندگی میں ہجرت کے بعد دوسرے سال رسولؐ نے حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علی بن ابی طالبؓ سے فرمایا۔ حضرتؓ مالی اعتبار سے بہت آسودہ نہ تھے لیکن ان کے ایمان، تقویٰ اور اخلاق کی وجہ سے رسول اللہؐ نے انہیں اپنی نورِ نظر کے لیے منتخب فرمایا۔ اس نکاح نے امت کو یہ سبق دیا کہ ازدواجی زندگی کی اصل بنیاد دین، کردار اور تقویٰ ہے، نہ کہ مال و دولت۔ حضرت فاطمہؓ کا مہر تقریباً چار سو درہم مقرر ہوا۔ جہیز نہایت سادہ تھا جس میں ایک چارپائی، ایک بستر، ایک تکیہ، پانی کا برتن، چند گھریلو سامان اور روزمرہ کی ضروری اشیاء شامل تھیں۔ رسول اللہؐ نے اس گھر کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے یہاں پانچ معروف اولادیں ہوئیں: حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت محسنؓ جن کے متعلق روایات کے مطابق بچپن ہی میں انتقال کا ذکر آتا ہے۔ نکاح کے بعد حضرت فاطمہؓ کی زندگی انتہائی سادگی پر مبنی تھی۔ آپ گھر میں چکی پیستیں، پانی

بھرتیں، کھانا تیار کرتیں اور تمام گھریلو کام اپنے ہاتھ سے انجام دیتیں۔ جب بعض اوقات مشقت زیادہ محسوس ہوئی تو حضرت علیؓ نے مشورہ دیا کہ رسول اللہؐ سے خدمت کے لیے کسی معاون کی درخواست کی جائے، لیکن رسول اللہؐ نے انہیں اس سے بہتر ایک عظیم تحفہ عطا فرمایا۔ "اللہ اکبر"، "الحمد للہ" اور "سبحان اللہ" پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت فاطمہؓ ایثار و سخاوت کا عظیم نمونہ تھیں۔ روایتوں میں آتا ہے کہ کئی مواقع پر گھر میں موجود معمولی کھانا بھی مسکینوں اور ضرورت مندوں کو دے دیا جاتا۔ اہلِ بیت کی اسی روحِ ایثار کی طرف قرآنِ کریم میں اشارہ ملتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے باوجود مسکین، یتیم اور محتاج کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت حسنؓ نے دیکھا کہ والدہ پوری رات مسلمانوں کے لیے دعا کرتی رہیں مگر اپنے لیے دعا نہیں کی۔ پوچھا: اماں جان! آپ نے اپنے لیے دعا کیوں نہ فرمائی؟ آپ نے جواب دیا: "پہلے پڑوسی، پھر اپنا گھر۔" حیا اور پردے کے معاملے میں حضرت فاطمہؓ مثالی کردار رکھتی تھیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ عورت کے لیے سب سے بہتر کیا ہے؟ فرمایا: "وہ نہ غیر مرد کو دیکھے اور نہ غیر مرد اسے دیکھے۔" اس جواب کو رسول اللہؐ نے پسند فرمایا۔ اس تعلیم کا مقصد عورت کی عزت، وقار اور حیا کا تحفظ ہے۔ وفات کے بعد بھی آپ نے پردے کی فکر فرمائی۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ عورت کے جسم کا حجم کفن کے اوپر سے نمایاں ہو۔ اس پر پردے کے بہتر طریقے کا ذکر کیا گیا اور آپ نے اپنی وصیت میں اسی اہتمام کی خواہش ظاہر فرمائی۔ اگرچہ آپ پردے اور وقار کی پابند تھیں لیکن جہاں دین اور حق کا تقاضا ہوا وہاں آپ نے علم، دلیل اور شریعت کی روشنی میں اپنی بات بھی پیش کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام عورت کو عزت، وقار اور شرعی حدود کے ساتھ دینی و اجتماعی کردار ادا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر حضرت فاطمہؓ کی پوری زندگی کو چند الفاظ میں سمیٹا جائے تو وہ ہیں: عبادت، والدین کی خدمت، شوہر کے حقوق کی ادائیگی، اولاد کی دینی تربیت، حیا، صبر، ایثار، سخاوت، دین کی حمایت اور حق پر ثابت قدمی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔"

سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کی سیرت صرف تاریخ کا ایک روشن باب نہیں بلکہ ہر دور کے انسان کے لیے ایک عملی درس گاہ ہے۔ ان کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ عظمت دولت سے نہیں بلکہ کردار سے پیدا ہوتی ہے، عزت ظاہری نمود سے نہیں بلکہ حیا اور تقویٰ سے ملتی ہے، اور کامیابی راحت میں نہیں بلکہ صبر، خدمت، وفا اور اللہ کی رضا میں پوشیدہ ہے۔ آج جب معاشرہ مادیت اور ظاہری معیاروں کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے، سیدۂ کائنات کی سیرت ہمیں پھر یہ پیغام دیتی ہے کہ گھر، خاندان، معاشرہ اور امت کی حقیقی تعمیر ایمان، اخلاق، ایثار اور اللہ سے تعلق کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کی سیرت سے سبق لینے، اپنی زندگیوں میں ان کی پاکیزہ صفات اختیار کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) اسلام کی عظیم اور ممتاز شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی عظمت و شان، علم و عمل، دینداری، عصمت، شرافت، فرامین، فضیلت اور تقویٰ اسلامی تاریخ میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ اس مضمون میں ہم حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔ حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی لاڈلی بیٹی تھیں۔ قرآن مجید میں سورۃ آل عمران کی آیت مباہلہ میں "نسائنا" کے الفاظ آپ کے لئے مخصوص ہیں، جس سے آپ کی عظمت کی تصدیق ہوتی ہے۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) میرے جسم کا حصہ ہیں، جو انہیں تکلیف پہنچائے گا وہ مجھے تکلیف پہنچائے گا۔

غزل

یہ مشکل زندگی کٹتی کہاں ہے کاٹ دی میں نے
بڑی مشکل سے کاٹی ہے ترے بن زندگی میں نے
مری پرواز کو مت روکنا تقدیر کہہ کہہ کر
چھڑائی ہے بڑی مشکل سے ساری بے بسی میں نے
سناتی تھی ہمیشہ داستانِ درد جو دھڑکن
سکھایا ہے اسی دھڑکن کو راگِ خوش دلی میں نے
نہیں دل توڑنے کی خو بی مجھ میں اے مرے ہمدم
بڑی محنت سے سیکھی ہے زبانِ دل دہی میں نے
حقیقت جس کو سمجھا تھا گماں تھا وہم تھا میرا
سرابوں کے نگر میں دیکھی بس آزردگی میں نے
جھکایا ہی نہیں سر میں جز در کے ترے مولا
میں بندہ ہوں ترا کی ہے تری ہی بندگی میں نے

عبدالحلیم اطہر

محرم الحرام عظمت و حرمت اور پیغام عمل

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

اسلامی سن ہجری 1448ھ کا آغاز ماہِ محرم الحرام سے ہو چکا ہے۔ یہ مہینہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہونے کے ساتھ ساتھ عظمت، حرمت، فضیلت اور برکت کے اعتبار سے نہایت ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں بعض مہینے خصوصی تقدس اور اہمیت کے حامل قرار دیے گئے ہیں اور ماہِ محرم انہی بابرکت مہینوں میں شامل ہے۔ اسلامی تقویم کی ابتدا اسی مہینے سے ہوتی ہے، اس لیے اس کا استقبال صرف ایک نئے سال کی آمد نہیں بلکہ ایمان، احتساب، خود اصلاح اور دینی شعور کی تجدید کا موقع بھی ہے۔ ہجری تقویم کی بنیاد رسول اکرمؐ کی عظیم ہجرت پر رکھی گئی، جو انسانی تاریخ کے عظیم ترین انقلابات میں سے ایک ہے۔ اگرچہ ہجرت کا واقعہ خود ماہِ ربیع الاول میں پیش آیا، لیکن اسلامی ریاست کے نظم اور امت کی اجتماعی زندگی کے اعتبار سے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں محرم کو اسلامی سال کا نقطۂ آغاز قرار دیا گیا۔ یہ انتخاب اس حقیقت کی یاد دہانی بھی ہے کہ مسلمان کی زندگی کا ہر نیا سال مقصد، قربانی اور اللہ کی رضا کے جذبے سے وابستہ ہونا چاہیے۔ افسوس کے ساتھ یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑتی ہے کہ آج بہت سے مسلمان اپنی دینی تاریخ اور اسلامی تقویم سے عملی طور پر دور ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں شمسی تاریخ، مہینوں کے نام اور عالمی کیلنڈر کے تمام مراحل یاد ہوتے ہیں، لیکن اسلامی مہینوں کے نام، ان کی ترتیب اور ان کی دینی اہمیت سے واقفیت کم ہوتی جا رہی ہے۔ یہ صورت حال ہمارے اجتماعی فکری رجحان پر غور و فکر کا تقاضا کرتی ہے۔ اسلامی مہینوں کا علم صرف عبادات کے لیے نہیں بلکہ اپنی تہذیبی شناخت کے تحفظ کے لیے بھی ضروری ہے۔ دنیا کے مختلف معاشروں میں نئے سال کے استقبال کے اپنے اپنے انداز ہیں، لیکن اسلام نے نئے سال کے آغاز کو شور و غوغا، فضول خرچی یا غیر ضروری رسومات کے بجائے دعا، ذکر، احتساب اور خیر کے ساتھ جوڑا ہے۔ جب نیا مہینہ شروع ہو تو چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا اور مسنون دعا پڑھنا سنت ہے۔ یہی اسلامی تہذیب کی وہ خوبصورتی ہے جو انسان کو ظاہری جشن سے نکال کر باطنی اصلاح کی طرف لے جاتی ہے۔ ماہِ محرم ان چار مہینوں میں شامل ہے جنہیں قرآن کریم نے حرمت والے مہینے قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے جن میں چار حرمت والے ہیں۔ ان مہینوں میں ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب شامل ہیں۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ ان مہینوں میں نیکیوں کا اجر زیادہ اور گناہوں کی سنگینی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے محرم کو عبادت، تقویٰ، اصلاحِ نفس اور خیر کے اعمال کے لیے خاص اہمیت حاصل ہے۔ احادیث مبارکہ میں محرم کو 'شہر اللہ' یعنی اللہ کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ مہینے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہونا اس کے خصوصی شرف اور فضیلت کی علامت ہے۔ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔ اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ یہ مہینہ عبادت اور اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کا بہترین موقع ہے۔ محرم الحرام کا سب سے نمایاں دن یومِ عاشورہ ہے۔ تاریخِ اسلام میں اس دن کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ متعدد انبیائے کرام علیہم السلام کے حالات اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے واقعات کے حوالے سے یہ دن امت کے لیے یاد دہانی اور سبق کا ذریعہ رہا ہے۔ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت موسیٰؑ و بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات ملنے پر رسولؐ نے عاشورہ کے روزے کی ترغیب دی اور فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام سے ہماری نسبت زیادہ قوی ہے۔ عاشورہ کے روزے کی فضیلت کے بارے میں احادیث میں وارد ہوا ہے کہ اس کے ذریعے گزشتہ ایک سال کے صغیرہ گناہوں کی معافی کی امید رکھی جاتی ہے۔ رسول اللہؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہود سے امتیاز قائم رکھنے کے لیے عاشورہ کے ساتھ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ بھی رکھا جائے۔ اسی لیے نو اور دس یا دس اور گیارہ محرم کے روزے رکھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماہِ محرم کی عظمت کا ایک اور پہلو تاریخ اسلام کا وہ دردناک مگر تابناک باب ہے جو کربلا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ دس محرم کو نواسہ رسولؐ، سیدنا امام حسینؓ اور ان کے جانثار ساتھیوں نے حق، عدل، استقامت اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے عظیم قربانی پیش کی۔ واقعہ کربلا صرف ایک تاریخی سانحہ نہیں بلکہ اصول، کردار، صبر اور ظلم کے سامنے نہ جھکنے کا دائمی پیغام ہے۔ امام حسینؓ نے امت کو یہ تعلیم دی کہ ایمان اور حق کے معاملے میں مصلحت سے زیادہ اصول کی اہمیت ہے۔ تاہم اس موقع پر یہ بھی ضروری ہے کہ محرم کے حوالے سے جذبات اور عقیدت کے ساتھ ساتھ شریعت کی حدود اور اعتدال کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ اسلام نے نہ تو غلو کی تعلیم دی اور نہ ایسی رسومات کی اجازت دی جو دین کی اصل روح سے دور لے جائیں۔ لہٰذا اس مہینے میں ہونے والی بدعات، غیر شرعی رسوم، بے اصل روایات اور ایسے اعمال سے اجتناب ضروری ہے جن کی بنیاد قرآن و سنت میں موجود نہیں۔ محرم ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہر نیا سال محاسبہ نفس کا موقع ہے۔ انسان اپنے گزشتہ اعمال کا جائزہ لے، اپنی کوتاہیوں پر ندامت اختیار کرے، اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور آئندہ کے لیے بہتر زندگی کا عزم کرے۔ معاشرہ افراد سے بنتا ہے، اس لیے اصلاح کا آغاز دوسروں پر تنقید سے نہیں بلکہ اپنی ذات سے ہونا چاہیے۔ آج ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی مختلف اخلاقی اور سماجی چیلنجز سے دوچار ہے۔ نفرت، حسد، باہمی رقابت، بے اعتمادی اور اخلاقی کمزوریوں نے معاشرتی سکون کو متاثر کیا ہے۔ اسلامی سال کا آغاز ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو صاف کریں، رشتوں کو مضبوط بنائیں، خیر خواہی کو فروغ دیں اور اخلاقِ حسنہ کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ محرم الحرام کا پیغام صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ ایک مکمل طرزِ زندگی کی تعمیر ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ مسلمان کی اصل شناخت اس کے ایمان، کردار، علم، عبادت اور انسانیت سے وابستگی میں پوشیدہ ہے۔ اگر ہم اسلامی سال کے آغاز کو حقیقی معنوں میں اصلاح اور خیر کا ذریعہ بنا لیں تو یقیناً ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں مثبت تبدیلی آ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نیا اسلامی سال امت مسلمہ کے لیے خیر، امن، اتحاد اور ترقی کا سال بنے۔ ہمیں محرم الحرام کی عظمت و حرمت کو صحیح معنوں میں سمجھنے، سنت کے مطابق عمل کرنے، باہمی محبت اور اخوت کو فروغ دینے اور دین اسلام کی حقیقی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ پیغامِ کربلا: محرم کا اصل پیغام ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا، حق و انصاف کی حمایت کرنا اور انسانی وقار کے لیے ہر قربانی دینے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ امام حسینؓ کی قربانی آج بھی دنیا بھر میں آزادی، انصاف اور حریت کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ ممبئی کی گلیوں میں نکلنے والے ماتمی جلوس، مجالس میں گونجتے ہوئے مرثیے اور سبیلوں پر جاری خدمت خلق دراصل اسی ابدی پیغام کی یاد دلاتے ہیں کہ حق کی خاطر دی گئی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ محرم الحرام کا یہ دس روزہ سلسلہ ہر سال ممبئی کو ایک مرتبہ پھر کربلا کے پیغام، انسانی ہمدردی اور روحانی وابستگی سے جوڑ دیتا ہے، اور یہی اس تاریخی شہر کی محرم روایت کا سب سے روشن پہلو ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

وزیر اعظم نریندر مودی کی متحدہ عرب

امارات کے صدر اور برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر سے ملاقات

نیس: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج فرانس کے شہر ایوین میں منعقدہ جی-7 سربراہی اجلاس کے موقع پر متحدہ عرب امارات کے صدر عزت مآب جناب شیخ محمد بن زاید النہیان اور برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر سے ملاقات کی۔ یہ 2026 میں دونوں رہنماؤں کے درمیان تیسری ملاقات تھی جو ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان مضبوط اور متحرک جامع اسٹریٹجک شراکت داری کی عکاسی کرتی ہے۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعاون میں ہونے والی پیش رفت اور مثبت پیش رفت کا جائزہ لیا، جس میں ٹیکنالوجی، تجارت، سرمایہ کاری، توانائی اور دفاع کے شعبے شامل ہیں۔ یہ پیش رفت صدر عزت مآب شیخ محمد بن زاید النہیان کے جنوری 2026 میں ہندوستان کے دورے اور وزیر اعظم نریندر مودی کے مئی 2026 میں متحدہ عرب امارات کے دورے کے نتیجے میں مزید مضبوط ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔ وزیر اعظم نے مغربی ایشیا میں پائیدار امن، سلامتی اور استحکام کے فروغ کے لیے مکالمے، سفارت کاری، بین الاقوامی قانون کے احترام، خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی اہمیت پر زور دیا۔ دونوں فریقوں نے آبنائے ہرمز کے ذریعے آزاد، محفوظ اور بلا رکاوٹ بحری آمد و رفت، تجارت اور کاروباری سرگرمیوں کے تسلسل پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان کو ہندوستان میں رواں سال منعقد ہونے والے برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کی دعوت بھی دی۔ اس سے پہلے وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج فرانس کے شہر ایوین میں منعقدہ جی-7 سربراہی اجلاس کے موقع پر برطانیہ کے وزیر اعظم عزت مآب کیئر اسٹارمر کے ساتھ دوطرفہ ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے گزشتہ سال ایک دوسرے کے ممالک کے باہمی دوروں کے بعد ہندوستان-برطانیہ تعلقات میں آنے والی مثبت پیش رفت کا جائزہ لیا اور 'ویژن-2035' کے تمام اہم شعبوں میں ہونے والی پیش رفت کا خیر مقدم کیا۔ ان شعبوں میں تجارت اور اقتصادی ترقی، دفاع اور سلامتی، موسمیاتی اقدامات اور سبز توانائی، ٹیکنالوجی اور اختراع، نیز تعلیم اور عوامی روابط شامل ہیں۔ دونوں رہنماؤں نے 'جامع اقتصادی و تجارتی معاہدے' (سی ای ٹی اے) کے جلد نافذ العمل ہونے کی امید ظاہر کی۔ دونوں رہنماؤں نے تعلیم کے شعبے میں مضبوط شراکت داری پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اس پیش رفت کا خیر مقدم کیا کہ یونیورسٹی آف لیورپول بنگلور میں اپنا کیمپس قائم کر رہی ہے، جبکہ یونیورسٹی آف یارک اور یونیورسٹی آف برسٹل ممبئی میں اپنے کیمپس قائم کر رہی ہیں۔ وزیر اعظم جناب مودی نے وزیر اعظم اسٹارمر کا رواں سال کے آغاز میں دہلی میں منعقدہ 'اے آئی امپیکٹ سمٹ' میں برطانیہ کی بھرپور شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ٹیکنالوجی سکیورٹی انیشی ایٹو کے تحت ہونے والی مسلسل پیش رفت، بشمول حال ہی میں 'ہندوستان-برطانیہ کریٹیکل منرلز گلوبل سپلائی چین آبزرویٹری' کے آغاز کا بھی خیر مقدم کیا۔ دونوں رہنماؤں نے مغربی ایشیا اور یوکرین سمیت باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔ انہوں نے ہندوستان-برطانیہ کی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔

ہندوستان۔امریکہ تعلقات میں نئی پیش رفت

تزویراتی ہم آہنگی، اقتصادی عزائم اور کواڈ کی نئی رفتار

نئی دہلی: ایک حالیہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بھارت اور امریکہ کے تعلقات حالیہ برسوں میں نئی بلندیوں تک پہنچے ہیں، جہاں دونوں ممالک تزویراتی تعاون، اقتصادی شراکت داری، جدید ٹیکنالوجی اور بحر الکاہل کے خطے میں استحکام کے مشترکہ اہداف کے تحت مزید قریب آ رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، نئی دہلی اور واشنگٹن کے درمیان تعلقات اب محض دوطرفہ تجارت تک محدود نہیں رہے بلکہ دفاع، سیمی کنڈکٹرز، مصنوعی ذہانت، اہم معدنیات، خلائی تحقیق اور سپلائی چینز جیسے شعبوں تک پھیل چکے ہیں۔ دونوں ممالک نے حالیہ برسوں میں متعدد اہم معاہدوں اور تعاون کے فریم ورک کے ذریعے اپنی شراکت داری کو مزید مضبوط کیا ہے۔ تجزیے میں کواڈ کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہے، جس میں بھارت، امریکہ، جاپان اور آسٹریلیا شامل ہیں۔ مبصرین کے مطابق کواڈ اب صرف سکیورٹی تعاون تک محدود نہیں بلکہ سمندری سلامتی، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، بنیادی ڈھانچے، سائبر سکیورٹی اور علاقائی استحکام کے شعبوں میں بھی فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عالمی سطح پر بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی حالات، سپلائی چینز کی ازسرِ نو تشکیل اور جدید ٹیکنالوجی کی دوڑ نے بھارت اور امریکہ کے مفادات کو مزید قریب کر دیا ہے۔ امریکہ بھارت کو ایک اہم اقتصادی اور تزویراتی شراکت دار کے طور پر دیکھتا ہے، جبکہ بھارت بھی اپنی اقتصادی ترقی اور عالمی کردار کو وسعت دینے کے لیے امریکہ کے ساتھ تعاون کو اہمیت دے رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان بعض معاملات پر اختلافات برقرار رہ سکتے ہیں، تاہم مجموعی طور پر تعلقات کی سمت مثبت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اقتصادی تعاون، دفاعی شراکت داری اور ہند بحر الکاہل میں مشترکہ مفادات آئندہ برسوں میں بھارت۔امریکہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ موجودہ حالات میں بھارت اور امریکہ کے تعلقات ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں جہاں دونوں ممالک نہ صرف دوطرفہ مفادات بلکہ وسیع تر علاقائی اور عالمی استحکام کے اہداف میں بھی ایک دوسرے کے اہم شراکت دار بنتے جا رہے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے تحت گورننس کی تبدیلی کے

۱۲/سال وکست بھارت ۲۰۴۷/ کی مضبوط بنیاد رکھی: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس اور ٹکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات اور پنشن، ایٹمی توانائی اور خلائی وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج ریاستی حکومتوں سے مرکز کے بہترین طرز حکمرانی کے پلیٹ فارم کو فعال طور پر اپنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ انتظامی اصلاحات اور شہری خدمات کی پیش کشوں کے ذریعے ہندوستان کے شہریوں کی خدمت کے ماڈل کو ترقی دی گئی ہے۔ وزیر نے کہا کہ مشن کرمایوگی، سی پی جی آر اے ایم ایس، ڈیجیٹل لائف سرٹیفکیٹ، سی پی جی آر اے ایم ایس شکایت پلیٹ فارم اور دیگر ٹیکنالوجی سے چلنے والے گورننس سسٹم جیسے پلیٹ فارمز نے یہ ظاہر کیا ہے کہ کس طرح اصلاحات شفافیت، جوابدہی اور کارکردگی کو بڑھاتے ہوئے شہریوں کی زندگی کو بہتر بنا سکتی ہیں، اور اسے پورے ملک میں وسیع پیمانے پر نقل کیا جانا چاہیے تاکہ اس سفر کو تیز کیا جا سکے۔'' وزارت عملہ، عوامی شکایات اور پنشن کی 12 سالہ کامیابیوں'' پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں گورننس اصلاحات محض انتظامی مشقیں رہ کر رہ گئی ہیں اور سماجی اور اقتصادی تبدیلی کے طاقتور آلات بن گئے ہیں۔ اس تقریب میں سکریٹری، محکمہ پرسونل اینڈ ٹریننگ، شریمتی رچنا شاہ؛ سکریٹری، محکمہ انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات اور محکمہ پنشن اور پنشنرز کی بہبود، محترمہ نویدیتا شکلا ورما؛ محترمہ نانو بھسین، ڈائرکٹر جنرل، پریس انفارمیشن بیورو اور حکومت ہند کے سینئر افسران نے شرکت کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے اس وژن کو یاد کرتے ہوئے کہ ''گڈ گورننس ایک قوم کی ترقی کی کلید ہے''، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ گزشتہ بارہ برسوں میں عملے کی انتظامیہ، گورننس میں اصلاحات اور پنشنرز کی فلاح و بہبود کے لیے ذمہ دار اداروں کے کام کاج اور شناخت میں گہری تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ محکمے جو کسی زمانے میں بڑے پیمانے پر پس منظر میں کام کرتے تھے آج اصلاحات، اختراعات اور شہریوں پر مبنی طرز حکمرانی کے اصل محرک بن چکے ہیں۔ محکمہ پرسونل اینڈ ٹریننگ حکومت بھر میں اصلاحات کے لیے ایک اتپریرک کے طور پر ابھرا ہے، انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کا محکمہ خدمات کی فراہمی اور جوابدہی کو بہتر بنانے کے لیے مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے، جب کہ پنشن اور پنشنرز کی بہبود کے محکمے نے پنشن پروسیسنگ سے وقار، فلاح و بہبود اور معیارِ زندگی کو یقینی بنانے کے لیے اپنی توجہ کو بڑھا دیا ہے۔

بھارت اور تھائی لینڈ نے مینوفیکچرنگ، تحقیق، جدت اور

صلاحیت سازی کے شعبوں میں تعاون کو مزید مستحکم کرنے پر اتفاق کیا

بنکاک: دسویں تھائی لینڈ۔ بھارت دفاعی مذاکرات 16 جون 2026 کو بینکاک میں منعقد ہوئے، جس میں دوطرفہ دفاعی تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور باہمی دلچسپی کے علاقائی و عالمی سلامتی کے امور پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ یہ مذاکرات تھائی لینڈ کے وزارت دفاع کے نائب مستقل سکریٹری ایڈمرل نتھاپول دیوانچ اور حکومت ہند کی وزارتِ دفاع کے جوائنٹ سکریٹری جناب ستیہ جیت موہنتی کی مشترکہ صدارت میں ہوئے۔ دونوں فریقوں نے ہند-بحر الکاہل خطے میں بدلتی ہوئی سلامتی کی صورتحال پر تبادلۂ خیال کیا اور علاقائی پیش رفت پر اپنے نقطۂ نظر کا تبادلہ کیا۔ انہوں نے خطے میں امن، استحکام اور خوشحالی کے فروغ کے لیے تعاون کو مضبوط بنانے کی اہمیت کا اعادہ کیا۔ وفود نے پچھلے مذاکرات کے بعد سے دوطرفہ دفاعی تعاون میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ بات چیت میں جاری فوجی سطح پر روابط، صلاحیت سازی کے اقدامات، تربیتی تبادلے، بحری تعاون اور دیگر باہمی دلچسپی کے امور شامل تھے۔ مذاکرات میں دونوں ممالک کے درمیان دفاعی صنعت کے تعاون کا بھی جائزہ لیا گیا۔ دونوں فریقوں نے دفاعی مینوفیکچرنگ، تحقیق، جدت اور صلاحیت سازی میں تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے مواقع پر بات چیت کی تاکہ اپنے اپنے دفاعی نظاموں کے درمیان باہمی فائدہ مند شراکت داری کو فروغ دیا جا سکے۔ وفود نے علاقائی اور کثیر جہتی دفاعی فریم ورک، جس میں آسیان کے زیر قیادت میکانزم کے تحت تعاون بھی شامل ہے، اس پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے عملی تعاون کو مضبوط بنانے اور مشترکہ سلامتی چیلنجز کا مقابلہ بات چیت اور اشتراک کے ذریعے کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اجلاس کے اختتام پر مستقبل کی سرگرمیوں اور دوطرفہ دفاعی تعاون کے آئندہ لائحہ عمل پر گفتگو ہوئی۔ بھارت اور تھائی لینڈ نے 2025 میں اپنے دوطرفہ تعلقات کو باضابطہ طور پر اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں تبدیل کرنے پر اتفاق کیا۔

افریقہ میں بھارت کی سرمایہ کاری

خام مال سے آگے بڑھ کر مقامی صنعت اور ویلیو ایڈیشن پر توجہ

نئی دہلی: بھارت اور افریقی ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں، جہاں توجہ صرف خام مال کی درآمد یا وسائل کے حصول تک محدود نہیں بلکہ مقامی صنعت، ویلیو ایڈیشن اور مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کی تعمیر پر مرکوز ہے۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق بھارت افریقہ میں ایسی سرمایہ کاری کو فروغ دے رہا ہے جو مقامی معیشتوں میں روزگار، صنعتی ترقی اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کو ممکن بنائے۔ اس حکمت عملی کا مقصد افریقی ممالک کو محض خام معدنیات یا زرعی اجناس برآمد کرنے والے ممالک کے بجائے ویلیو ایڈڈ مصنوعات تیار کرنے والے صنعتی مراکز میں تبدیل کرنے میں مدد دینا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی کمپنیوں نے افریقہ میں فارماسیوٹیکل، آٹوموبائل، زراعت، ٹیکسٹائل، توانائی اور معدنیات کے شعبوں میں نمایاں سرمایہ کاری کی ہے۔ بھارتی ماڈل کی ایک اہم خصوصیت مقامی شراکت داری، مہارتوں کی تربیت اور پیداواری صلاحیتوں کی ترقی پر زور دینا ہے، جسے کئی افریقی ممالک اپنی طویل مدتی اقتصادی حکمت عملی کے مطابق سمجھتے ہیں۔ تجزیے کے مطابق، افریقہ میں معدنی وسائل کی بڑھتی ہوئی عالمی اہمیت کے تناظر میں بھارت صرف وسائل تک رسائی نہیں بلکہ مقامی سطح پر پروسیسنگ اور مینوفیکچرنگ کو بھی فروغ دینا چاہتا ہے۔ اس سے افریقی ممالک کو زیادہ آمدنی، روزگار کے مواقع اور صنعتی ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ بھارت اور افریقہ کے تعلقات تاریخی، تعلیمی اور عوامی روابط پر بھی مبنی ہیں، جس کے باعث اقتصادی تعاون کو نسبتاً زیادہ پائیدار بنیادیں حاصل ہیں۔ حالیہ برسوں میں دونوں جانب تجارت اور سرمایہ کاری میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے، جبکہ متعدد افریقی ممالک بھارت کو ترقیاتی شراکت دار اور صنعتی تعاون کے ایک اہم ذریعہ کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ مبصرین کے مطابق افریقہ میں بھارت کا ویلیو ایڈیشن اور مینوفیکچرنگ پر مبنی سرمایہ کاری ماڈل براعظم کی صنعتی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے اور مستقبل میں بھارت۔افریقہ اقتصادی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

بھارت کی دفاعی پیداوار مالی سال ۲۶/ میں

ریکارڈ 1.78 لاکھ کروڑ تک پہنچ گئی: وزارت دفاع

نئی دہلی: وزارت دفاع نے بدھ کو کہا کہ مالی سال 2025-26 میں ہندوستان کی سالانہ دفاعی پیداوار 1.78 لاکھ کروڑ روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جس میں پچھلے سال کے مقابلے میں 15.6 فیصد اور 2020-21 سے 110 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اعلیٰ مقامی مینوفیکچرنگ، نجی شعبے کی زیادہ شرکت، اور بڑھتی ہوئی دفاعی برآمدات نے ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بدھ کے روز اس کامیابی کا خیر مقدم کیا اور اس سنگ میل کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت اور دفاعی شعبے کے اسٹیک ہولڈرز کی کوششوں کو سہرا دیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں راجناتھ سنگھ نے کہا وزیر اعظم نریندر مودی کی متاثر کن قیادت میں، ہندوستان کی دفاعی پیداوار ہر سال نئی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ مجھے سب کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ مالیاتی سال 2025-26 میں ہندوستان کی سالانہ دفاعی پیداوار 1.78 لاکھ کروڑ روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ وزارت دفاع کے مطابق، تازہ ترین اعداد و شمار پچھلے مالی سال کے 1.54 لاکھ کروڑ روپے کی پیداوار کے مقابلے میں 15.6 فیصد زیادہ ہیں۔ یہ مالی سال 2020-21 کے بعد سے 110 فیصد اضافے کی بھی نمائندگی کرتا ہے، جب دفاعی پیداوار 643,84 کروڑ روپے تھی۔ ملکی دفاعی پیداوار مالی سال 2013-14 میں 746,43 کروڑ روپے سے تقریباً چار گنا بڑھ گئی ہے۔ وزارت دفاع نے کہا کہ دفاعی پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگز اور دیگر پبلک سیکٹر یونٹس نے مالی سال 2025-26 کے دوران کل پیداوار میں تقریباً 76 فیصد حصہ ڈالا، جب کہ نجی شعبے نے 24 فیصد حصہ دیا۔ نجی شعبے کا حصہ مالی سال 2024-25 میں 22 فیصد سے بڑھ کر تقریباً 42,000 کروڑ روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا، جو ملک کے دفاعی مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام میں اس کے بڑھتے ہوئے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ ملکی دفاعی پیداوار میں اضافے نے بھی دفاعی برآمدات میں ریکارڈ کارکردگی میں حصہ ڈالا ہے۔ وزارت دفاع نے مزید کہا کہ ہندوستان نے مالی سال 2025-26 کے دوران 38,424 کروڑ روپے کی دفاعی برآمدات ریکارڈ کیں، جو اب تک کی سب سے زیادہ ہے۔ وزارت نے مزید کہا کہ یہ کامیابی آتم نیربھر بھارت پہل کے تحت دفاعی مینوفیکچرنگ میں خود انحصاری کے لیے حکومت کے دباؤ کی بڑھتی ہوئی رفتار کو ظاہر کرتی ہے۔

شمال مشرق ہندوستان کی ترقی کی

کہانی کے سب سے دلچسپ بابوں میں سے ایک ہے: نائیڈو

نئی دہلی: مرکزی وزیر برائے شہری ہوابازی کے رام موہن نائیڈو نے کہا ہے کہ میگھالیہ کو کئی دہائیوں تک بادلوں کا گھر'' کہا جاتا تھا، لیکن آج یہ مواقع کا گھر بن کر ابھر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی پورے شمال مشرقی خطے کی وسیع تر ترقیاتی کہانی کی عکاسی کرتی ہے، جو بے شمار امکانات سے بھرپور ہے۔ نائیڈو نے یہ بات ایک ویڈیو پیغام میں کہی، جسے پیر اور منگل کو میگھالیہ کے دارالحکومت شیلانگ میں منعقدہ شمال مشرقی ہندوستان بنیادی ڈھانچہ سربراہی اجلاس کے ایک سیشن کے دوران منگل کو نشر کیا گیا۔ وزیر نے کہا کہ جب بھی انہیں کسی پروگرام کے سلسلے میں شمال مشرقی خطے کا دورہ کرنے کا موقع ملا، وہ وہاں کے لوگوں اور خطے میں موجود لامحدود امکانات سے بے حد متاثر ہو کر واپس لوٹے۔ انہوں نے کہا کہ میگھالیہ کو کئی دہائیوں تک بادلوں کے گھر کے طور پر جانا جاتا تھا، لیکن آج یہ مواقع کے گھر کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہ تبدیلی پورے شمال مشرق کی وسیع تر ترقی کی داستان کو ظاہر کرتی ہے۔ شہری ہوابازی کے وزیر نے کہا کہ آزادی کے بعد کئی برسوں تک شمال مشرقی خطے کو اکثر دہلی سے اس کے فاصلے کے پیمانے پر دیکھا جاتا تھا، لیکن آج وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت، ان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور تیزی سے اور پہلے قدم اٹھانے کے وژن'' کی بدولت اس خطے کی شناخت فاصلے سے نہیں بلکہ رابطے اور ترقی سے ہو رہی ہے۔ نائیڈو نے کہا کہ خود یہ سربراہی اجلاس بھی اسی عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شمال مشرقی خطے کی تمام آٹھ ریاستوں، مرکزی حکومت کی مختلف وزارتوں اور صنعت و تجارت کے نمائندوں کی شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ پورے حکومتی نظام نے مل کر اس خطے کی بے پناہ صلاحیتوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے ایک مربوط حکمت عملی اختیار کی ہے۔

وزیر اعظم مودی اور چانسلر میرز نے

ہندوستان۔جرمنی اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں نئی رفتار کو سراہا

ایوین (فرانس): وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو فرانس کے ایوین میں گروپ آف سیون (جی 7) سربراہی اجلاس کے موقع پر جرمن چانسلر فریڈرک مرز کے ساتھ ملاقات کی، جس میں دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ وزارت خارجہ کے مطابق، دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ مصروفیات میں پیشرفت کا جائزہ لیا اور میرز کے دورہ ہندوستان اور ہندوستان-یورپی یونین کے آزاد تجارتی معاہدے کے اختتام کے بعد ہندوستان-جرمنی اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں نئی رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا۔ جیسا کہ ہندوستان اور جرمنی 2026 میں سفارتی تعلقات کی 75 ویں سالگرہ منا رہے ہیں، وزیر اعظم مودی اور چانسلر میرز نے تجارت اور سرمایہ کاری، دفاع اور سلامتی، سبز اور پائیدار ترقی، ٹیکنالوجی، اختراع، تعلیم اور نقل و حرکت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ اس سال دونوں رہنماؤں کے درمیان یہ دوسری ملاقات تھی اور انہوں نے دفاعی صنعتی تعاون کے روڈ میپ پر دستخط کرنے اور جرمنی کے راستے آنے والے ہندوستانی شہریوں کے لیے ٹرانزٹ ویزا کی چھوٹ کو عملی شکل دینے کا خیر مقدم کیا۔ دونوں رہنماؤں نے مغربی ایشیا کی صورتحال اور روس یوکرین تنازعہ سمیت باہمی دلچسپی کی علاقائی اور عالمی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے مغربی ایشیا میں تنازعات کے خاتمے کے لیے طے پانے والے مفاہمت کا بھی خیر مقدم کیا۔

بھارت اور متحدہ عرب امارات کی

مقامی کرنسیوں میں تجارت بڑھانے کی کوششیں تیز

نئی دہلی/ابوظہبی: بھارت اور متحدہ عرب امارات نے دوطرفہ تجارت میں بھارتی روپیہ اور اماراتی درہم کے استعمال کو مزید فروغ دینے کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں، جس کا مقصد تجارتی لین دین کو آسان بنانا اور غیر ملکی کرنسیوں پر انحصار کم کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق دونوں ممالک مقامی کرنسیوں میں تجارت کے دائرہ کار کو وسعت دینے کے لیے بینکاری اور مالیاتی نظام کے درمیان تعاون بڑھا رہے ہیں۔ اس اقدام سے درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کے لیے لین دین کے اخراجات کم ہونے اور ادائیگیوں کے عمل میں سہولت پیدا ہونے کی توقع ہے۔ بھارت اور یو اے ای نے گزشتہ برس مقامی کرنسی تصفیہ کے فریم ورک پر اتفاق کیا تھا، جس کے تحت دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کے بعض معاملات روپیہ اور درہم میں انجام دیے جا سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مقامی کرنسیوں میں تجارت سے زرِ مبادلہ کے خطرات کم ہو سکتے ہیں اور کاروباری اداروں کو ڈالر سمیت دیگر عالمی کرنسیوں میں اتار چڑھاؤ کے اثرات سے جزوی تحفظ مل سکتا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان اقتصادی تعلقات گزشتہ چند برسوں میں نمایاں طور پر مضبوط ہوئے ہیں۔ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے کے بعد دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری اور مالیاتی تعاون میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ مبصرین کے مطابق روپیہ۔درہم تجارت کے فروغ سے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی روابط مزید مضبوط ہوں گے اور یہ اقدام علاقائی تجارتی و مالیاتی تعاون کے نئے مواقع بھی پیدا کر سکتا ہے۔

باٹا کو کیری بیگ کے ۶/روپئے وصول کرنا پڑا مہنگا، عدالت نے ۱۰/ہزار ادا کرنے کا دیا حکم

دہلی کی صارف عدالت نے ۶/روپے کے کیری بیگ کی پیشگی اطلاع نہ دینے پر باٹا انڈیا کو ایک خاتون صارف کو ۱۰/ہزار بطور معاوضہ اور مقدمے کے اخراجات ادا کرنے کا حکم دیا

نئی دہلی: ایک معمولی سے نظر آنے والے 6 روپے کے پیپر کیری بیگ نے معروف جوتا ساز کمپنی باٹا انڈیا کو 10 ہزار روپے ادا کرنے پر مجبور کر دیا۔ جنوبی دہلی ضلع صارف تنازعات ازالہ کمیشن (ڈی سی ڈی آر سی) نے ایک صارف کی شکایت پر فیصلہ سناتے ہوئے کمپنی کو ہدایت دی ہے کہ وہ شکایت کنندہ کو معاوضہ اور مقدمے کے اخراجات کی مد میں 10 ہزار روپے ادا کرے۔ یہ معاملہ مئی 2023 کا ہے، جب دہلی کی رہائشی پریتی اگروال نے باٹا کے ایک اسٹور سے 1499 روپے مالیت کے جوتے خریدے تھے۔ ان کا الزام تھا کہ خریداری کے وقت انہیں کیری بیگ کے لیے اضافی 6 روپے ادا کرنے پڑے، حالانکہ اسٹور میں کہیں بھی یہ اطلاع موجود نہیں تھی کہ کیری بیگ الگ سے قیمت لے کر فراہم کیا جائے گا۔ شکایت کنندہ کے مطابق انہیں اضافی رقم کے بارے میں اس وقت معلوم ہوا جب وہ بلنگ کاؤنٹر پر پہنچ چکی تھیں۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ خریداری مکمل ہونے کے بعد صارف کے پاس زیادہ انتخاب باقی نہیں رہتا، کیونکہ جوتوں کے ڈبے کو ہاتھ میں لے کر جانا عملی طور پر مشکل ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر پہلے سے واضح اطلاع دی جاتی تو وہ خریداری کے بارے میں بہتر فیصلہ کر سکتی تھیں۔ کمیشن نے اپنے فیصلے میں کہا کہ اگرچہ خوردہ فروشوں کو سادہ اور غیر برانڈڈ کیری بیگ کے لیے الگ سے رقم وصول کرنے کی قانونی اجازت حاصل ہے، تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ صارفین کو پہلے سے واضح طور پر مطلع کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے دکان کے اندر نمایاں مقام پر نوٹس آویزاں ہونا چاہیے۔ چیئر پرسن مونیکا اے شریواستو اور رکن کرن کوشا پر مشتمل بنچ نے شکایت کنندہ کی جانب سے پیش کی گئی تصاویر کا جائزہ لینے کے بعد پایا کہ متعلقہ اسٹور میں ایسا کوئی نوٹس موجود نہیں تھا۔ کمیشن نے کہا کہ پیشگی اطلاع نہ ہونے کے باعث صارف کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے کا مناسب موقع نہیں ملا۔ فیصلے میں یہ بھی کہا گیا کہ باٹا مفت کیری بیگ فراہم کرنے کا پابند نہیں تھا، لیکن کمپنی مقررہ اصولوں اور صارفین کو پیشگی آگاہ کرنے سے متعلق ہدایات پر عمل کرنے میں ناکام رہی۔ دوسری جانب باٹا انڈیا نے شکایت کو مسترد کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا تھا کہ پیپر کیری بیگ ایک الگ مصنوعات تھی، جس پر زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت درج تھی۔ کمپنی کا کہنا تھا کہ بیگ صارف کی رضامندی کے بعد فراہم کیا گیا اور اس کی قیمت بل میں واضح طور پر شامل کی گئی تھی۔ مشہور جوتے بنانے والی کمپنی باٹا انڈیا کو ایک خاتون صارف سے کیری بیگ (پیپر بیگ) کے ۶/روپے وصول کرنا بہت مہنگا پڑ گیا ہے، کیونکہ ساؤتھ دہلی ڈسٹرکٹ کنزیومر فورم نے کمپنی کو حکم دیا ہے کہ وہ متاثرہ خاتون کو بطور معاوضہ اور عدالتی اخراجات ۱۰,۰۰۰ روپے ادا کرے۔ انہوں نے مئی ۲۰۲۳ء میں باٹا کے ایک شوروم سے ۱,۴۹۹ روپے کے جوتے خریدے تھے۔ بلنگ کاؤنٹر پر پہنچنے پر کمپنی نے جوتے رکھنے کے لیے پیپر بیگ کے ۶ روپے اضافی چارج کر لیے۔ پریتی اگروال نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ دکان کے اندر کہیں بھی یہ نوٹس نہیں لگا تھا کہ کیری بیگ کے الگ سے پیسے لیے جائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ کوئی بھی گاہک جوتوں کا ڈبہ ہاتھ میں لے کر مال یا بازار میں نہیں گھوم سکتا، اس لیے بیگ فراہم کرنا کمپنی کی ذمہ داری ہے۔

موجودہ تعلیمی نظام نے نوجوانوں کے خوابوں کو محدود کردیا: راہل گاندھی

کوٹا میں راہل گاندھی طلبہ سے براہ راست مکالمہ کررہے ہیں۔ پیپر لیک، نیٹ تنازعہ، امتحانی شفافیت، ذہنی دباؤ اور تعلیمی اصلاحات جیسے اہم موضوعات پر نوجوانوں کی رائے اور مطالبات سامنے آرہے ہیں

کوٹا میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ملک کا موجودہ تعلیمی نظام نوجوانوں کو چند مخصوص پیشوں تک محدود کر دیتا ہے، حالانکہ ہر طالب علم کے اندر الگ صلاحیت اور الگ خواب موجود ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کنیا کماری سے کشمیر تک اپنے سفر کے دوران جب وہ نوجوانوں سے پوچھتے تھے کہ وہ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں تو زیادہ تر جوابات چند روایتی شعبوں، جیسے ڈاکٹر، انجینئر، سرکاری افسر یا اسی نوعیت کے دیگر پیشوں تک محدود ہوتے تھے۔ راہل گاندھی کے مطابق جب وہ نوجوانوں سے انفرادی سطح پر تفصیلی گفتگو کرتے تو ان کے اصل خواب سامنے آتے۔ کوئی لڑکی خلاباز (ایسٹروناٹ) بننا چاہتی تھی، کوئی گلوکارہ بننے کی خواہش رکھتی تھی اور کوئی کسی دوسرے منفرد شعبے میں جانا چاہتا تھا۔ انہوں نے ایک تجربے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مقام پر وزیر اعلیٰ کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ انہوں نے چند طالبات کو ہیلی کاپٹر کی سیر کرائی اور پائلٹ سے درخواست کی کہ وہ انہیں کاک پٹ بھی دکھائیں۔ بعد میں جب انہی طالبات سے دوبارہ پوچھا گیا کہ وہ کیا بننا چاہتی ہیں تو سب نے جواب دیا کہ وہ پائلٹ بننا چاہتی ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اس تجربے سے انہیں احساس ہوا کہ نوجوانوں کے خواب اکثر مواقع کی کمی کے باعث محدود رہ جاتے ہیں۔ اگر انہیں نئے تجربات، بہتر رہنمائی اور مختلف شعبوں سے واقفیت کا موقع دیا جائے تو وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق بڑے خواب دیکھ سکتے ہیں۔ کوٹا مہاریلی سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ وہ یہاں نوجوانوں کے مستقبل اور ان کے مسائل پر بات کرنے آئے ہیں، نہ کہ سیاست کے لیے۔ انہوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ”میں کوٹا آ کر آپ کے سامنے کھڑا ہونے پر خوش اور خود کو اعزاز یافتہ محسوس کر رہا ہوں۔ میں ایک بات بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی سیاسی میٹنگ نہیں ہے۔ یہ میٹنگ آپ کے بارے میں ہے، ان نوجوانوں کے بارے میں ہے جو اپنے مستقبل کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔“ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ اس شام ان کی زبان سے بی جے پی، کانگریس، سیاست یا انتخابات جیسے الفاظ نہیں نکلیں گے، کیونکہ یہ مکالمہ صرف طلبہ کے چیلنجز اور ان کے مستقبل پر مرکوز ہے۔ کوٹا میں منعقدہ ’چھاتروں کی گونج‘ مہاریلی میں لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کا خطاب شروع ہو گیا ہے۔ جلسہ گاہ میں طلبہ کی بڑی تعداد موجود ہے اور نوجوانوں میں غیر معمولی جوش و خروش دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اپنے ابتدائی خطاب میں راہل گاندھی نے کہا کہ ’یہ اجلاس آپ کے لیے ہے، یہ کسی سیاست یا کسی پارٹی کے لیے نہیں ہے بلکہ آپ کے چیلنجز، آپ کے مسائل اور آپ کے مستقبل کے حوالے سے ہے۔‘ انہوں نے طلبہ کو یقین دلایا کہ اس مکالمے کا مقصد ان کے مسائل کو سننا اور انہیں قومی سطح پر اٹھانا ہے۔ راہل گاندھی کی تقریر کے آغاز پر طلبہ نے نعروں اور تالیوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ کوٹا میں راہل گاندھی کے مجوزہ طلبہ مکالمہ پروگرام سے قبل زبردست جوش و خروش دیکھنے کو مل رہا ہے۔ پروگرام میں شرکت کے لیے قائم رجسٹریشن کاؤنٹروں پر صبح سے طلبہ کی طویل قطاریں دیکھی گئیں۔ منتظمین کے مطابق پروگرام میں داخلہ صرف رجسٹریشن کرانے والے طلبہ کو دیا جائے گا اور اس کے لیے طلبہ کی شناخت کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ مختلف کوچنگ اداروں اور طلبہ ہاسٹلز سے بڑی تعداد میں نوجوان رجسٹریشن مراکز پہنچ رہے ہیں۔ کانگریس کا دعویٰ ہے کہ طلبہ کی غیر معمولی دلچسپی اس بات کا ثبوت ہے کہ نوجوان امتحانی نظام، پیپر لیک اور تعلیمی مسائل پر اپنی آواز بلند کرنا چاہتے ہیں۔ کوٹا روانگی سے قبل راہل گاندھی نے ایکس پر جاری بیان میں سی کر کے اُمیش اور دہرادون کی ریا کی موت کا ذکر کیا، جن کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ ری-نیٹ کے دباؤ کا شکار تھے۔ راہل گاندھی نے ان واقعات کو ایک ’ٹوٹے ہوئے اور بدعنوان نظام‘ کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے مرکزی حکومت اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو ہدف تنقید بنایا۔ ان کا کہنا تھا کہ پیپر لیک، امتحانی بے ضابطگیوں اور طلبہ کے مستقبل سے کھیلنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کوٹا سے ”چھاتروں کی گونج“ مہم کا آغاز ہوگا۔ کوٹا میں زیر تعلیم طلبہ نے راہل گاندھی کے پروگرام سے بڑی توقعات وابستہ کی ہیں۔

خان سر کے دو سیکیورٹی گارڈز کو فوری ضمانت نہیں

پٹنہ سول عدالت نے معروف استاد فیصل خان المعروف خان سر کے دو سیکیورٹی گارڈز کو فوری ضمانت دینے سے انکار کر دیا ہے

پٹنہ: پٹنہ سول عدالت نے معروف استاد فیصل خان المعروف خان سر کے دو سیکیورٹی گارڈز کو فوری ضمانت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ معاملہ مسلم پور ہاٹ میں خان گلوبل اسٹڈیز سے متعلق ہنگامہ آرائی، حملے اور فائرنگ کے واقعہ سے جڑا ہوا ہے۔ سماعت کے دوران عدالت نے پولیس کو ہدایت دی کہ وہ تحقیقات سے متعلق تازہ کیس ڈائری اور دیگر ضروری دستاویزات پیش کرے۔ عدالت نے معاملے کی اگلی سماعت 20 جون مقرر کی ہے۔ اسی مقدمے میں فیصل خان سے متعلق سماعت بھی 20 جون کو متوقع ہے۔ انہیں فی الحال اسی تاریخ تک گرفتاری سے عبوری تحفظ حاصل ہے۔ دوسری جانب اطلاعات ہیں کہ روشن آنند کے قریبی ساتھی بھی اس مقدمے میں ضمانت کیلئے عدالت سے رجوع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ادھر ضمانت پر رہائی پانے والے روشن آنند نے الزام عائد کیا ہے کہ ان کے بھائی پرنس یادو کے قتل کی سازش میں فیصل خان اور ایک کولڈ اسٹوریج مالک ملوث ہیں۔ پرنس یادو کی موت نیپال کے شہر بیرات نگر کے ایک ہوٹل میں مشتبہ حالات میں ہوئی تھی، جس کی تحقیقات نیپال پولیس کر رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق پرنس یادو کی آخری رسومات ان کے آبائی ضلع سہرسا میں ادا کی گئیں جہاں بڑی تعداد میں مقامی افراد اور حامیوں نے شرکت کی۔ اہل خانہ مسلسل انصاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ نیپال پولیس نے تحقیقات کے سلسلے میں پرنس یادو کے پانچ ساتھیوں کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ شروع کر دی ہے، جبکہ اطلاعات ہیں کہ پٹنہ پولیس بھی اس معاملے میں نیپالی حکام کے ساتھ رابطے میں ہے۔ معاملے نے سیاسی رنگ بھی اختیار کر لیا ہے۔ قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے پرنس یادو کی موت کی مرکزی تحقیقاتی ادارے سے جانچ کرانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ضروری ہیں۔ پٹنہ سول کورٹ نے فائرنگ کیس میں خان سر (فیصل خان) کے دو سیکیورٹی گارڈز کی باقاعدہ ضمانت کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے اور انہیں فوری ریلیف دینے سے انکار کر دیا ہے۔ عدالت نے اس کیس کی اگلی سماعت 20 جون 2026 مقرر کی ہے اور پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ اپ ڈیٹڈ کیس ڈائری اور ملزمان کا مجرمانہ ریکارڈ پیش کرے۔ گرفتار کیے گئے سیکیورٹی گارڈز کے نام پردیپ کمار اور تالیبر سنگھ ہیں، جو فی الحال عدالتی تحویل (جیل) میں ہیں۔ ان پر پٹنہ کے مصلی پور ہاٹ علاقے میں خان گلوبل اسٹڈیز (KGS) کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کے باہر اقدامِ قتل اور اسلحہ کا غیر قانونی استعمال کرنے کا الزام ہے۔

سلوواکیہ کی یونیورسٹی میں مصنوعی ذہانت پر ”انڈیا چیئر“ قائم کرنے کا اعلان

نئی دہلی: بھارت اور سلوواکیہ کے درمیان اعلیٰ سطحی مذاکرات کے بعد سلوواکیہ کی ایک یونیورسٹی میں مصنوعی ذہانت پر ”انڈیا چیئر“ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جسے دونوں ممالک کے درمیان تعلیمی، سائنسی اور تکنیکی تعاون کو فروغ دینے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس اقدام کا مقصد مصنوعی ذہانت، جدید ٹیکنالوجی، تحقیق اور اختراع کے شعبوں میں مشترکہ تعاون کو وسعت دینا اور طلبہ، محققین اور ماہرین کے درمیان تبادلے کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ حکام کے مطابق ”انڈیا چیئر“ کے قیام سے مصنوعی ذہانت اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے شعبے میں مشترکہ تحقیقی منصوبوں، علمی تبادلوں اور تعلیمی اشتراک کو فروغ ملے گا۔ اس کے ذریعے بھارتی تجربات، مہارت اور تکنیکی ترقی کو بھی نمایاں کیا جائے گا۔ دونوں ممالک نے تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، اختراع اور ڈیجیٹل شعبوں میں تعاون بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ مذاکرات کے دوران مستقبل کی مہارتوں، تحقیق اور اعلیٰ تعلیم کے میدان میں شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ ماہرین کے مطابق مصنوعی ذہانت عالمی معیشت اور ٹیکنالوجی کے مستقبل میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہے، اور اس شعبے میں بین الاقوامی تعلیمی تعاون نئی تحقیق اور اختراعات کیلئے اہم ثابت ہوسکتا ہے۔

راہل گاندھی طلبہ کا مسئلہ اٹھا رہے ہیں، اس لیے ان کے کوٹا دورے سے بوکھلا گئی ہے بی جے پی: اشوک گہلوت

اشوک گہلوت نے کہا کہ ”راہل گاندھی کی مہم سے بی جے پی والے بوکھلا گئے ہیں، کیونکہ راہل گاندھی نے طلبہ کا مسئلہ اٹھایا ہے اور ملک بھر میں 90 پیپر لیک ہو چکے ہیں۔“ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نیٹ پیپر لیک سے متاثرہ لاکھوں طلبہ کے انصاف کی آواز بلند کرنے کے لیے آج کوٹا میں طلبہ سے بات چیت کریں گے۔ کانگریس پارٹی نے ان کے پروگرام کے حوالے سے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ حالانکہ راہل گاندھی کے دورے سے قبل شہر میں جگہ جگہ سے پروگرام کے پوسٹر ہٹائے جانے کا معاملہ بھی سامنے آیا ہے، جس پر ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے بی جے پی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے کہا کہ بی جے پی راہل گاندھی کی مہم سے بوکھلا گئی ہے۔ کوٹا میں پروگرام سے قبل اشوک گہلوت نے کہا کہ یہ اوم برلا کا لوک سبھا حلقہ ہے اور وہ لوک سبھا کے اسپیکر بھی ہیں۔ راہل گاندھی لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر ہیں، انہیں ان کا استقبال کرنا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ انہیں یہاں آ کر کھڑا ہونا چاہیے، لیکن کم از کم انہیں یہ پیغام تو بھیجنا چاہیے کہ آپ میرے شہر آ رہے ہیں۔ اشوک گہلوت نے کہا کہ راہل گاندھی کی مہم سے یہ لوگ بوکھلا گئے ہیں، کیونکہ راہل گاندھی نے طلبہ کا مسئلہ اٹھایا ہے اور ملک بھر میں 90 پیپر لیک ہو چکے ہیں۔ اشوک گہلوت نے کہا کہ راجستھان میں جب کانگریس کی حکومت تھی تو اسمبلی انتخاب جیتنے کے لیے ہماری حکومت کو بدنام کیا گیا۔ حالانکہ جس طرح سے ایک کے بعد ایک پیپر لیک ہوئے، ان کی حقیقت سامنے آ گئی ہے۔ نیٹ پیپر کے علاوہ کئی پیپر لیک ہوئے ہیں۔ نوجوانوں کو سمجھنا ہوگا کہ ان کا مستقبل کیا ہونے والا ہے۔ پیپر لیک ہونے کے بعد جو افسوسناک واقعات پیش آ رہے ہیں، وہ رکنا چاہیے۔ راہل گاندھی کے پروگرام کے حوالے سے سچن پائلٹ نے کہا کہ یہ سچ ہے کہ کئی طلبہ پر پروگرام میں شامل نہ ہونے یا نہ جانے کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے، جو کہ بہت بدقسمتی کی بات ہے۔ راہل گاندھی یہاں آئیں گے اور حکومت چاہے کتنی بھی کوشش کر لے، تمام کوششوں کے باوجود یہ پروگرام بہت کامیاب ہوگا اور بڑی تعداد میں نوجوان اس میں حصہ لیں گے۔

پائیدار اور جامع عالمی ترقی کیلئے ہندستان پُرعزم: مودی

G7 ممالک کے آؤٹ ریچ سیشن سے خطاب، ٹرمپ اور دیگر قائدین سے ملاقات

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پائیدار اور جامع عالمی ترقی کو فروغ دینے کیلئے ہندوستان کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا کو عطیہ دہندہ اور وصول کنندہ کے تعلقات سے آگے بڑھ کر یکجہتی اور مساوات پر مبنی شراکت داریوں کی جانب پیش قدمی کرنی چاہیے۔ مودی نے منگل کو فرانس کے شہر ایوین میں 52ویں G7 سمٹ میں ’نئی شراکت داریاں قائم کرنا اور بین الاقوامی یکجہتی کی از سر نو تعمیر‘ کے موضوع پر منعقدہ آؤٹ ریچ سیشن میں حصہ لیا۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان نے بتایا وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان نے ہمیشہ ’انسانیت پہلے‘ کے نقطہ نظر کی پیروی کی ہے جس کی عکاسی ہندوستان کی زیر قیادت اقدامات جیسے کہ بین الاقوامی سولر الائنس، کولیشن فار ڈیزاسٹر ریسیلینٹ انفراسٹرکچر، گلوبل بائیو فیولز الائنس، مشن لائف، اور اے پیڑ ماں سے ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی شراکت داری کے لیے ہندوستان کا نقطہ نظر ’واسودھائیو کٹمبکم‘ کے ابدی فلسفے پر مبنی ہے یعنی پوری دنیا ایک خاندان ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان پائیدار شمولیتی عالمی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے مضبوطی سے پابند عہد ہے۔ قبل ازیں مودی نے آؤٹ ریچ سیشن کے آغاز سے قبل امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سمیت کئی رکن ممالک کے قائدین سے مختصر ملاقاتیں کیں۔ اجلاس کے مقام پر پہنچنے پر میزبان ملک فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے وزیر اعظم مودی کا پرتپاک استقبال کیا۔ مودی نے ٹرمپ سے بھی ملاقات کی اور دونوں کے درمیان کچھ دیر گفتگو ہوئی۔ دونوں کی یہ ملاقات تقریباً 16 ماہ بعد ہوئی ہے۔ اس سے قبل دونوں لیڈران گزشتہ سال امریکہ میں ملے تھے۔ صدر میکرون نے ایویان میں جی-7 سربراہ اجلاس میں وزیر اعظم نریندر مودی کا استقبال کیا۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہند-فرانس شراکت داری عالمی چیلنجوں سے نمٹنے اور ایک زیادہ خوشحال، پائیدار اور جامع مستقبل کی تعمیر کے لیے مشترکہ طور پر کام کر رہی ہے۔

بھارتی کمپنی کینز کی جاپان کی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ میں شمولیت

مقامی شراکت داروں کے ساتھ نئی پیش رفت

نئی دہلی: بھارت کی الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کمپنی کینز ٹیکنالوجی نے مقامی شراکت داروں کے تعاون سے جاپان کی سیمی کنڈکٹر چپ اسمبلی مارکیٹ میں قدم رکھ دیا ہے، جسے بھارت کی بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کی ایک اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کمپنی جاپان میں سیمی کنڈکٹر اسمبلی اور پیکیجنگ کے شعبے میں سرگرمیاں شروع کرے گی۔ اس اقدام کا مقصد جاپانی صنعت کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ عالمی چپ سپلائی چین میں اپنی موجودگی کو مضبوط بنانا ہے۔ کینز ٹیکنالوجی نے اس منصوبے کے لیے جاپانی شراکت داروں کے ساتھ تعاون کا راستہ اختیار کیا ہے، جس سے جدید ٹیکنالوجی، مہارت اور صنعتی تجربے کے تبادلے کے مواقع پیدا ہوں گے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ یہ شراکت داری عالمی سیمی کنڈکٹر صنعت میں اس کے توسیعی منصوبوں کا حصہ ہے۔ ماہرین کے مطابق حالیہ برسوں میں سیمی کنڈکٹرز کی عالمی اہمیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جبکہ مختلف ممالک سپلائی چین کو متنوع اور زیادہ محفوظ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں بھارتی کمپنیوں کی بین الاقوامی منڈیوں میں موجودگی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بھارت اور جاپان کے درمیان ٹیکنالوجی اور سیمی کنڈکٹر شعبوں میں تعاون تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔ دونوں ممالک جدید مینوفیکچرنگ، تحقیق اور سپلائی چین کے استحکام کو مشترکہ ترجیحات میں شامل کر چکے ہیں۔ مبصرین کے مطابق کینز کا جاپانی مارکیٹ میں داخلہ اس بات کا مظہر ہے کہ بھارتی کمپنیاں اب نہ صرف مقامی بلکہ عالمی سطح پر بھی اعلیٰ ٹیکنالوجی کی صنعتوں میں اپنا کردار مضبوط کر رہی ہیں، جس سے بھارت کے سیمی کنڈکٹر اور الیکٹرانکس شعبے کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔

پیرس ایئر شو میں بھارتی دفاعی صلاحیت کا مظاہرہ

کلیانی گروپ نے نئی توپوں کی سیریز متعارف کرادی

پیرس رنئی دہلی: بھارت کی دفاعی صنعت نے پیرس ایئر شو میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے کلیانی گروپ کی دفاعی شاخ بھارت فورج آرم کے ذریعے جدید توپخانے کے نظاموں کی نئی سیریز پیش کی ہے۔ کمپنی کی جانب سے متعارف کرائے گئے نئے آرٹلری سسٹمز میں مختلف فاصلے تک مار کرنے والی جدید توپیں شامل ہیں، جنہیں جدید جنگی تقاضوں اور تیزی سے بدلتے ہوئے میدانِ جنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ بھارت فورج کے حکام کے مطابق نئی سیریز کا مقصد نہ صرف بھارتی مسلح افواج کی ضروریات پوری کرنا ہے بلکہ عالمی دفاعی منڈی میں بھارتی ساختہ ہتھیاروں کی موجودگی کو بھی مزید مضبوط بنانا ہے۔ کمپنی نے گزشتہ چند برسوں میں دفاعی پیداوار اور برآمدات کے شعبے میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ پیرس ایئر شو میں پیش کیے گئے نظاموں میں جدید فائر کنٹرول ٹیکنالوجی، بہتر نقل و حرکت، زیادہ درستگی اور مختلف جنگی ماحول میں مؤثر کارکردگی جیسی خصوصیات شامل ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ ان نظاموں کو برآمدی منڈیوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت دفاعی شعبے میں خود انحصاری کے ہدف کے تحت مقامی سطح پر جدید ہتھیاروں اور فوجی ساز و سامان کی تیاری پر تیزی سے توجہ دے رہا ہے۔ اس حکمت عملی کے نتیجے میں بھارتی دفاعی برآمدات میں بھی مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پیرس ایئر شو جیسے عالمی پلیٹ فارمز پر بھارتی کمپنیوں کی بڑھتی ہوئی موجودگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بھارت عالمی دفاعی صنعت میں ایک اہم کردار ادا کرنے کی سمت پیش رفت کر رہا ہے اور مقامی طور پر تیار کردہ دفاعی نظاموں کو بین الاقوامی سطح پر پذیرائی مل رہی ہے۔

بھارت کے چاول اور گندم کے ذخائر ریکارڈ سطح پر پہنچ گئے

نئی دہلی: بھارت میں چاول اور گندم کے سرکاری ذخائر میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جس کے بعد چاول کے ذخائر تاریخ کی بلند ترین سطح پر جبکہ گندم کے ذخائر تقریباً پانچ سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک کے غذائی ذخائر میں یہ اضافہ بہتر پیداوار، حکومتی خریداری اور مضبوط ذخیرہ اندوزی کے نظام کا نتیجہ ہے۔ ماہرین کے مطابق موجودہ ذخائر نہ صرف ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی ہیں بلکہ غذائی تحفظ کے نقطۂ نظر سے بھی اہم سمجھے جا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چاول کے ذخائر نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے، جبکہ گندم کے ذخائر بھی گزشتہ کئی برسوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ اس پیش رفت سے حکومت کو قیمتوں کے استحکام اور عوامی تقسیم کے پروگراموں کو مؤثر انداز میں چلانے میں مدد مل سکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ وافر ذخائر بھارت کو عالمی منڈی میں بھی بہتر پوزیشن فراہم کرتے ہیں، خصوصاً ایسے وقت میں جب کئی ممالک خوراک کے تحفظ اور سپلائی چین سے متعلق خدشات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق غذائی اجناس کے بڑے ذخائر قدرتی آفات، موسمیاتی تبدیلیوں یا عالمی منڈی میں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کی صورت میں ایک حفاظتی بفر کا کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم ذخیرہ اندوزی، نقل و حمل اور انتظامی اخراجات بھی پالیسی سازوں کے لیے اہم چیلنجز رہتے ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ چاول اور گندم کے ریکارڈ ذخائر بھارت کی زرعی پیداوار اور غذائی تحفظ کے نظام کی مضبوطی کی عکاسی کرتے ہیں، جبکہ مستقبل میں ان ذخائر کے مؤثر استعمال اور انتظام پر بھی توجہ دینا ضروری ہوگا۔

روس نے بھارت کو سائبیریا کے بڑے نایاب معدنی ذخیرے تک رسائی کی پیشکش کی

ماسکو رنئی دہلی: روس نے بھارت کو سائبیریا میں واقع ٹومتور نایاب معدنیات کے ذخیرے تک رسائی کی پیشکش کی ہے، جو دنیا کے سب سے بڑے غیر ترقی یافتہ ریئر ارتھ ذخائر میں شمار ہوتا ہے۔ یہ پیشکش ایسے وقت سامنے آئی ہے جب بھارت اہم معدنیات کی فراہمی کو متنوع بنانے اور چین پر انحصار کم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ رپورٹس کے مطابق بھارت کی سرکاری کان کنی کمپنی آئی آر ای ایل روسی توانائی کمپنی روس نیفٹ کے ساتھ خفیہ مذاکرات کر رہی ہے تاکہ ٹومتور ذخیرے سے نایاب معدنیات کے نمونے حاصل کیے جا سکیں۔ ان نمونوں کی ابتدائی پراسیسنگ روس میں ہوگی، جس کے بعد انہیں تجزیے کے لیے بھارت بھیجا جائے گا تاکہ ان کی معدنی ساخت کا جائزہ لیا جا سکے۔ ٹومتور ذخیرہ روس کے جمہوریہ ساخا (یاقوتیا) کے علاقے میں واقع ہے اور اسے دنیا کے اہم ترین غیر ترقی یافتہ ریئر ارتھ منصوبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ روس نیفٹ نے گزشتہ سال اس منصوبے کا کنٹرول حاصل کیا تھا، جس کے بعد ماسکو نے اپنی نایاب معدنیات کی صنعت کو وسعت دینے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ ریئر ارتھ عناصر برقی گاڑیوں، قابل تجدید توانائی، جدید الیکٹرانکس اور دفاعی نظاموں میں استعمال ہونے والے مستقل مقناطیسوں کی تیاری کے لیے انتہائی اہم سمجھے جاتے ہیں۔ اگرچہ بھارت کے پاس دنیا کے تیسرے بڑے ریئر ارتھ ذخائر موجود ہیں، تاہم ملک میں ابھی تک بڑے پیمانے پر ریئر ارتھ میگنیٹس کی مقامی پیداوار نہیں ہو رہی۔ ماہرین کے مطابق روس کے ساتھ یہ ممکنہ تعاون بھارت کی اس وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے جس کے تحت نئی دہلی چین کے غلبے والے عالمی ریئر ارتھ سپلائی چین کے متبادل ذرائع تلاش کر رہا ہے۔ حالیہ مہینوں میں بھارت نے روس سمیت متعدد ممالک کے ساتھ اہم معدنیات کے شعبے میں تعاون بڑھانے کے اقدامات کیے ہیں۔

جاپانی کمپنی کیکومان بھارت میں اپنا پہلا پیداواری پلانٹ قائم کرے گی

نئی دہلی: جاپان کی معروف فوڈ کمپنی کیکومان نے بھارت میں اپنا پہلا پیداواری پلانٹ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، کیونکہ عالمی مصالحہ جات اور چٹنی بنانے والی کمپنیاں تیزی سے بڑھتی ہوئی بھارتی مارکیٹ میں اپنی موجودگی مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق کمپنی بھارت میں سویا ساس اور دیگر مصالحہ جات کی مقامی پیداوار شروع کرنے پر غور کر رہی ہے تاکہ بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کیا جا سکے اور درآمدی اخراجات میں کمی لائی جا سکے۔ کیکومان کا کہنا ہے کہ بھارت میں متوسط طبقے کے پھیلاؤ، شہری آبادی میں اضافے اور بین الاقوامی کھانوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت نے فوڈ سیزننگ اور کنڈیمینٹس کی مارکیٹ کو تیزی سے وسعت دی ہے۔ اسی وجہ سے کمپنی مقامی سطح پر پیداوار کو اپنے طویل مدتی منصوبے کا اہم حصہ سمجھتی ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت دنیا کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی صارف مارکیٹوں میں شامل ہے، جہاں بین الاقوامی فوڈ برانڈز سرمایہ کاری بڑھا رہے ہیں۔ مقامی پیداوار سے کمپنیوں کو سپلائی چین مضبوط بنانے، مصنوعات کو مقامی ذوق کے مطابق ڈھالنے اور مسابقتی قیمتیں برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کیکومان کے علاوہ دیگر عالمی فوڈ اور کنڈیمینٹ کمپنیاں بھی بھارت میں اپنی سرگرمیاں بڑھا رہی ہیں۔

ہر ایک حلقۂ اسمبلی میں کھولے جائیں گے ’تلنگانہ پبلک اسکول‘: وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی

تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے کہا کہ ”تلنگانہ کا مستقبل کلاس رومز میں پوشیدہ ہے۔ تلنگانہ کا مستقبل شیشے سے سجائے گئے محلوں یا رنگین دیواروں میں نہیں ہے۔“

تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے بدھ کو رنگا ریڈی ضلع کے ارتلا میں جدید ترین سہولیات سے لیس ریاستی حکومت کے زیر اہتمام چلنے والے ’تلنگانہ پبلک اسکول‘ (ٹی پی ایس) کا افتتاح کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے اعلان کیا کہ معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے ہر اسمبلی حلقے میں ایک ٹی پی ایس قائم کیا جائے گا۔ یہ اسکول طلبہ کو کھیلوں کی تربیت بھی دیں گے تاکہ مستقبل میں ہندوستان کے باصلاحیت کھلاڑی تیار ہو سکیں۔ اس موقع پر ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ریونت ریڈی نے کہا کہ تلنگانہ کا مستقبل کلاس رومز میں پوشیدہ ہے۔ تلنگانہ کا مستقبل شیشے سے سجائے گئے محلوں یا رنگین دیواروں میں نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے 15 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے گئے ارتلائی پی ایس کو تلنگانہ کے تمام سرکاری اسکولوں کے طلبہ کے نام منسوب کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسی جذبے کو ریاست کے سرکاری اسکولوں میں زیر تعلیم 27 لاکھ طلبہ کے فائدے کے لیے آگے بڑھایا جائے گا۔ ریونت ریڈی نے اسکول کے احاطے کا دورہ کر کے ڈیجیٹل کلاس رومز، لائبریری، لیبارٹریوں، جدید باورچی خانے اور ڈائننگ ہال کا معائنہ کیا اور طلبہ کے ساتھ ناشتہ بھی کیا اور طلبہ کے ساتھ فٹ بال بھی کھیلا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہم ایجوکیشن کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر سرکاری اسکولوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ ارتلا تلنگانہ پبلک اسکول میں 1814 طلبہ پہلے ہی داخلہ لے چکے ہیں۔ یہ فخر کی بات ہے کہ وہ داخلے کے لیے سخت مقابلے سے گزرے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے کارپوریٹ تعلیمی اداروں کا مقابلہ کرنے پر ارتلائی پی ایس کے اساتذہ کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ باصلاحیت طلبہ کو آگے لانے کے مقصد سے حکومت نے سرکاری اسکولوں کو مضبوط بنانے کے لیے بھی اقدامات کیے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ تلنگانہ پبلک اسکولوں کا قیام نظر انداز کیے گئے تعلیمی نظام کو دوبارہ فعال کرنے کی ایک نیک کوشش ہے۔ وزارت تعلیم کا قلمدان بھی سنبھالنے والے ریونت ریڈی نے بتایا کہ حکومت تعلیم پر ہر سال 27000 کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کے مطابق سابق وزیر اعظم پی وی نرسمہا راؤ اور دیگر عہدیداروں سمیت کئی عظیم رہنماؤں نے سرکاری اسکولوں میں تعلیم حاصل کی ہے۔ ریونت ریڈی نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے خود بھی سرکاری اسکول میں پڑھائی کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مشورہ دیا کہ طلبہ تعلیم میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں تاکہ والدین عزت نفس کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ ہر طالب علم کو اپنی پڑھائی میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، تاکہ وہ آئی اے ایس، آئی پی ایس افسر اور مستقبل کے سیاسی رہنما بن سکیں۔ اپنے سیاسی حریفوں کو وارننگ دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے کہا کہ اگر انہوں نے ریاستی حکومت کے خلاف جھوٹے الزامات لگانا بند نہ کیے، تو وہ آئندہ اسمبلی انتخاب میں اپوزیشن کا درجہ بھی کھو دیں گے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

لاموشی کی برطرفی کے بعد
ہروے رینارڈ تیونس کے نئے کوچ مقرر

ہروے رینارڈ بین الاقوامی فٹبال میں وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔انہوں نے زامبیا اور آئیوری کوسٹ کو

بالترتیب 2012 اور 2015 میں افریقہ کپ آف نیشنز کے ٹائٹل جتوائے۔فیفا ورلڈ کپ 2026 میں مایوس کن آغاز کے بعد صابری لاموشی کی برطرفی کے بعد تیونس فٹبال فیڈریشن نے ہروے رینارڈ کو ورلڈ کپ کے اختتام تک قومی ٹیم کا نیا ہیڈ کوچ مقرر کر دیا ہے۔تیونس فٹبال فیڈریشن کے مطابق 57 سالہ فرانسیسی کوچ منگل کی شام سے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں گے، جبکہ ورلڈ کپ کے بعد طویل مدتی معاہدے پر بھی بات چیت کی جائے گی۔تیونس کو گروپ ایف میں 21 جون کو جاپان اور 26 جون کو نیدرلینڈز کا سامنا کرنا ہے۔ٹیم اپنے پہلے میچ میں سویڈن کے ہاتھوں 1-5 کی شکست کے بعد واپسی کی کوشش کرے گی۔ ورلڈ کپ سے قبل ایک دوستانہ میچ میں بھی تیونس کو بیلجیم کے خلاف 5-0 سے شکست ہوئی تھی۔ ہروے رینارڈ بین الاقوامی فٹبال میں وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے زامبیا اور آئیوری کوسٹ کو بالترتیب 2012 اور 2015 میں افریقہ کپ آف نیشنز کے ٹائٹل جتوائے، جبکہ مراکش اور سعودی عرب کی کوچنگ بھی کر چکے ہیں۔قطر میں ہونے والے ورلڈ کپ 2022 میں رینارڈ کی قیادت میں سعودی عرب نے دفاعی چیمپئن ارجنٹینا کو 1-2 سے شکست دے کر ٹورنامنٹ کا بڑا اپ سیٹ کیا تھا۔رینارڈ حال ہی میں فرانس کی خواتین کی قومی ٹیم کے کوچ تھے اور انہوں نے ٹیم کو یوئیفا ویمنز نیشنز لیگ 2024 کے فائنل تک پہنچایا۔کلب فٹبال میں بھی وہ لیل اور سوچو سمیت کئی معروف ٹیموں کی کوچنگ کر چکے ہیں۔

میسی نے 'فیفا عالمی کپ' کی تاریخ میں لگائی اپنی پہلی ہیٹ ٹرک

ارجنٹائنا کے مایہ ناز کھلاڑی میسی نے فیفا عالمی کپ ۲۰۲۶ر کے اپنے پہلے ہی مقابلے میں تاریخ رقم کر دی ہے،انھوں نے عالمی کپ کی تاریخ میں اپنی پہلی ہیٹ ٹرک لگا دی ہے

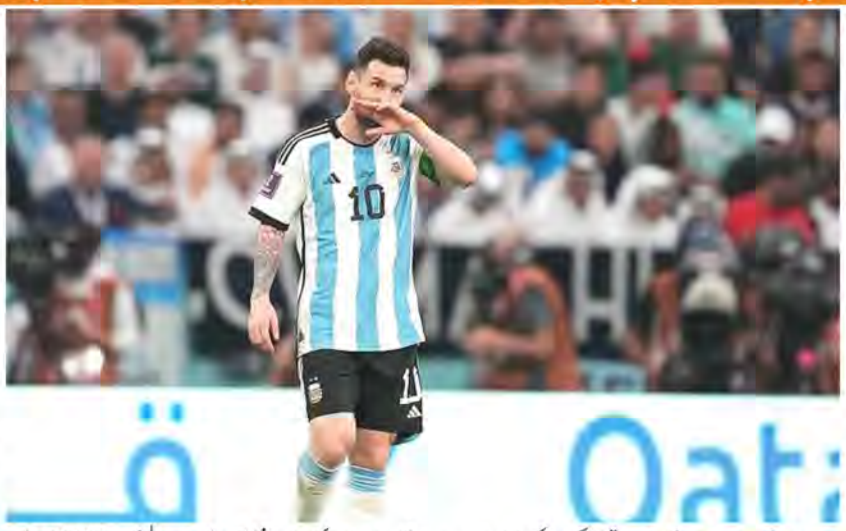

'فیفا عالمی کپ 2026' ٹورنامنٹ اپنے ابتدائی مرحلہ میں ہی فٹبال شائقین کو دلچسپ لمحے فراہم کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ چند روز میں ہی کچھ بڑے الٹ پھیر بھی دیکھنے کو مل گئے ہیں اور میدان پر کچھ ٹیموں نے اپنے حریفوں کو سخت ٹکر دے کر ظاہر کر دیا ہے کہ آنے والے میچ دلچسپی سے خالی نہیں رہیں گے۔اس درمیان ارجنٹائنا کے مایہ ناز کھلاڑی میسی نے فیفا عالمی کپ 2026 کے اپنے پہلے ہی مقابلے میں تاریخ رقم کر دی ہے۔ انھوں نے عالمی کپ کی تاریخ میں اپنی پہلی ہیٹ ٹرک لگا دی ہے۔میسی نے یہ کامیابی الجیریا کے خلاف مقابلے میں حاصل کی۔ اس ہیٹ ٹرک کے ساتھ ہی میسی نے عالمی ریکارڈ کی بھی برابری کر لی ہے۔قابل ذکر ہے کہ لیونل میسی آج اپنا 200واں میچ کھیل رہے تھے، جسے انھوں نے یادگار بنا دیا۔الجیریا کے خلاف پہلے میچ میں میسی نے اپنے ہیٹ ٹرک لگانے کی ابتدا میچ کے سترہویں منٹ سے کی۔ یہ وہ وقت تھا جب انھوں نے اپنا پہلا گول داغا۔ پہلا ہاف میسی کے اس گول کے ساتھ ہی ختم ہوا۔دوسرا ہاف جب شروع ہوا تو ارجنٹائنا کی 0-1 کی سبقت کو 0-2 میں تبدیل ہونے میں میسی نے زیادہ وقت نہیں لگایا۔ انھوں نے 60ویں منٹ میں اپنا دوسرا گول کیا۔اس کے بعد تیسرا گول میسی نے اس انداز میں داغا کہ لگا جیسے بیچ میں کوئی جادو ہو گیا ہو۔میسی نے الجیریا کے ڈیفنس کو پوری طرح سے ناکارہ بنا کر یہ گول کیا اور اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کر لی۔فیفا عالمی کپ میں یہ میسی کی پہلی ہیٹ ٹرک ہے۔اس کے علاوہ یہ ان کے بین الاقوامی کیریئر کی 11ویں ہیٹ ٹرک رہی۔اس ہیٹ ٹرک کے ساتھ انھوں نے فیفا عالمی کپ میں سب سے زیادہ 16 گول داغنے کے جرمنی کے میرا سلوف کلوز کے ریکارڈ کی بھی برابری کر لی ہے۔یعنی فیفا عالمی کپ میں اب میسی کے بھی 16 گول ہو چکے ہیں۔ابھی تو میسی نے فیفا عالمی کپ 2026 میں اپنا پہلا ہی میچ کھیلا ہے، آگے نہ صرف کلوز کا ریکارڈ ٹوٹے گا بلکہ ایک نیا ریکارڈ بھی بنتا ہوا نظر آئے گا۔فیفا عالمی کپ 2026 میں میسی نے تاریخ رقم کرنے کا آغاز تو میدان میں اترتے کے ساتھ ہی کر دیا تھا۔ایسا اس لیے کیونکہ میدان پر اترتے ہی وہ سب سے زیادہ 6 فیفا عالمی کپ کھیلنے والے دنیا کے پہلے فٹبال بن گئے۔اب میسی کے شائقین امید لگا رہے ہیں کہ وہ اس ٹورنامنٹ کو اپنے لیے مزید یادگار بنانے کے لیے آئندہ میچوں میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے اور گولز کی جھری لگا دیں گے۔ارجنٹائن کے مایہ ناز فٹبالر لیونل میسی نے فیفا ورلڈ کپ 2026 میں الجزائر کے خلاف 3-0 سے فتح حاصل کر کے ورلڈ کپ کی تاریخ میں اپنی پہلی ہیٹ ٹرک اسکور کی ہے۔اس یادگار مقابلے میں انہوں نے کئی اہم سنگ میل عبور کیے اور فٹبال کی دنیا میں نئے ریکارڈز اپنے نام کیے۔میسی نے اپنے شاندار کیریئر کے چھٹے ورلڈ کپ کا آغاز کرتے ہوئے فیفا ورلڈ کپ کی تاریخ میں اپنی پہلی ہیٹ ٹرک اسکور کی۔دفاعی چیمپئن ارجنٹینا نے ٹورنامنٹ کے اپنے پہلے میچ میں الجزائر کو 3-0 سے شکست دی، جہاں تینوں گول میسی نے کیے۔اس ہیٹ ٹرک کے ساتھ میسی کے ورلڈ کپ کی تاریخ میں کل 16 گول ہو گئے ہیں، جس سے انہوں نے جرمنی کے میروسلاو کلوزے کے سب سے زیادہ ورلڈ کپ گولز کا عالمی ریکارڈ برابر کر دیا ہے۔میسی 38 سال اور 357 دن کی عمر میں ورلڈ کپ میں ہیٹ ٹرک کرنے والے تاریخ کے سب سے عمر رسیدہ کھلاڑی بن گئے ہیں۔الجزائر کے خلاف یہ مقابلہ میسی کے کیریئر کا 200واں بین الاقوامی میچ تھا، جس میں انہوں نے یادگار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔لیونل میسی دنیا کے پہلے فٹبالر بن گئے ہیں جنہوں نے چھ مختلف فیفا ورلڈ کپ ٹورنامنٹس میں حصہ لیا ہے۔جی ہاں، آپ نے بالکل درست کہا! ارجنٹائن کے عظیم فٹ بالر لیونل میسی نے فیفا ورلڈ کپ 2026 میں الجزائر کے خلاف میچ میں شاندار ہیٹ ٹرک کر کے ایک نیا تاریخی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

صرف ۲۶ ر اننگز میں ایک ہزار رنز،اس فہرست میں چوتھے نمبر پر پہنچے ایشان کشن

ایشان کشن نے صرف ۷۱ رگیندوں میں اپنی سنچری مکمل کی،افغانستان کے خلاف سب سے تیز ایک روزہ سنچری بنانے والے تیسرے کھلاڑی بن گئے ہیں

ایشان کشن نے صرف 71 گیندوں میں اپنی سنچری مکمل کی۔ اس کے ساتھ وہ افغانستان کے خلاف سب سے تیز ایک روزہ سنچری بنانے والے تیسرے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ اس فہرست میں ایون مورگن پہلے نمبر پر ہیں، جنہوں نے 2019 میں 57 گیندوں پر سنچری بنائی تھی۔لکھنؤ: بھارت کے 27 سالہ بلے باز ایشان کشن نے بدھ کے روز افغانستان کے خلاف شاندار سنچری اسکور کی۔ اس کارکردگی کے ساتھ وہ سب سے کم اننگز میں ایک ہزار ایک روزہ رنز مکمل کرنے والے بھارتی کھلاڑیوں کی فہرست میں چوتھے مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ایشان کشن نے یہ کارنامہ صرف 26 اننگز میں انجام دیا۔اس فہرست میں شبمن گل 19 اننگز کے ساتھ سرفہرست ہیں۔ وراٹ کوہلی اور شکھر دھون نے 24،24 اننگز میں ایک ہزار رنز مکمل کیے تھے، جبکہ نوجوت سنگھ سدھو اور شریس ایئر نے 25،25 اننگز میں یہ سنگ میل عبور کیا تھا۔ایشان کشن گیندوں کے اعتبار سے سب سے تیزی سے ایک ہزار ایک روزہ رنز مکمل کرنے والے چھٹے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ انہوں نے یہ کارنامہ 966 گیندوں میں انجام دیا۔اس فہرست میں ہاردک پانڈیا 857 گیندوں کے ساتھ پہلے نمبر پر ہیں۔ ان کے بعد کیدار جادھو 936، کپل دیو 954، شبمن گل 954 اور مہندر سنگھ دھونی 955 گیندوں میں ایک ہزار رنز مکمل کر چکے ہیں۔ایشان کشن نے صرف 71 گیندوں میں اپنی سنچری مکمل کی۔اس کے ساتھ وہ افغانستان کے خلاف سب سے تیز ایک روزہ سنچری بنانے والے تیسرے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ اس فہرست میں ایون مورگن پہلے نمبر پر ہیں، جنہوں نے 2019 میں 57 گیندوں پر سنچری بنائی تھی۔ روہت شرما نے 2023 میں 63 گیندوں پر یہ کارنامہ انجام دیا تھا۔گلین میکسویل نے 2023 میں 76 گیندوں جبکہ شبمن گل نے 2026 میں 77 گیندوں پر سنچری مکمل کی تھی۔لکھنؤ کے بھارت رتن شری اٹل بہاری واجپائی ایکانا کرکٹ اسٹیڈیم میں جاری اس میچ میں ایشان کشن نے 79 گیندوں پر 125 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جس میں 7 چھکے اور 14 چوکے شامل تھے۔اس دوران انہوں نے کپتان شبمن گل کے ساتھ تیسرے وکٹ کے لیے 140 گیندوں پر 224 رنز کی زبردست شراکت قائم کی، جس کی بدولت بھارتی ٹیم ایک بڑے اسکور تک پہنچنے میں کامیاب رہی۔افغانستان کے خلاف واحد ٹیسٹ میچ میں ایک اننگز اور 300 رنز کے بھاری فرق سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد بھارت نے تین میچوں پر مشتمل ایک روزہ سیریز کا پہلا مقابلہ بھی 7 وکٹوں سے جیت لیا تھا۔ ایسے میں بھارتی ٹیم اس میچ میں کامیابی حاصل کر کے سیریز پر فیصلہ کن قبضہ جمانے کی کوشش کرے گی۔

ون ڈے فارمیٹ میں آٹھویں بار ۴۰۰ ر رنز
ٹیم انڈیا مشترکہ طور پر بن گئی نمبر ون

بھارت ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ بار 400 یا اس سے زائد رنز بنانے والی ٹیموں کی فہرست میں مشترکہ طور پر پہلے نمبر پر پہنچ گیا ہے۔ٹیم انڈیا نے بدھ کے روز بھارت رتن شری اٹل بہاری واجپائی ایکانا کرکٹ اسٹیڈیم،لکھنؤ میں افغانستان کے خلاف 402 رنز کا مجموعہ اسکور کیا۔اس کے ساتھ ہی بھارت نے جنوبی افریقہ کے ریکارڈ کی برابری کر لی،جس نے بھی ون ڈے کرکٹ میں اب تک 8 مرتبہ 400 رنز کا ہندسہ عبور کیا ہے۔انگلینڈ 7 بار جبکہ آسٹریلیا 3 بار یہ کارنامہ انجام دے چکا ہے۔مردوں کی ون ڈے کرکٹ میں سب سے بڑے تین اسکور انگلینڈ کے نام ہیں۔انگلینڈ نے 17 جون 2022 کو نیدرلینڈز کے خلاف 4 وکٹوں کے نقصان پر 498 رنز بنائے تھے۔اس کے علاوہ 19 جون 2018 کو آسٹریلیا کے خلاف 481/6 اور 30 اگست 2016 کو پاکستان کے خلاف 444/3 کا شاندار اسکور کھڑا کیا تھا۔لکھنؤ میں بھارت نے 36.3 اوورز میں 320/3 کا مضبوط اسکور بنا لیا تھا، لیکن اس کے باوجود پوری ٹیم 49.5 اوورز میں 402 رنز پر آل آؤٹ ہو گئی۔ یہ ون ڈے تاریخ کا پہلا موقع ہے جب 400 سے زائد رنز بنانے والی کوئی ٹیم مکمل طور پر آل آؤٹ ہوئی ہو۔افغانستان کے خلاف ون ڈے کرکٹ میں یہ کسی بھی ٹیم کا دوسرا بڑا اسکور ہے۔ اس سے قبل آسٹریلیا نے 2017 میں پرتھ میں افغانستان کے خلاف 417/6 رنز بنائے تھے۔انگلینڈ نے 2019 میں 397/6 جبکہ سری لنکا نے 2024 میں 381/3 کا اسکور کیا تھا۔ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرنے والی بھارتی ٹیم کا آغاز اچھا نہیں رہا اور یشسوی جیسوال صرف 4 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔اس کے بعد کپتان شبمن گل اور روہت شرما نے دوسرے وکٹ کے لیے 87 رنز کی شراکت قائم کی۔روہت شرما 39 گیندوں پر 48 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔بعد ازاں شبمن گل اور ایشان کشن نے تیسرے وکٹ کے لیے 140 گیندوں پر 224 رنز کی شاندار شراکت قائم کی۔ایشان کشن نے 79 گیندوں پر 125 رنز بنائے، جس میں 7 چھکے اور 14 چوکے شامل تھے، جبکہ شبمن گل نے 110 گیندوں پر 154 رنز کی دلکش اننگز کھیلی، جس میں 22 چوکے اور 2 چھکے شامل تھے۔افغانستان کی جانب سے نگلیا خروٹی نے سب سے زیادہ 4 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ راشد خان نے 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔اے ایم غضنفر اور محمد سلیم نے ایک، ایک وکٹ اپنے نام کی۔

سنچیتا اگالے کی موت کے بعد بڑا انکشاف
دوست نے بتائی حیران کرنے والی بات، جان کر رہ جائیں گے حیران

وکی کوشل کی فلم 'چھاوا' میں تارا بائی کا کردار نبھانے والی اداکارہ سنچیتا اگالے کی دوست نے اب حیران کرنے والا انکشاف کیا ہے۔ آیئے جانتے ہیں کہ اداکارہ کی دوست کا کیا کہنا ہے۔وکی کوشل کی فلم 'چھاوا' میں تارا بائی کا کردار نبھانے والی اداکارہ سنچیتا اگالے اب اس دنیا میں نہیں رہی ہیں۔ سنچیتا اگالے نے 14 جون کی شام کو خودکشی کر لی تھی۔ سنچیتا اگالے کی موت کے بعد سے ہی کئی طرح کے سوال اٹھ رہے ہیں۔ حالانکہ پولیس اس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ اس درمیان اب سنچیتا اگالے کی دوست نے بڑا انکشاف کیا ہے؟ دراصل، سنچیتا اگالے کی دوست گیتا نجلی نے حیران کرنے والی باتیں سامنے رکھی ہیں۔انہوں نے بتایا کہ سنچیتا کئی ماہ سے بار بار اپنی زندگی ختم کرنے کی بات کر رہی تھی۔ ٹیلی انڈیا ٹاک سے بات چیت کرتے ہوئے گیتا نجلی نے کہا کہ اگر کوئی انسان بار بار کہے کہ وہ مرنا چاہتا ہے، تو یہ اچانک نہیں ہوتا اور گزشتہ 6 ماہ سے وہ یہی کہہ رہی تھی کہ وہ جینا نہیں چاہتی ہے۔گیتا نجلی کے مطابق، سنچیتا اگالے اس سال کی شروعات سے ہی ڈپریشن سے گزر رہی تھیں۔انہوں نے کہا کہ وہ ڈپریسڈ تھی اور یہ سب شاید جنوری سے شروع ہوا تھا۔ کبھی کبھی وہ مسلسل 5 دن تک بغیر سوئے ہوئے بھی رہتی تھی۔ گیتا نجلی کا کہنا ہے کہ سنچیتا کسی گہرے ذہنی کشیدگی (ٹراما) سے جدوجہد کر رہی تھی۔انہوں نے بتایا کہ سنچیتا کو لیڈ رول ملنے کے باوجود بھی ان کا کام میں دل نہیں لگ رہا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ گجرات میں شوٹنگ سے لوٹنے کے بعد سنچیتا نے ان سے کہا تھا کہ میرا دل اس میں نہیں لگ رہا ہے اور جب گیتا نجلی نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تو سنچیتا نے جواب دیا کہ مجھے کسی چیز میں اچھا نہیں لگتا اور یہ کیسی زندگی ہے؟ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔اس کے علاوہ گیتا نجلی نے ان افواہوں کو بھی خارج کیا ہے، جن میں کہا جا رہا تھا کہ سنچیتا کا پروڈکشن ہاؤس سے کوئی تنازعہ ہوا تھا۔ان کا کہنا ہے کہ پروڈکشن ٹیم نے ان کی حالت سمجھنے کے لئے انہیں کئی ڈاکٹروں کے پاس بھی لے جایا تھا۔ واضح رہے کہ 14 جون کی شام 7 سے 7:30 بجے یہ حادثہ نالا سپارہ ایسٹ (مشرق) کے اچولے گاؤں واقع سائی سنتوشی بلڈنگ میں سنچیتا نے خودکشی کر لی تھی۔

جنگل جلیبی ذائقے اور صحت کا خزانہ، جانیے اس کے حیرت انگیز فوائد

جنگل جلیبی کا سائنسی نام پیتھی سیلوبیئم ڈولسے ہے۔اس کا درخت عموماً ۱۵ ر سے ۲۰ ر میٹر تک بلند ہو سکتا ہے اور مختلف موسمی حالات میں آسانی سے نشوونما پاتا ہے

نئی دہلی: جنگل جلیبی کا سائنسی نام پیتھیسیلوبیئم ڈولسے ہے۔ اس کا درخت عموماً 15 سے 20 میٹر تک بلند ہو سکتا ہے اور مختلف موسمی حالات میں آسانی سے نشوونما پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بھارت کے کئی علاقوں میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔قدرت نے انسان کو بے شمار ایسے درخت اور پودے عطا کیے ہیں جو ذائقے اور صحت دونوں کے اعتبار سے نہایت مفید ہیں۔ جنگل جلیبی بھی انہی نعمتوں میں سے ایک ہے۔اسے مختلف علاقوں میں ولایتی املی یا منیلا املی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ ہلکا میٹھا اور کھٹا ہوتا ہے، جو بچوں سے لے کر بڑوں تک سبھی کو پسند آتا ہے۔جنگل جلیبی کا سائنسی نام پیتھیسیلوبیئم ڈولسے ہے۔اس کا درخت عموماً 15 سے 20 میٹر تک بلند ہو سکتا ہے اور مختلف موسمی حالات میں آسانی سے نشوونما پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بھارت کے کئی علاقوں میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔اس درخت کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی مڑی ہوئی پھلیاں ہیں، جو شکل میں بالکل جلیبی جیسی دکھائی دیتی ہیں۔ جب یہ پھلیاں پک جاتی ہیں تو ان کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے اور ان کے اندر سفید یا گلابی رنگ کا میٹھا اور کھٹا گودا نکلتا ہے۔ یہی حصہ کھانے کے قابل ہوتا ہے۔جنگل جلیبی صرف ذائقے میں منفرد نہیں بلکہ صحت کے لیے بھی نہایت مفید سمجھی جاتی ہے۔ اس کے پھل میں وٹامن سی سمیت کئی اہم غذائی اجزا پائے جاتے ہیں، جو جسم کی قوتِ مدافعت بڑھانے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ استعمال جسم کو توانائی فراہم کرتا ہے اور مجموعی صحت کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ دیہی علاقوں میں لوگ اس کے پھل کو براہِ راست کچا کھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے مزیدار چٹنی بھی تیار کی جاتی ہے، جو کھانوں کا ذائقہ کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔ کئی مقامات پر اسے روایتی پکوانوں کا حصہ بھی بنایا جاتا ہے۔آج کے دور میں جب لوگ مہنگی اور پراسیس شدہ غذاؤں کی طرف زیادہ مائل ہو رہے ہیں، جنگل جلیبی جیسے قدرتی پھل ایک بہترین متبادل کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ یہ نہ صرف لذت فراہم کرتے ہیں بلکہ صحت کا بھی بھرپور خیال رکھتے ہیں۔ ماحولیاتی اعتبار سے بھی جنگل جلیبی کا درخت خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ کم پانی میں بھی اچھی طرح پروان چڑھتا ہے اور زمین کے کٹاؤ کو روکنے کے ساتھ مٹی کے تحفظ میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ٹام ہالینڈ نے زینڈایا سے خفیہ شادی کی تصدیق کی

مہینوں سے جاری قیاس آرائیوں کے بعد ہالی ووڈ اداکار Tom Holland نے پہلی بار عوامی طور پر تصدیق کر دی ہے کہ وہ اپنی دیرینہ ساتھی اور اداکارہ Zendaya سے شادی کر چکے ہیں

مہینوں سے جاری قیاس آرائیوں کے بعد ہالی ووڈ اداکار Tom Holland نے پہلی بار عوامی طور پر تصدیق کر دی ہے کہ وہ اپنی دیرینہ ساتھی اور اداکارہ Zendaya سے شادی کر چکے ہیں۔اداکار نے ایک حالیہ انٹرویو میں غیر متوقع انداز میں یہ انکشاف کیا، جس کے بعد سوشل میڈیا پر مداحوں کی جانب سے مبارکبادوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ہالی ووڈ کے مقبول ترین جوڑوں میں شمار ہونے والے Tom Holland اور Zendaya نے بالآخر اپنی شادی کی تصدیق کر دی ہے۔ یہ انکشاف اس وقت سامنے آیا جب ٹام ہالینڈ نے Esquire کو دیے گئے ایک انٹرویو میں مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ جعلی شادی کی تصاویر پر گفتگو کرتے ہوئے ایک ایسا جواب دیا جس نے تمام افواہوں کو حقیقت میں بدل دیا۔انٹرویو کے دوران ٹام سے پوچھا گیا کہ کیا انہیں اپنے اہلِ خانہ کو سمجھانا پڑا کہ انٹرنیٹ پر گردش کرنے والی شادی کی تصاویر جعلی ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ''نہیں، کیونکہ وہ سب وہاں موجود تھے۔'' اس ایک جملے نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ شادی واقعی ہو چکی ہے، اگرچہ اداکار نے تقریب کی مزید تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔بعد میں انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ''اس بارے میں آپ کو بس اتنا ہی ملے گا۔'' یہ پہلا موقع ہے جب ٹام ہالینڈ نے خود اپنی شادی کے بارے میں براہ راست بات کی ہے۔ اس سے قبل مارچ ۲۰۲۶ء میں زینڈایا کے مشہور اسٹائلسٹ لا روش نے ایک ریڈ کارپٹ انٹرویو کے دوران دعویٰ کیا تھا کہ دونوں کی شادی پہلے ہی ہو چکی ہے۔اس وقت بہت سے لوگوں نے اسے مذاق یا مبالغہ سمجھا تھا، لیکن بعد ازاں روچ نے اپنے بیان پر قائم رہتے ہوئے کہا تھا کہ ''میں نے جو کہا تھا، وہی کہا تھا۔'' شادی کی افواہوں کو اس وقت مزید تقویت ملی جب زینڈایا کو کئی عوامی تقریبات میں اپنی منگنی کی انگوٹھی کے ساتھ ایک سادہ سنہری بینڈ پہنے دیکھا گیا۔ مارچ میں اداکارہ نے ٹی وی شو میں ان افواہوں پر مزاحیہ انداز میں تبصرہ کیا تھا، تاہم انہوں نے نہ تصدیق کی تھی اور نہ تردید۔ٹام ہالینڈ نے انٹرویو میں زینڈایا کے ساتھ اپنے تعلقات پر بھی کھل کر بات کی۔انہوں نے کہا کہ فلمی دنیا کی شدید مصروفیات اور دباؤ کے باوجود ان کا رشتہ وقت کی آزمائش پر پورا اترا ہے۔ان کے مطابق صرف وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی زندگی اور شہرت کے دباؤ کو حقیقی معنوں میں سمجھ سکتے ہیں۔ٹام نے زینڈایا کو اپنی زندگی کا سب سے اہم شخص قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''میں نے اپنا پسندیدہ انسان ڈھونڈ لیا ہے۔وہ میری سب سے اچھی دوست ہے۔جب میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں تو سب سے زیادہ خوش ہوتا ہوں، اور میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنا محفوظ اور سہارا یافتہ محسوس نہیں کیا جتنا اس کے ساتھ کرتا ہوں۔'' دونوں فنکاروں کی محبت کی کہانی کا آغاز ۲۰۱۶ء میں فلم ''اسپائیڈر مین: ہوم کمنگ'' کے سیٹ پر ہوا تھا، جہاں ٹام نے پیٹر پارکر جبکہ زینڈایا نے ایم جے کا کردار ادا کیا۔اگرچہ کئی برس تک دونوں نے اپنے تعلقات کو نجی رکھا، تاہم ۲۰۲۱ء میں سامنے آنے والی تصاویر کے بعد ان کے رشتے کی تصدیق ہو گئی تھی۔جنوری ۲۰۲۵ء میں دونوں کی منگنی کی خبریں منظر عام پر آئیں، جب زینڈایا کو ایک نمایاں ہیرے کی انگوٹھی پہنے دیکھا گیا۔

عامر خان پروڈکشنز کی تاریخی فلم
بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کے کرداروں کے پوسٹرز جاری

عامر خان پروڈکشنز کی تاریخی فلم ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کے کرداروں کے نئے پوسٹرز جاری کر دیئے گئے ہیں جن میں نامور فنکاروں کو منفرد انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تقسیم ہند کے پس منظر میں بننے والی یہ فلم ۱۴ر اگست ۲۰۲۶ء کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی، جبکہ پوسٹرز نے شائقین کے جوش وخروش میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔فلم ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کے میکرز نے اپنی آنے والی تاریخی فلم کے کرداروں کے پوسٹرز جاری کر دیئے ہیں، جو طاقت، معصومیت اور ثابت قدمی کی عکاسی کرتے ہیں۔اس سے قبل فلم کا دلکش موشن پوسٹر بھی منظرِ عام پر آ چکا ہے، جس کے بعد اس منصوبے کیلئے شائقین کا جوش مزید بڑھ گیا ہے۔ یہ فلم عامر خان پروڈکشنز کے بینر تلے بنائی جا رہی ہے۔ جاری کئے گئے نئے پوسٹرز میں معروف اداکارہ شبانہ اعظمی اور اداکار سنی دیول کے ساتھ پریتی زنٹا، کرن دیول، علی فضل اور ابھیمنیو سنگھ کو منفرد انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ پوسٹرز ان لوگوں کی کہانی بیان کرتے ہیں جنہوں نے تقسیمِ ہند کے پُرآشوب دور میں بے پناہ مشکلات کا سامنا کیا، مگر ہمت اور حوصلے کے ساتھ ڈٹے رہے۔ ہر کردار کے چہرے پر دکھائی دینے والے جذبات اور تاثرات اس کی کہانی کو بخوبی بیان کرتے ہیں۔فلم سازوں نے سوشل میڈیا پر پوسٹرز شیئر کرتے ہوئے لکھا: ''ایک ایسی دنیا میں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی، ان کی کہانی ہمت کی مثال بن گئی۔ان لوگوں سے ملئے جنہوں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء، ۱۴ر اگست سے سینما گھروں میں۔'' قومی ایوارڈ یافتہ ہدایت کار راج کمار سنتوشی کی ہدایت کاری میں بننے والی ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' تقریباً تین دہائیوں بعد راج کمار سنتوشی اور سنی دیول کو دوبارہ ایک ساتھ لا رہی ہے۔فلم کے موسیقار اے آر رحمان ہیں جبکہ گیت جاوید اختر نے تحریر کئے ہیں۔فلم کے پروڈیوسرز عامر خان اور اپرنا پروہت ہیں۔ بتادیں کہ ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' دنیا بھر میں ۱۴ر اگست ۲۰۲۶ء کے موقع پر سینما گھروں میں نمائش کیلئے پیش کی جائے گی۔ عامر خان پروڈکشنز کے بینر تلے بننے والی تاریخی فلم ''بٹوارہ 1947 (جس کا پرانا نام لاہور 1947 تھا) کے میکرز نے فلم کے اہم کرداروں کے نئے پوسٹرز جاری کر دیے ہیں۔ یہ پوسٹرز تقسیم ہند کے پُرآشوب دور کی مشکلات، طاقت، معصومیت اور ثابت قدمی کی عکاسی کرتے ہیں۔